ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا
بتوفیق خداوند کون و مکان درین اوان میمنت اقتران
نظم متین پر اشعار رنگین کلام دلچسپ و دلنشین از تصنیف
شاعر نازک خیال ناظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در تہنیت مسندآرائے حکومت اعلیٰحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی والی ریاست ملک دکن نواب میر عثمان علی خان بہادر نظام الملک آصف جاہ سابع خلد اللہ ملکہ وحشمتہ

ایک زمانہ مین بہت تھے علم کے ہم قدردان ... فکر تحصیل ہنر رہتی تھی ہمکو جاودان

رات دن اسکے سوا ہمکو نہ تھا کچھہ مشغلہ ... عمر کرتے تھے جہالت مین نہ اپنی رائیگان

باغ عالم مین نسیم علم چلتی تھی مدام ... چشمہ حکمت سے تھا شاداب گلزار جہان

نکہت گلہائے علم و فضل کا پوچھو نہ حال ... جسکی خوشبو سے معطر تھا مشام انس و جان

ماہران علم مین وندرات بخشین ہو تی تہین
چشمہ تدریس کا تھا فیض جاری اسطرح
جسطرف دیکہو کہلے ہین غنچہائے علم وفضل
نام کو آنے نہ پاتی تھی جہالت کی ہوا
اس گلستان مین نہ آسکتا تھا گاہے زاغ جہل
علم کے جگنو چمکتے تھے چمن مین اسطرح
مور کوئل اور پپیہونکی صدائین تہین یہی
اس چمن کے سرو پر اس باغ کی شمشاد پر
جو روش تھی باغ کی حکمت کی تھی ہیئت کی تھی
جسکو دیکہو شوق تہا پی لوہی شراب علم خوب
جہومتا تہا علم کی مستی سے ہر فرد بشر
ہے زمانہ معترف اتنک ہمارے علم کا
یک بیک ایسا زمانہ مین ہوا ہے انقلاب
اس ان تاریکی نے کچہہ ایسا اثر پیدا کیا
یہ گھٹا کچہہ ایسی برسی اور وہ طوفان اٹھا
ایک تلم گلہائے علم وفضل سب مرجہا گئے
للہ المنتہ چلی ہے پہر ہوائے علم وفضل
پہر نظر آنے لگے سرسبز اشجار علوم
مسند شاہی پہ آج اوس گل نے فرمایا جلوس

سینکے ہوتے تہے جسے محفوظ ہر پیر و جوان
کوثر و تسنیم باغ خلد مین جیسے روان
لطف تازہ دیتی تھی ہر دم بہار بوستان
تہا سحاب علم سے سرسبز سارا بوستان
طائر ادراک کا اس باغ مین تھا آشیان
جسطرح تارون سے روشن رات کو ہو آسمان
سیکہ لو علم و ہنر ہوگا جہالت مین زیان
بولتی تہین علم و دانش کی ہمیشہ قمریان
دیکہنے سے جسکے دل ہوتا تہا سب کا شادمان
کیفیت اپنی دکہاتی تہین ہنر کی خوبیان
کیف ہو جسطرح پینے سے شراب ارغوان
تا کجا کہئی کہ اتنی ہے پرانی داستان
آنکہون مین پہرنے لگا ابر جہالت کا سمان
روشنی علم و ہنر کی ہوگئی بالکل نہان
برگ و بار علم کے مٹ گئے نام و نشان
باغ سارا ہوگیا افسوس تاراج خزان
تازگی پیدا ہوئی ہے پہر بہار بوستان
باغ باغ اب ہو رہے ہین اہل چمن جہان
جسکی بوسے قابلیت سے معطر ہے جہان

مطلع ثانی

کون عثمانِ علی ملکِ دکن کے حکمران
جنکا احوالِ کمال تفصیل ہے سب پہ عیان

علم پرور عادل ذیجاہ ذی عقل و شعور
مدح خوان اوصاف کے جنکے ہیں پیر و جوان

ذی مروت ذی حشم ذی رتبہ عالی قرب
صاحب اخلاق و ذی علم و ذکی نکتہ دان

نیک طالع نیک سیرت نیک دل نیکو سرشت
با مروت مہربان و دستگیر ناتوان

معدن جود و سخا و منبع لطف و کرم
مخزنِ فیض و عطا و عدل گستر مہربان

قدر دانِ اہل جوہر صاحب عقل سلیم
صاحب علم و ہنر علم و ہنر کا قدردان

عقل میں دانش میں اور تقریر میں ہے بے مثل
اسکے آگے ہیں ارسطو اور فلاطون بے زبان

صاحب ہمت دلیر و صاحب حشمت شجیع
کانپتے ہیں نام سے جسکے شجاعانِ جہان

مسند آرائے حکومت جبسے خالق نے کیا
شاد ہے خوش ہے رعایا ہر بشر ہے مدح خوان

ایسے قابل کو کیا اللہ نے ہے بادشاہ
ذات سے جسکی رعایا ہے دکن کی شادمان

دادگستر عدل پرور متقی پرہیزگار
واہ کیا اچھا ملا ہے ہمکو قابل حکمران

ذات سے اسکی ہیں ملکی غیر ملکی فیضیاب
مدحتِ ممدوح سے ہر شخص ہے رطب اللسان

در مدح شمشیر

وصف ہو سکتا نہیں شمشیر بران کا تری
ہے پئے جانِ عدو دشمن یہ تیغ خونچکان

کون آ سکتا ہے اسکے سامنے وقتِ نبرد
ہان کرے جرأت وہی جسکا ہو سر تن پر گران

یون اڑاتی ہے سر اعدا کو یہ شمشیر تیز — خشک پتون کو اڑاتی ہے جسطرح باد خزان
اسکا چرکہ جسنے کہایا پھر نہین جیتا ہے وہ — راہئ ملک عدم اسنے کیا ہے بے گمان
خاک کرتی ہے جلا کر برق ہے تیغ دو دم — اسکے کشتے کا کہین ملتا نہین نام و نشان

در مدح سمند

مشرق و مغرب کو جو طے کرتا ہے دم بھر مین سمند — تیزیان اسکی نہین ممکن کبھی ہوین بیان
تازیانہ کی ضرورت سے مبرا ہے یہ رخش — ناگوارا اسکو سواری مین ہے تحریک عنان
پشتہ پر آیا ادھر راکب کہ یہ اڑنے لگا — رخش ہے یہ یا پری ہے کچھ نہین ہوتا عیان
خوبیون مین مثل اسکا اور راکب کا نہین — متفق ہو کر یہی کہتے ہین باہم انس و جان
اے رشید اب تو مناسب ہے کہ دو کچھ عرض حال — اس سے بہتر اور کوئی وقت پاوگے کہان
کر دیا ہے منتشر دلکو میرے افکار نے — بر سر پرخاش ہے دن رات دور آسمان
ہے جو افزونی مخارج مین مداخل مین کمی — اک تفکر کے شکنجے مین پڑے ہین جسم و جان
ہان اگر ممدوح کی مجھپر نگاہ لطف ہو — دور ہو فکر معیشت پھر رہون مین شادمان
اب دعا پر یہ قصیدہ ختم کر دیتا ہون مین — ہاتھ اوٹھاتا ہون بدرگاہ خدائے انس و جان
از طفیل سرور عالم ﷺ خداوند کریم — عمر بھر اپنی رہے ممدوح میرا شادمان
دین و دنیا مین رہے ممدوح میرا سرخرو — دن بدن افزون ہو جاہ و جلال و عز و شان
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت ترقی ہو مدام — ہاتھ مین ہر دم رہے رخش حکومت کی عنان
اسکا جو دشمن ہو وہ ہو خوار [illegible] ذلیل — تیری [illegible] سر پہ [illegible] بیابان

گلشن اقبال و جاہ مرتبت سر سبز ہو
یا الٰہی حشر تک اسمین نہو دخل خزان

قطعہ تاریخ مسند آرائی حکومت

خالق نے اوسکو آج بنایا ہے بادشاہ
محظوظ و خوش ہین جس سے رعایا دکن کی

ذی علم ذی شعور ہے نازک خیال ہے
ایسا کسی رعایا کو ملتا ہے شاہ کب

افزون ہوں دولت و اقبال عمر مین
صبح و مسا ہو شامل حال اسکے لطف رب

سلطان ذی وقار کے مسند نشینی کی
تاریخ کا خیال کیا میرے دل نے جب

آئی ندائے غیب یہ ہاتف سے ای رشید
زینت دہ ریاست ملک دکن ہے اب

۲۹ ہجری ۱۳

قصیدہ

جب سے ہے لطف زندگی پہلو مین ہو دلبر مدام
اور پینے کو میسر ہو مئے احمر مدام

عشق بھی وہ جن ہے جب انسان کے سر چڑھا
پھر اترتا ہی نہین ہے گو پڑھو منتر مدام

فرقت جانان مین آہون کی شرارے ہین بلا
قلب عاشق کو جلاتی ہے یہی اخگر مدام

مبتلا ہوتا ہے جب سودائے الفت مین بشر
ہاتھ سے اطفال کے کھاتا ہے وہ پتھر مدام

آفتون کا سامنا دن رات ہی بس ہجر مین
رہتے ہین عشاق غمگین ششدر و مضطر مدام

سیر گلشن سے تنفر رہتا ہے عشاق کو
کوہ و صحرا و بیابان مین ہے انکا گھر مدام

آہ و زاری سے فقط عاشق کو ہے دن رات کام
آنسوؤن سے رہتی ہے جس شبنم انکی تر مدام

چین سے آرام سے سوتے ہین اپنے گھر مین کب
کانٹون پر جنگل کے ہے عشاق کا بستر مدام

وحشت گردی رات دن کرتا ہے بیخوف و خطر
دلمین عاشق کے کبھی رہتا نہین ہے ڈر مدام

آیا جسکے خانۂ دلمین اُسے ویران کیا
پھر نہین کرتا کہین کا کرتا ہے بے گھر مدام

قصۂ فرہاد و مجنون سے ظاہر ہو گیا
کیا گذرتی رہتی ہے عشاق کے دل پر مدام

داستان عشق لکھو گے رشید آپ تا کجا
ہوتا رہتا ہے یہہ قصہ ہر طرف گھر گھر مدام

یہہ زمانہ وہ ہے جسکو دیکھیے دل شاد ہے
مہربان رہتا ہے دلبر حال عاشق پر مدام

آجکل سلطانِ عثمان علی کا دور ہے
سر پہ ہے ہر وقت ظل خالق اکبر مدام

ہے یہی خواہِ رعیت یہ شہ عالی ہمم
شادمان رہتے ہین انکے دور مین گھر گھر مدام

مدح سلطان دکن مین مطلع ثانی پڑہون
جس کا رکھے ورد صبح و شام ہر بے زر مدام

مطلع ثانی

شاہ کا رہتا ہے دل مائل سخاوت پر مدام
بانٹتے ہین سائلون کو یہہ زر و گوہر مدام

فہم و دانائی کا انکے وصف ممکن ہی نہین
کام ظاہر ہوتے ہین سلطان سے بہتر مدام

ہوے گر بقراط و جالینوس بھی اس دور مین
علم اور دانش مین کرتے شاہ کو رہبر مدام

سب رعایا شاہ کے احسان کی ممنون ہے
ہے خوشی انکی بدولت خلق کے دل پر مدام

کیا سخاوت حاتم طائی کی انکی سامنے
شاہ سے ہوتے ہین ظاہر جوہر گوہر مدام

قیصر و فغفور دارا شاہ کے ہوتے مطیع
نام کو مفلس کوئی بھوکا نہین ہے شہر مین
صدق دلسے سب رعایا شاہ کو دیتی ہے دعا
ظلم کر سکتا نہین کوئی کسی پر خلق مین
عدل و انصاف و عطا کی کیا کرے کوئی ثنا
حال اپنا بادشاہِ رحمدل سے کچھ کہون
ذکر کے قابل نہین احوال عسرت کا مری
منتظم تھا دفتر مدعین اہل بیت سکا
ہو گیا موقوف مین بھی جب یہہ دفتر اٹھ گیا
چارہ جوئی مین وظیفہ کے بہت کی پیروی
خوبیٔ قسمت نے مجھکو کر دیا ناکامیاب
بعد اسکے پھر وزیر شاہ کے دربار مین
عہدہ کو میری بلا تجویز واپس کر دیا
کاش بیماری نہ دامنگیر ہو جاتی مجھے
نوکری سے کر دیا مجبور بیماری نے یہہ
اب بجز ذاتِ خدا اور شاہ آصف جاہ کے
حال پر میرے عنایت ہوگی جب عرش جاہ کی
ہاتھ اب بہر دعا اپنا اٹھاؤ اے رشید
چشم بد بین سے نہ ہو پہنچے شاہ والا گزند

در پہ رہتا مثل دربانو تکی اسکندر مدام
حکم شہ سے کہا نیکا جاری ہے لنگر مدام
ہے خوشی انکی بدولت خلق کے گھر گھر مدام
رعب ہے اس شاہ کا اشرار کے دل پر مدام
بھیجتے ہیں عاجز و مفلس کے ہین یاور مدام
کب تلک رنج و ملال و غم سہون مین ابتر مدام
مین بسر کرتا ہون اپنی کیا کہون کیونکر مدام
کام حسن و خوبی سے کرتا تھا یہہ احقر مدام
ہر طرف فکر معیشت مین کئے چکر مدام
دفتر فینانس مین پھرتا رہا مضطر مدام
بیکسونکو سچ ہے رکھتا ہے فلک مضطر مدام
کامیابی کی تمنا مین کئے چکر مدام
گو رہا فینانس مین ہی چیف دفتر مدام
کوششین کرتا برائے نوکری اکثر مدام
اب بہت پریشان ہو رہا ہون قلب ہے مضطر مدام
کون ہے شہ کے سوا جو ہو میرا یاور مدام
پھر میسر ہوگی میرے قلب مضطر پر مدام
کیسلئے کہتے ہو احوال دل مضطر مدام
ہو نہ خفا شاہ کا آہی بخت کا اختر مدام

باغ عالم میں شگفتہ غنچہاے علم تھے — منتشر تھی چار جانب نکہت علم و کمال

ایشیا و افریقہ میں شہرہ تھا اپنے علم کا — مانتے تھے سب ہماری سطوت علم و کمال

اسقدر محنت سے حاصل کرتے تھے ہم علم و فضل — دلمیں رہتی ہی نہیں تھی حسرت علم و کمال

اور کوئی شے پسند قلب ہوتی ہی نہ تھی — جان و دلسے تھے فداے صورت علم و کمال

ہیں کتب تاریخ کے مملو اٹھا کر دیکھیے — سب دلوں میں تھی ہماری وقعت علم و کمال

یک بیک ایسا زمانے میں ہوا کچھ انقلاب — مٹ گئی دلسے ہمارے الفت علم و کمال

رات دن قعر ضلالت میں پڑے رہتے ہیں ہم — دیکھنے سے ہے تنفر صورت علم و کمال

راحت و آرام آسائش کے عادی ہم ہیں — بار خاطر ہو گئی ہے محنت علم و کمال

عیش و عشرت کا وہ دلکو بہا گیا ہے ذائقہ — ناگوار قلب ہے اب لذت علم و کمال

غنچہ دہان شوق اونچی آسمان سے تھی کہیں — پست اب کیوں ہو گئی ہے ہمت علم و کمال

ہم وہی ہیں جسکو رغبت تھی ہمیشہ علم کی — اب وہی ہم ہیں جنہیں ہے نفرت علم و کمال

ایک وہ ہم ہیں فدا ہوتے تھے دلسے علم پر — دیکھتے ہیں اب نہیں ہم صورت علم و کمال

فہم و دانش میں ذکاوت میں کوئی ہمسر نہ تھا — گھٹ گئی ہے اب دلوں سے الفت علم و کمال

محنت و کوشش سے پڑھنا علم کا یہ تھا شعار — ہے بری اپنی نظر میں خصلت علم و کمال

نام سے علم و ہنر کے بھاگتے ہیں اب تو ہم — دیتے تھے دنیا کو ہم ہی دعوت علم و کمال

چپ رہو یہ داستان کب تک کہوگے اے شیدا — بدنما ہو گئی کہاں تک حالت علم و کمال

فضل سے اللہ کے ملک دکن میں آج کل — رات دن کرتے ہیں سب ہی محنت علم و کمال

کیا نہیں معلوم ہے اب عہد نیک شاہ کا — دور میں جسکے بڑی ہے شوکت علم و کمال

مطلع ثانی

شاید وہی جسے ہے الفت علم و کمال — عہد مین ترقی ہو اسکے دولتِ علم و کمال

کون سلطانِ علیشان آصفِ ثانی بجز — حکمرانی سے اسکی سطوتِ علم و کمال

شاہ نے ایسا خزانہ علم کا لٹوایا یہان — اوسکے ہین بے تکلف دولتِ علم و کمال

جابجا اس ملک مین لاکھون مدارس ہین کھلے — اوج پر صبح و مسا ہے شہرتِ علم و کمال

ہر بشر کرتا ہے محنت بہرِ تحصیلِ علوم — قلب مین ساکن ہے سبکے الفتِ علم و کمال

صاحبِ علم و ہنر ہے خود ہمارا بادشاہ — دل سے اپنے کرتا ہے یہ عزتِ علم و کمال

ذی حشم ذیجاہ رشکِ قیصر و فغفور و جم — غیرتِ دارا و صاحب دولتِ علم و کمال

فہم مین بقراط و جالینوس سے بڑھکر ہے یہ — ذات سے اسکی بڑہی ہے وقعتِ علم و کمال

صاحبِ علم و ہنر اور قدردانِ فن کمال — جسکے در پر بجتی ہے اب نوبتِ علم و کمال

عاقل و دانا ذکی ذی فہم ذی عقل و شعور — جسکے چہرے سے ہے ظاہر جودتِ علم و کمال

وصف ایسے شاہ کا ممکن نہین ہے ہو سکے — جسکا ہے [illegible] دنیا کی قدرتِ علم و کمال

با ادب بہرِ دعا اپنا اٹھا دے رشید — خوب کی تمنے بیان کیفیتِ علم و کمال

یا الٰہی تا ابد قائم رہے یہ بادشاہ — دن بدن اس سے ترقی ہو سطوتِ علم و کمال

عمر مین اقبال مین اسکے ترقی ہو مدام — تا ابد ہے ساتھ اسکا دولتِ علم و کمال

گلشنِ ہستی مین نخلِ آرزو سر سبز ہو — اسکی آل اولاد کو ہو الفتِ علم و کمال

اسکا جو دشمن ہو یا رب خوار اور ہر جا ہو رنج — خواب مین بھی وہ نہ دیکھے صورتِ علم و کمال

کامیابی ہو ہمیشہ شاہ کو ہر کام مین — مطمئن رکھے ہمیشہ راحتِ علم و کمال

قصیدہ در مدح اعلیٰحضرت فلک رفعت شوکت حضور پر نور
بندگان عالی متعالی میر محبوب علی خان نظام الملک
آصفجاہ سلطان ملک دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بہار و عیش کے دن ہیں ہر ایک ہے نہال — عروج فصل بہاری کا ہے خزان کا زوال

خرام ناز حسینان کو مات کرتی ہے — صبا کی شوخی رفتار اور نسیم کی چال

چمن میں دونون ہیں دیدہ و شنید کے قابل — شکایت شاہد گل اور بلبلون کا سوال

کلام بادہ پرستون کا یہ ہے زاہد سے — حرام توبہ ہے اس فصل میں شراب حلال

برائے نام بھی نقصان نہیں کہیں ہرگز نہیں — ہر ایک چیز کو حاصل ہے انتہائے کمال

رخ حبیب سے بڑھکر ہیں گل تر و تازہ — ہوئی ہے شاعرون کو ناگوار یہ مثال

پھلون سے پھولون سے پتون سے اور شاخون سے — ہر ایک شئے سے نمایان ہے آج حسن و جمال

طیور شاد ہیں گلشن میں نغمہ سنج ہیں سب — نصیب گل کا ہوا ہے جو بلبلونکو وصال

ہجوم بادہ پرستون کا ہے جو چار طرف — عجیب شان سے بیٹھا ہے میکدہ میں کلال

ہوائے باد بہار کی دیکھئی تاثیر — ہوئی ہے دشت میں سرسبز و تازہ شاخ غزال

چمن کی تازگی و رنگ دلمین آیا ہے — عجیب لطف سے رنگین ہو رہا ہے خیال

گل و ثمر کی جو کثرت ہوئی ہے گلشن میں — جھکی ہوئی ہے زمین پر ہر ایک شاخ نہال

جمال شاہد گل کھینچتا ہے اپنی طرف — چمن میں جا کے پلٹنا ہے ایک امر محال

دکن کے واسطے گویا یہ عید کا دن ہے — خدا کے فضل سے چھوٹے بڑے ہیں سب خوشحال

یہی ہے سالگرہ کی جو چو طرف شادی — نہیں ہے رنج و الم کا کسیکے دلکو خیال

نہیں ہے بلدہ مین عشرت سے کوئی جا خالی — ہر ایک شخص کا دل ہے طرب سے مالا مال

کہان ہے ... ناچ نگلوا ... گا مرنگ — کہ جسکو دیکھتے ہی ہو جاوے مری طبع بحال

مگر یہ شعر ... اور ... — کہ مجکو لکھنا ہے توصیف شاہِ فرخ فال

مطلع ثانی

حضور شاہ دکن قدر دان اہل کمال — شریف دوست رعیت نواز نیک خصال

عطا مین جود مین لطف و کرم مین بخشش مین — سخا مین داد مین انکی نہین ہے کوئی مثال

خرد مین فہم مین دانش مین اور فراست مین — عطا مین حلم مین یکتا ہے یہ خجستہ خصال

سپہ گری پہ شجاعت پہ کچھ نہین موقوف — سبھی فنون مین اللہ نے دیا ہے کمال

ہزار ہا لاکھون دستگیری کیا ... — کیا نہ رد کبھی حضرت نے سائلون کا سوال

قریب دور ہے جاری عطائے سلطانی — تمام خلق ہے شہ کے کرم سے مالا مال

رحیم و عادل و مشفق ہے ذات آصف کی — کرے جو وصف بھلا کیا کسیکی ہے یہ مجال

شجاع کانپ اوٹھین سب ... — حضور کا جو کبھی دیکھ لین جلال و جمال

شہ نظام کی ابرو جو دیکھے ایک نظر — چھپائے ابر مین شرمندگی سے منہ کو ہلال

وہ انتظام کیا اپنے ملک مین شہ نے — مسافرون کو نہین راہزن سے خوف ملال

اوٹھا خدا کے طرف ہاتھ اب دعا کو رشید — نہو گی شاہ کی توصیف تجھسے ...

نصیب انکو حکومت ہو ہفت کشور کی — فزون ہو شاہِ دکن کا الٰہی جاہ و جلال

جو دوستانِ ریاست ہین با مراد رہین — عدو ہون انکے الٰہی جہان مین پامال

الٰہی اپنے حبیب کریم کا صدقہ
نہ آئے شاہ کے دل پہ کسی طرح کا ملال

خوشی سے عیش میں عشرت میں روز و شب گذرے
یہ جشن سالگرہ دیکھتے رہیں ہر سال

کیون نہ ہو دنیا سے اعلیٰ ساز و سامانِ حضور
آسمان زیر قدم ہے جاہ و حشمت شانِ حضور

شاہِ عالیجاہ کے اقبال و دولت ہین عظیم
شوکت دنیا و حشم یہ سب ہین زیر بانِ حضور

بخششین جاری رہین ہر ادنیٰ و اعلیٰ پر مدام
فضل سے اللہ کے لبریز ہے خوانِ حضور

جود و اخلاق و مروت رحم و الطافِ کریم
عدل و انصاف و عطا سب ہین عیان عالیشانِ حضور

کیا سخاوت حاتم طائی کی اُنکے سامنے
منصب و جاگیر پاتے ہین غلامانِ حضور

ایک کی جا سو دے سو کی جگہ لاکھون دے
جب سخاوت پر اوٹھے دستِ زر افشانِ حضور

شاہ کا اپنی رعایا پر ہے جاری فیض خاص
جتنے تابع ہین وہ ہین ممنونِ احسانِ حضور

تاج پوشی مین ملا اڈورڈ کی ایسا خطاب
سب رئیسون سی بڑی ہے عزت و شانِ حضور

دبدبہ مین رعب مین جرات مین یکتا ہے یہ شاہ
غیر ممکن ہے بیان ہو شوکت و شانِ حضور

اہل بیت مصطفیٰ ہون آپ ہین یا اصحاب ہون
معتقد ہین سب کے ہے کیا خوب ایمانِ حضور

جان کر اُنہین سعادت روز و شب سر پر ہما
ہے یقین اپنے پدر و ہین ہو نگہبان حضور

ہے صبا کا [illegible] پہ تو در رشک مشتری
چاند کے مانند روشن ہے گریبانِ حضور

جان و دل سے حسن پہ شیدا ہون سارے مہ جبین
اک نظر گر دیکھ پائین روئے تابانِ حضور

دور سے ہر دم لگا کر جھانکتا شمس و قمر
آسمان بھی دیکھتا ہے شوکت و شانِ حضور

آبرو مٹی مین گوہر کی ملا دیتی ہین صباب
واہ کیا شفاف ہین پاکیزہ ہین دندانِ حضور

دیکھتے ہین جب کبھی سلطان [illegible] قہر سے
دشمنون کے دل مین چبھ جاتی ہین مژگانِ حضور

سرو قمری بلبل و گل سب کے سب قربان جان — دیکھ لیں گر بوستان میں روئے خندان حضور
روضۂ رضوان کا ہوتا ہے فرشتوں کو گمان — خوشنما اسقدر جو ہے ہر ایک ایوان حضور
چند شعر ایسے لکھوں آج تسلیم شاہ میں — سب ردیف و قافیہ ہوں تیغ بران حضور

مطلع ثانی

رزمگہ میں خوب چمکی سطوت و شان حضور — صاف آئینہ ہے گویا تیغ بران حضور
دوست کی محبوب ہے دشمن کی ہے جان عدو — بس یہ خاصیت ہے رکھتی تیغ بران حضور
آسمان پر پھر شفق پھولی نظر آتی ہے آج — خون دشمن کر کے آئی تیغ بران حضور
گو مخالف لاکھ پردے میں چھپیں وقت نبرد — کاٹ ڈالے گی رگ جان تیغ بران حضور
شور بختی سے ملا دشمن کو ایسا ذائقہ — مرتے دم ہے مدح خوان تیغ بران حضور
نازنین گویا پری ہے چال میں کبک دری — سب کو ہے مرغوب شکل تیغ بران حضور
قہر خالق کا نہیں پھر کیوں مخالف جنگ میں — بھاگتے ہیں سنکے نام تیغ بران حضور
خون ہی ہو جائینگے دل دشمنوں کے رعب سے — میان سے نکلیگی جبدم تیغ بران حضور
پھر وہاں زخم میں ہوتی ہے سوزش کس لیے — شعلۂ آتش نہیں گر تیغ بران حضور
زال و رستم چوم کر آنکھوں سے رکھ لیتا و سر — دیکھتے گر معرکہ میں تیغ بران حضور
دم بدم اعدا سے کہتی ہے یہ ہنگام نبرد — خون بہا دیگی میں وہ ہوں تیغ بران حضور
جسکو دعویٰ سرکشی کا ہو وہ آکر سامنے — دیکھ لے کیا کرتی ہے جوہر تیغ بران حضور
جس گھڑی چمکے میان جنگ بجلی کی طرح — خرمن دشمن جلا دیتی ہے تیغ بران حضور

پیالہ پی کر کبھی سیراب ہوتی ہی نہین | تشنۂ خون عدو ہے تیغ بیدادِ حضور
جسنے کھایا اسکا چرکہ بس تڑپکر مرگیا | زہر آلودہ ہے شاید تیغ بیدادِ حضور
اب مناسب ہے دعا پر یہ قصیدہ ہو تمام | غیر ممکن ہے بیان ہو عزت و شانِ حضور
یا الٰہی بہر آل پاک شاہ انبیا | خوش رہے جملہ رعایا زیر دامانِ حضور
حکم سلطان دکن کا شش جہت مین ہو رواں | ہفت کشور ہو الٰہی زیر فرمانِ حضور
شاہ کے دشمن ہو یارب مبتلائے رنج و غم | شاد و خرم ہو الٰہی دوستدارانِ حضور
یا الٰہی حشر تک قائم رہے یہ بادشاہ | دور گردون تک رہے دنیا مین فیضانِ حضور
انبیا و قطب و ابدال اور سب اوتاد و غوث | حشر تک یہ سب رہین یارب نگہبانِ حضور
یا الٰہی دین و دنیا مین رہے یہ کامیاب | مقصد دارین سے مملو ہو دامانِ حضور
نام کو دخل خزان آنے نہ پائے حشر تک | حشر تک سرسبز ہو یارب گلستانِ حضور

اے رشید اکدن رسائی ہوگی بزم شاہ تک
سچے دلسے تو بھی رہتا ہے ثناخوانِ حضور

مسدس در مدح بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

وہ آئی دہوم سے ابکے بہار گلشن مین | خزان کا نام نہین زینہار گلشن مین
ہزاروں جمع ہوئے بادہ خوار گلشن مین | چلیگا دور مئے خوشگوار گلشن مین

خمار دور ہوا اب قریب ساقی ہے
مزے اڑائینگے میکش حبیب باقی ہے

گلونکی صحن چمن مین مہکتی ہے خوشبو
تمام باغ ہے روشن چمکتے ہین جگنو
بلند بلبل و قمری کے نغمہ ہین ہر سو
عجیب حسن سے سنبل نے کہولے ہین گیسو

زبان پہ طائرونکی دمبدم ترانہ ہے
وصال بلبل و گل کا یہی زمانہ ہے

نسیم کی کہین اٹکہلیان صبا کی کہین
گلون کو دیکہکے ہے شاد عندلیب حزین
کہین کہلے ہین گل یاسمن کہین نسرین
چمن مین اب نظر آتا نہین کہین گلچین

گہٹا ہے صحن چمن پر تمام چہائی ہوئی
زمین پہ آج ہے رحمت خدا کی آئی ہوئی

دکن خدا کی عنایت سے شادیانہ ہے
سعید سالگرہ کا یہی زمانہ ہے
خوشی کا لب پہ ہر اک شخص کے ترانہ ہے
دلون سے درد و ملال الم روانہ ہے

ہین شاد شاد بشر غم نہین ملال نہین
سوائے عیش و طرب اور کچہہ خیال نہین

شراب خانہ مین آ ساقیا خدا کیلئے
نہ اشتیاق زیادہ بڑہا خدا کیلئے
شرابخوارون کو جلوہ دکہا خدا کیلئے
شراب ناب کا ساغر پلا خدا کیلئے

سحر سے در پہ ترے جمگہٹا ہے یارونکا
تمہارے سے ہے براحال بادہ خوارونکا

مجہے بہی ساقیا دے ساغر مئے گلرنگ
مگر وہ مئے دے کہ بڑہ جائے جس سے دلکی امنگ
کہ جسکو پی کے بدلجائے میری طبع کا ڈہنگ
ثنائے شاہ کے لکہنے کا ہے میرا آہنگ

جو شوق سے میرے دل کو یہ ورد ہو جائے
رقم فقیر سے وصف حضور ہو جائے

وہ شاہ کہ ان میں مشہور ہے نظام دکن
وہ شاہ وہ یعنی جسکے ہیں شاد اہل زمن

وہ شاہ کہ وصف جسکے چھپے چار سو روشن
وہ شاہ کہ عہد میں جسکے تن من ہے چین

وہ شاہ ذات سے جسکی ہے سلطنت آرام
وہ شاہ فیض کی ممنون ہے جسکے خلق تمام

وہ بادشاہ جہان میں نہیں ہے جسکا عدیل
وہ شاہ کہتے ہیں سب جسکو ظل رب جلیل

وہ بادشاہ فہیم و ذکی خبیر و عقیل
وہ بادشاہ سخا دوست ہے عدو بخیل

وہ شاہ جود و سخاوت سے کام ہے جسکو
وہ شاہ لطف و عنایت سے کام ہے جسکو

وہ شاہ فخر سلیمان و فخر اسکندر
وہ شاہ غیرت فغفور و ہمسر قیصر

وہ شاہ رتبہ میں خاقان چین سے بڑھکر
وہ شاہ ذکر حسن جسکا ہے زبانوں پر

یہ شاہ کم نہیں سہراب اور رستم سے
یہ شاہ کم نہیں نوشیروان و حاتم سے

خرد میں فہم میں دانش میں اور فراست میں
کرم میں حلم میں انصاف میں عدالت میں

بہادری میں دلیری میں اور شجاعت میں
عطا میں داد میں بخشش میں اور سخاوت میں

وہ بادشاہ ہے جسکا کوئی نظیر نہیں
امیر سب ہیں کوئی آجکل فقیر نہیں

خدائے پاک نے اوسکو دیا ہے سب کچھ
یہ اہل بیت و صحابہ کا معتقد ہے بجان

رسول پاک کے فرمانیہ ولیسے ہے قربان | اسے حکومت اسلام کیون نہ شایان

ہمیشہ شرب و بنگی مین فیض جاری ہے
ثنا سے اسکی ہماری زبان جاری ہے

نہین ہے اسکی حکومت مین ادنی دل ناشاد | غریب و عاجز مفلس کی سنتا ہے فریاد
مجال کیا جو کسی پر کوئی کرے بیداد | میرے حضور کو دائم خدا رکھے آباد

طریق عدل مین یہ بادشاہ یکتا ہے
امان ملک مین ہے چین سے رعایا ہے

شریر و شوخ ہے ایسی حضور کی صمصام | مخالفون کے لہو کی ہے تیغ تشنہ دوام
جو شہ کا دوست ہے اوسکی ہے دوست یہ خودکام | عدو کو دیتی ہے ہر وقت موت کا پیغام

بدن مین مانگ کے مانند فرق کرتی ہے
عدو کو خون کی دریا مین غرق کرتی ہے

نکلتی ہے جو کبھی میان سے یہ وقت جدال | ہزار دن دشمنون کو کرتی ہے یہ دم مین حلال
خم اسمین ایسا ہے گر دیکھ پائے اسکا جمال | چھپائے ابر مین شرمندگی سے منہ کو ہلال

میان جنگ یہ خوب اپنا نام کرتی ہے
کہ ایک وار مین لاکھون تمام کرتی ہے

مخالفین سے کہتی ہے جنگ مین تلوار | نہ آؤ سامنے کیون زیست سے ہوئے بیزار
جو زیست چاہتے ہو تم کرو یہان سے فرار | نہ بچ سکو گے جو پڑ جائیگا میرا اک وار

دل و جگر کو فقط کیا مین چاک کرتی ہون
جہان ہی کے بکھیڑوں سے پاک کرتی ہون

سمند شاد کی توصیف کیا کرون تحریر
نہیں پہنچتی ہے چال کی تدبیر

خرام و شوخی مین ہے برق سی زیادہ تیز
صبا کو شرم و ندامت ہوئی ہے حیرت انگیز

اشارہ کرتی ہی راکب کے لب روانہ ہے
ہر اک تار نظر اسکو تازیانہ ہے

فرس کی چال اگر دیکھ پائے کبک دری
مقابل اسکے جو شوخی سے آئے کبک دری

خجل ہو شرم سے منہ کو چھپائے کبک دری
تو اپنی چال کو بس بھول جائے کبک دری

ادا و ناز سے چلتا ہے یہ پری کیطرح
اشارہ کو یہ سمجھتا ہے آدمی کیطرح

رشید ختم دعا پر کرو کلام اپنا
ہمیشہ مدح اولی الامر سمجھو کام اپنا

شعار مدح کا لیکن رہے مدام اپنا
وظیفہ رکھو شب و روز صبح و شام اپنا

ترقی دولت و اقبال مین مدام رہے
جہان مین لاکھون برس تک شہ نظام رہے

ہرا بھرا رہے پھولون سے بوستان جبتک
جہان مین کوثر و تسنیم ہے روان جبتک

رہے چمن مین عنادل کا آشیان جبتک
چراغ ماہ سے روشن ہے آسمان جبتک

شکوہ و شان و حشم کا روان سمند رہے
ستارہ شاہ کے اقبال کا بلند رہے

قصیدہ در مدح بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالے۔

فصل بہار آئی ہے اک دھوم دھام ہے

مصروف سیر باغ مین ہر خاص و عام ہے

صحن چمن مین پھول کھلے ہین ہزار ہا
خوشبو سے سر بسر کا معطر مشام ہے

طاوس رقص کرتے ہین گلشن مین ہر طرف
بلبل کو نغمہ سنجیون مین اہتمام ہے

جھونکے چلے نسیم کے گھنگھور ہے گھٹا
رندون کا میکدہ مین بڑا اژدہام ہے

ہان ساقیا تو بادۂ گلگون مجھے پلا
دل کا سرور عیش سے لبریز جام ہے

لیکن یہ شرط ہے کہ مئے خوشگوار دے
منظور مجکو وصفِ شہ نیکنام ہے

کہتی ہین مجھسے آج یہ میری تعلیان
گر فکر رسا ہے کثیر تو مضمون غلام ہے

ہوجائے گر سرور تو مطلع رقم کرون
مقبول فیض شاہ سے میرا کلام ہے

میدانِ وصف شاہِ دکن مین ہلچل پڑے
اے توسنِ قلم یہ ادب کا مقام ہے

مطلع ثانی

فیاض و عقلمند دکن کا نظام ہے
ممنون جسکے فیض کا ہر خاص و عام ہے

محبوب ہے علی کا علی اسکے ہین معین
جاہ و جلال شاہ کا ادنیٰ غلام ہے

اعدا کے شر سے شاہ نہ کیونکر رہے بری
سلطان کے سر پہ سایۂ خیر الانام ہے

پینتیسوین ہے سالگرہ دن ہے جشن کا
مصروف مدح شاہ مین ہر خاص و عام ہے

شہرہ ہمارے شاہ کے انصاف و عدل کا
ملک دکن سے تا بہ حد روم و شام ہے

رستم بھی جسکے نام کو ڈرتا ہے قہر مین
وہ عظمت و جلال ہے وہ احتشام ہے

کیونکر نہ ہو سرور رعایا کو جشن سے
لبریز خیر خواہیون سے دل کا جام ہے

ایکدم مین آپ کرتے ہین محتاج کو غنی
شہ کو عطا و جود و سخاوت سے کام ہے

پیتے ہین پانی ایک جگہ شیر اور ہرن
آوارہ و غریب و پریشان کیواسطے
راہی ہوا عدم کو یہ جب دم سے گدا ملی
رفعت کو سبکی دیکھ کے گردون ہی شرمسا
رو کو قلم رشید دعا کو اٹھائے ہاتھ
جبتک جہان مین کوثر و تسنیم ہین روان
جبتک دلون مین عیش و خوشی کے مزے ہین
یارب بقا ہو شاہ کو اقبال شاہ کو

کیا عدل ہے حضور کا کیا انتظام ہے
ملک دکن ہی امن و امان کا مقام ہے
دشمن کو جان دست کا شہ کی حسام ہے
قصر بلند شہ کا وہ اعلی مقام ہے
منظور بس قصیدہ کا اب اختتام ہے
گرد و نپہ مہر و ماہ کا جبتک قیام ہے
جبتک جہان مین خلق و مروت کا نام ہے
سب خلق کی دعا یہی ہر صبح و شام ہے

قایم رہے یہ جشن حضورِ فلک جناب
جبتک خم و سبو مین مئے لالہ فام ہے

شرق سے تا غرب ہو یارب حکومت شاہ کی
یاالٰہی گلشن ہستی مین ہو وہ نامراد
ظلم کر سکتا نہین ہرگز کبوتر پر عقاب
ہین وہ اسفندیار و رستم و افراسیاب
ہوتے ہین اس شاہ سے ادنی و اعلی فیضیاب
ہین یہ محبوب علی اور خلق مین انکی حسن
جود مین بخشش مین حاتم عدل مین نوشیروان
بھر دیا ہے سائلون کے دامن امید کو
صدقہ ہوتے ہین پری رو دیکھکر حسن جمال

یہ دعا کرتی ہے ہر دم سب رعیت شاہ کی
جسکے دل مین ہو خدا اسی بہی علاوت شاہ کی
انتظام اچھا ہے اچھی ہے عدالت شاہ کی
کانپتے ہین قیصر مین سنکر شجاعت شاہ کی
کیون بجا لائین نہ سب دل سے اطاعت شاہ کی
کرتے ہین شیر خدا ہر دم حمایت شاہ کی
کم نہین بقراط سے فہم و فراست شاہ کی
لیگئی حاتم پہ بہی سبقت سخاوت شاہ کی
حقتعالی نے بنائی ہے وہ صورت شاہ کی

ساتھ اقبال و حشم کے خلق مین قائم رہین — دم بدم دولت فزون ہوتا قیامت شاہ کی

معدن جود و کرم ہے ذات آصف کی رشید
تجھپہ ہوگی ایکدن چشم عنایت شاہ کی

غیر ممکن ہے رقم ہو مدحت سالار جنگ — آسمان کے ہے مقابل رفعت سالار جنگ
کیون نہو ہر دم عنایت شاہ عالیجاہ کی — نیکدل ہین نیک ہے ہر خصلت سالار جنگ
جسکو دیکھو انکو وہ خوش ہوکر دیتا ہے دعا — ہے رعایا کے دلونمین الفت سالار جنگ
امر مشکل جو ہے ان کو سامنے آسان ہے — وہ کیا اچھے ہین عزم و ہمت سالار جنگ
کار سرکاری مین یہ رہتے ہین ایسے منہمک — دیکھکر حیران ہین سب محنت سالار جنگ
صاف مطلب کو سمجھ لین اک نظر دیکھین جو مشکل — یہ ذکاوت اور یہ ہے جودت سالار جنگ
دلکو ان کے ہے تنفر جور سے بیداد سے — عدل و شفقت کی ہے خوگر طینت سالار جنگ
کانپتے ہین رستم و بہرام انکے رعب سے — ایسی کچھ نام خدا ہے سطوت سالار جنگ
حسن ظاہر حسن باطن حق کی بخششین ہین — خوب صورت ہے تو بہتر سیرت سالار جنگ
فہم دانش مین نظیر انکا بہت کم پاؤگے — یورپ و افریقہ مین ہے شہرت سالار جنگ
ڈر کے دشمن رعب سے ہوتے ہین پسپا جنگ مین — شیر سے بڑھکر ہے صولت سالار جنگ
سائلون کے دامن امید بھر دیتے ہین یہ — خیر و بخشش ... سراپا نیت سالار جنگ
یہ وزارت ہو مبارک اور یہ عہدہ سعید — تا ابد قایم رہے یہ خدمت سالار جنگ
روز افزون ہو الٰہی عمر و اقبال و حشم — کم نہو تا حشر یارب دولت سالار جنگ
ذلت و رنج و مصیبت دشمنون کو ہو نصیب — دوستونکو ہو مبارک خدمت سالار جنگ
روز اسکے گھر مین برپا ہو الٰہی جشن عید — ہو ترقی پر نشاط و عشرت سالار جنگ

اختر اقبال روشن ہو ہمیشہ اے رشید
اوج پر صبح و مسا ہو قسمت سالارجنگ

بتقریب شادی عالیجناب مولٰنا مولوی لطیف الزمان صاحب محمدؐ جنت قبلہ

خبذا آج ہے نوشاہ کے سر پر سہرا
عکس عارض سے ہوا ہے جو منور سہرا
دوست احباب کے ہے واسطے دلبر سہرا
کیا لکھوں خوبی و توصیف و ثنا میں اسکی
سب حسینان جہان دیکھکے عاشق ہونگے
دمبدم سب یہی احباب دعا کرتے ہین
یا الٰہی تو عطا کر انہین فرزند سعید
صد و سے سال سے بھی عمر تری ہو افزون

سارے سہرون سے ہو دنیا کی یہ بہتر سہرا
نکہت زلف سے ہے صاف معنبر سہرا
دشمنون کے لئے ہے صورت خنجر سہرا
سر محفل ہوے سب دیکھکے ششدر سہرا
مخزن حسن ہے اے دل یہ مقرر سہرا
سعد نوشہ کو ہو اے خالق اکبر سہرا
باندھین یہ ہاتھون سے فرزند کے سر پہ سہرا
اور مبارک کرے اللہ و پیمبر سہرا

خوب محظوظ کرو تم دل نوشہ کو رشید
اپنی جودت سے جو لکھا ہے بنا کر سہرا

دل طفل و جوان و پیر کے مرغوب ہے سہرا
یہ کس مالن نے گوندا ہے یہ کتنا خوب ہے سہرا
نگاہو نمین کہا جاتا ہے ایسا حسن چمکا ہے
مجھے حیرت ہے یارب کیا کوئے محبوب ہے سہرا

ذرا دیکھو تو دلسوزی پہ کیسا زیب دیتا ہے
اگر خوش شمع ہے نوشہ تو خوش اسلوب ہے سہرا
پروئے کیا ہے موتی ہر لڑی مین دستکاری سے
کسی معشوق کا لکھا ہوا مکتوب ہے سہرا
عجب کیا ہے جو شادی سے ہین خندان پہول سہرے کے
گل باغ ہو ۔ انکے لئے مطلوب ہے سہرا
مہک سے اسکے پہولونکی مشام جان معطر ہے
گل رخسار نوشہ سے مگر محجوب ہے سہرا
یہ سہرا سنکے اہل انجمن مجہسے یہ کہتے ہین
رشید خوش بیان تمنے لکھا کیا خوب ہے سہرا

بتقریب شادی عالیجناب نواب صادق جنگ بہادر

عکس عارض سے ہوا ہے مہ تابان سہرا
نکہت زلف سے ہے غیرت ریحان سہرا
شہ ذیجاہ نے باندہا ہے سر نوشہ پر
اپنے تقد کی خوبی پہ ہے نازان سہرا
کتخدائی کی خبر سنکے ترے محفل مین
دیکہنے آئے ہین سب گبر و مسلمان سہرا
دیکہکر چہرۂ رنگین کو یہ خوش ہوتا ہے
کیون نہو سے سر نوشاہ پہ خندان سہرا
نہین ہلتا کبہی نوشاہ کی مرضی کے خلاف
کسطرح دیکہئے ہے تابع فرمان سہرا
کس کی قدرت ہے جو دیکہے نظر بد سے تجہے
رخ پر نور کا تیرے ہے نگہبان سہرا
جلوۂ عارض انور سے ہے ایسا روشن
سب یہ کہتے ہین کہ ہے شمع شبستان سہرا

کتخدائی کی مسرت ہو مبارک نوشہ — وہ ہلال کا آنکھوں کو دکھلاتا ہے ساماں سہرا

لٹتی ہیں اسکے پہ پریزاد جو بلائیں اسکی — یہ بھی کیا قبضہ کیا اپنے ہے سلیماں سہرا

جلوۂ عارض نوشاہ سے تاباں ہی جبینہ — کیوں نہوں دیکھکے سب شہر حیراں سہرا

واہ کیا کہنا ہے کیا خوب لکھا ہے نشتر شیدا

اہل محفل نہوں کیوں سنکے ثناخواں سہرا

تہنیت شادی محب صادق نواب فخرالدین خان صاحب بہادر

رخ نوشاہ پہ جو آج ہے سایہ فگن سہرا — مبارک ہو یہی کہتے ہیں سارے مرد و زن سہرا

گل و بلبل نہیں ہیں جو ہوئے ہیں فدا اسیر — بہار عارض نوشہ سے ہے رشک چمن سہرا

جو کوئی دیکھتا ہے ایک قطرہ شاد ہوتا ہے — مٹاتا ہے ہر اک کے قلب سے رنج و محن سہرا

خلاف مرضی نوشاہ رخ پہ سے نہیں ہلتا — کہاں سے سیکھ کر آیا ہے یہ خلق حسن سہرا

ہزاروں دل فدا ہوتے ہیں اس پر مثل پروانہ — نہیں معلوم ہے کیا کوئی شمع انجمن سہرا

تجلی رخ نوشاہ سے ایسا درخشاں ہے — کہ شمع طور سے کہتے ہیں سب اہل انجمن سہرا

لکھا ہے وصف جنے خوب ہی سہرے کی پہولوں کا — یقیں ہے باغ میں کانٹے بجز غنچہ چمن سہرا

ادہر نوشاہ کا دل خوش ادہر محظوظ ہے ہمنشیں — مبارک حق کرے انکو نہیں غنچۂ زمن سہرا

نگاہ غور سے دیکھو گلابی ہو لو کی سرخی — بہلا دیگا دلوں سے خوبی لعل یمن سہرا

کوئی دم میں یہ نوشاہ جلد ہی دلشاد ہوتا ہے — زبان حال سے کہتا ہے یہ ہر دم سخن سہرا

مبارکباد کی آواز دیتا ہے فلک پر سے — رخ روشن پہ تیرے دیکھ کے چرخ کہن سہرا

مشام اہل محفل اسکی خوشبو سے معطر ہے
مہکتا ہے کاکل نوشہ کی ہے مشک ختن سہرا

بڑی جودت سے یہ لکھا ہے رشید خوش بیان تم تو
کرینگے سنکے مدحت آپکی اہل سخن سہرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی کیا رمز سمجھے تیری شان پاک وحدت کا
ہوا عقدہ کسی سے حل نہ اسرار حقیقت کا

جو دم بھرتے ہین باغ دہر مین تیری محبت کا
مزہ لوٹینگے وہ ہی حشر مین اثمار جنت کا

عدو بھی خوش ہین تیرے دوست بھی محظوظ ہین تیرے
نہین معلوم یا رب بھید ہے کیا تیری قدرت کا

مجھے اعمال سے اپنے نہین امید بخشش کی
سہارا ہے فقط یا رب مجھے اک تیری رحمت کا

ہزارون نعمتین بخشی ہین تو نے اپنی رحمت سے
ادا کیا شکر مجھ سے ہو ترے احسان و منت کا

تجھے گبر و مسلمان پوجتے ہین دیر و کعبہ مین
نہین اوٹھتا کسی صورت مگر پردہ حقیقت کا

جسے چاہے تو ذلت دے جسے چاہے تو عزت دے
الٰہی مالک و مختار ہے تو اپنی خلقت کا

نکر شرمندہ مجکو دین مین دنیا مین اے مولا
توہی دونون جہان مین ہے محافظ میری عزت کا

الٰہی دور فرما دے مری تکلیف کو مجھسے
نہین احوال پوشیدہ ہے کچھ تجھسے مصیبت کا

یہی ہے رات دن میری دعا اے شافع مطلق
گل صحت ہو خندان میری پژمردہ طبیعت کا

کرے مردے کو زندہ اور صحت دے علیلون کو
اک ادنیٰ سا الٰہی کام ہے یہہ تیری قدرت کا

تمنا ہے یہی یا رب پیمبر کے وسیلے سے
کہ پھر تبدیل ہو صحت سے نقشہ میری صورت کا

مرے عصیان تو ہین حد سے زیادہ بخشدے انکو
بہت اوسنے کشادہ ہے ترا دامان رحمت کا

رشید اپنی دعا یہہ ہے خدا ئے پاک سے ہردم
دکھادے خواب مین دیدار پیغمبر کی صورت کا

نظر آتا ہے جب نقشہ جنون مین وحشت کا
سماں آنکھون مین پھر جاتا ہے حشر قیامت کا

تماشا ئے منعم دم بھرتے ہو تم جاہ و ثروت کا
نتیجہ کیا نہین معلوم ہے قارون کی دولت کا

خدا ہی جان کا حافظ ہے اس رنج مصیبت مین
وہ جانا صبح وصلت کا یہہ آنا شام فرقت کا

ستمگر ہادے بو ئے گیسوے معنبر اے صبا مجکو
دل مضطر نہین مشتاق ہے پہولونکی نکہت کا

حسینونکی محبت نے بنایا مجکو دیوانہ
غضب تو یہہ ہے ناصح کو ملا موقع ملامت کا

ہمیشہ ہوشیاری کہتی ہے بالین منعم پر
خدا کیواسطے چونکو کہان تک خواب غفلت کا

فراق یار کے صدمے ہزارون دل نے جہیلے ہین
مگر لب پر نہ آیا ایک حرف اتبک شکایت کا

فرشتے کوئے جانان دیکھکر کہتے ہین آپسمین
زمین پر یہہ جواب آیا کہان سے باغ جنت کا

خرام ناز پر اوس شوخ کے مخلوق کہتی ہے
کسی دن اوٹھہ کہڑا ہوگا یونہی فتنہ قیامت کا

سر محفل یہی تم اغیار سے آنکھین لڑاتے ہو
اشارہ مجھپہ کیون ہوتا نہین چشم عنایت کا

برا ہو سخت جانی کا ارادہ پست کرتی ہے
نہین معلوم پورا مدعا کب ہو شہادت کا

مجھے بیفائدہ تم روکتے ہو حضرت واعظ
نہ چھوڑونگا کبہی مین بیٹھنا رندونکی صحبت کا

نڈر ہو بیٹھونگا تمہارے آستان پہ بعد مرنے بہی
کہین تجویز کر رکھو ٹھکانہ میری تربت کا

نہ چھوڑا ہے حسینون کی محبت کو نہ چھوڑونگا
اثر ہوگا نہ میرے دل مین ناصح کی نصیحت کا

رشید اچھی غزل لکھی ہے تمنے واہ کیا کہنا
یہہ سارا فیض ہے استاد کے لطف عنایت کا

نہ پوچھو ماجرا اے دوستو میری محبت کا
رواں ہے راتدن آنکھوں سے دریا اشک حسرت کا

میں عاشق ہوں کسی رشک قمر کی حسن صورت کا
پسند آتا نہیں جلوہ کسی خورشید طلعت کا

اگر تن سے جدا ہو جان ہو جائے سبک دوشی
الہی اب نہیں اوٹھتا ہے مجھسے بار فرقت کا

ندامت سے ہر اک سرو سہی کھنچتا ہے گلشن میں
بیان کرتا ہوں جسدم وصف اوس دلبر کی قامت کا

تمہارے ہجر میں کیا کیا مصیبت ہم نے جھیلی ہیں
مگر تمکو خیال آتا نہیں میری محبت کا

عدو بھی دوست ہو کوئی ہو سنے ماجرا میرا
نرالا سب جہان سے جادہ ہے میری طبیعت کا

جو کوئی دیکھتا ہے راہ میں بیہوش ہو جاتا
تمہارا قد و فندن ہے کہ فتنہ ہے قیامت کا

محبت نے کیا ہے دل میں اچھا مشغلہ پیدا
ہمیشہ دھیان رہتا ہے کسی کی حسن صورت کا

پریشانی بیخوابی یہ سب جھیلی محبت میں
شکایت کچھ نہیں اونکی گلہ ہے اپنی قسمت کا

نہ گھبرا اسقدر اعمال بد سے اے دل شیدا
قیامت میں وسیلہ ہے محمد کی شفاعت کا

رشید اب خوش نہیں ہیں کچھ تو بیان کر حال دل اپنا
یہ کیسی ہجر میں نقشہ بدلا تیری صورت کا

تصور ہے مرے دل میں کسی کے روئے تاباں کا
مجھے بہاتا نہیں ہے جلوہ خورشید درخشاں کا

تصور ہر گھڑی رہتا ہے دل میں اسکے مژگاں کا
ہمیشہ سامنا رہتا ہے بس خار مغیلاں کا

جدائی میں فزوں ہوتی ہے وحشت جب بہت مجھکو
کیا کرتا ہوں دورہ روز صحرا و بیاباں کا

ہوا ہے عشق مار شانہ اک مہ سے مجھکو
بھرا ہے دل میں سودا جب سے اوسکی زلف پیچاں کا

خدا کیواسطے قاتل مجھے اک اور چرکا دے
اشارہ ہے یہی ہر وقت میرے زخم خنداں کا

سنبھل کر تیغ کر قاتل ذرا عشاق کو اپنے
نہ دامن پر لگے دہبہ کہیں خون شہیداں کا

یہ ہیں وہ اسلئے ہمراہ رہتے ہیں جنازے کے
جدا ہے جب سے تو اے تربت گلگوں ہے پہلو سے
محبت نے ترے اے شعلہ رو ایسا جلایا ہے
عبث اے دل ہے تجکو انقلاب دہر کا شکوہ

میسر تھا ہوا پر دیو کا ہوا تخت سلیمان کا
نہیں آتا ہے تجکو لطف کچھ سیر گلستان کا
نہیں مٹتا ہے سینہ سے تمہارے داغ ہجران کا
بدل رنگ رہتا ہے ہمیشہ چرخ گردان کا

رشید انسانکو مغرور نہیں لازم ہے دولت پر
زمانہ میں نہیں رہتا ہے یکسان حال انسانکا

ہاتھ میں تلوار لیکے تندخو قاتل بڑھا
آسمان نے کر دیا مغموم دکھلا کر سحر
مردم آبی نکل آتے ہیں شوق دید میں
صورت لیلے نظر آئے تو کچھ تسکین ہو
حسن روئے یار سے تشبیہ دون کس چیز کو
پیش آتی ہیں طریق عشق میں دشواریان

سر ہتیلی پر لیے جب عاشق کامل بڑھا
وصل کی شب عاشق ناشاد کا جب دل بڑھا
جب کبھی وہ بحر خوبی جانب ساحل بڑھا
سوئے مجنون ساربان پھر خدا محمل بڑھا
کب ضیائے روئے روشن سے مہ کامل بڑھا
سو سمجھکر اپنے قدم کو جانب منزل بڑھا

فوق کیا ہوگا شریفون پر رذیلونکو رشید
کیا ہوا رفتار میں عاقل سے گر جاہل بڑھا

ساقی گلچہرہ جو محفل سے گیا جاتا رہا
رات دن حیران ششدر ہوں فراق یار میں
مہربان ہوتا نہیں ہے وہ بت بیدادگر

بادہ نوشی مے پرستی کا مزا جاتا رہا
راحت و آرام دل کا آسرا جاتا رہا
کیا اثر میری دعا کا الحذر جاتا رہا

کسی کے لیئے جو وہ خسار کا دلمین تدمو ہے — ظالمنے برسے تجہر ان بہی پہنچی شام زخم ہو گا
نجاؤ نہ ہم دشمن مین بہت پچتاؤ گے دیکہو — کہا مانو میرا ایجان ہر اوسکا اثر ہو گا
کسیکی یاد دلمین چٹکیان لیتی ہے رہ رہکر — کسیکا جب تصور آئیگا ۔ دہ جگر ہو گا
نجاؤ محفل رندان مین ہرگز حضرت واعظ — ہاں کیا آپ کا کہنا کسیکو کارگر ہو گا

رشید اپنی مصیبت بہی کسیدن دور ہوئیگی
خدا کا فضل آکدن انتہ میرے حال پر ہو گا

میرے حال دل کا پرسان کبہی ہو جو یار میرا — تو یقین ہے مطمئن ہو دل بیقرار میرا
کوئی پوچہتا نہیں ہے میری حالت پریشان — نہیں ہجر مین ہے اوسکے کوئی غمگسار میرا
کبہی آئین اسطرف وہ میرا دل ہے بہت مضطر — کہ تمام ہو لے یارب کہیں انتظار میرا
گل و غنچہ اوسکے بلبل ہون خدا ہزار دلسے — پئے سیر آئے گلشن جو کبہی نگار میرا
میں فدا ہون تمپہ دلسے سر بزم دشمنون سے — کبہی منہ سے اپنے کہدو یہ ہے جان نثار میرا
وہ جفائیں کر کے لاکہون مجہپر یہ کہ رہے ہین — کبہی لطف و رحم کرنا تو نہیں شعار میرا
یہ خبر سنی جو مینے ہوی باغ باغ خاطر — ہوا ذکر اونکی محفل مین ہے بار بار میرا
وہ مٹا کے عاشقونکو یہی کہ رہے ہیں ہر دم — نہیں دل سے میرے نکلا ابہی تک غبار میرا

میرے حال پر عنایت جو خدائے پاک کی ہو
تو رشید ہر مصیبت سے ہو بیڑا پار میرا

وہ بیان ہے ولیکن کسی بت کے رخ رنگین کا — جلوہ معلوم ہیلا کیا ہو گل نسرین کا

سبکو بگڑا نظر آتا ہے جسے دیکھو نکما سنگار
بت پرستی کے سوا اور کوئی شغل نہین
زندگی تلخ جدائی مین ہوئی اے شہ حسن
آکے بیٹھا ہے عیادت کو سرہانے محبوب
جان بلبل کی ہے آفت مین بہار آنے سے
وصل محبوب مین عجلت نہین لازم ہے رشید

بزم مین آج یہ عالم ہے تیرے تزئین کا
جب سے جلوہ نظر آیا ہے بت بے دین کا
ایک بوسہ دو کبھی اپنے لب شیرین کا
آج بیدار نصیبہ ہے میرے بالین کا
کبھی صیاد کا دھڑکا ہے کبھی گلچین کا
نیک انجام ہوا کرتا ہے آخر مین کا

دیکھے جو کبھی غمزہ و انداز تمہارا
اغیار سے الفت ہے بہت آپکو اے جان
دل جلنے کی تکلیف نہو پھر کبھی مجھکو
صیاد نے دھوکے سے کیا بند قفس مین
کی مینے شکایت نہ کبھی ظلم کی اک دن
انسان تو کیا حور بھی شیدا ہے تمہاری

کیون ہو نہ فدا عاشق جانباز تمہارا
معلوم نہین ہوتا ہے یہ راز تمہارا
شامل جو مرے سوز مین ہو ساز تمہارا
اے بلبلو اب کیا ہوا پرواز تمہارا
خوش ہو کے اوٹھاتا ہون مین ناز تمہارا
وہ حسن تمہارا ہے وہ انداز تمہارا

امداد رشید آپ بجز حق کے نہ مانگین
دنیا مین نہین ہے کوئی دمساز تمہارا

پری کے غلمان کی حسن سے حسن یار کو لاجواب دیکھا
غم جدائی مین جی لیا اپنی ہزار دھڑکنے مین سر ہانے
گیا جو مین سیر کو چمن مین تھی یاد رخسار یاد آئی

نہین مقابل مین اوسکی کوئی جہان مین انتخاب دیکھا
تمہاری الفت مین کیا کہون مین عجب طرح کا عذاب دیکھا
نہ شکل سورج کی مینے دیکھی نہ آنکھ اوٹھا کر کبھی آفتاب دیکھا

قرار ہے دل میں دل بے قرار مضطر نہیں ہے اک لمحہ
یہ زلف کی طرح [illegible] میں پیچ و تاب رکھا

جیا ہوں جو ایسی زندگی پر کرے نہ انسان ہرگز
قیام عمر رواں [illegible] مثل حباب رکھا

[illegible] آتش جدائی میں یار کی اسطرح جلا کر
جو دیکھا [illegible] تو مجھے بریان کباب رکھا

رشید مدت سے ہوں پریشان نہ پوچھیں مجھ سے آپ حال میرا
فلک نے ایسا مجھے ستایا نہ کچھ بھی لطف شباب دیکھا

جو مجھ پہ نامہربان شوخ جفا جو ہو نہیں سکتا
میرے آرام دل کا کوئی پہلو ہو نہیں سکتا

کسی کے ہجر میں صدمہ سے دل ایسا پریشان ہے
کوئی ساعت کوئی لمحہ وہ یکسو ہو نہیں سکتا

ہلال ابرو کیا چیز ہے شمشیر کیا شئے ہے
قلم [illegible] نکلی کوئی مثل ابرو ہو نہیں سکتا

لب شیریں کے بوسہ کی تمنا جینے کی اوس سے
تو مجھ سے کیوں [illegible] گلہ ہو نہیں سکتا

بچانے کیا آفات سے جز فضل خالق کے
محافظ دوستو تعویذ بازو ہو نہیں سکتا

کسی کے عشق نے ایسا کیا ہے مجھکو دیوانہ
کسی صورت سے اپنے دل پہ قابو ہو نہیں سکتا

[illegible] ظلم سے ظالم خدا کے واسطے باز آ
ہمارے حال پر کیا مہربان تو ہو نہیں سکتا

کرے اللہ جسکو نیک سیرت فضل سے اپنے
زمانہ میں کبھی ہرگز وہ بدخو ہو نہیں سکتا

رشید اتنو کسی محبوب کے چیتون کے شیدا ہیں
حسینان جہان کا ہمپہ جادو ہو نہیں سکتا

جو ہوتا ہے کسی کے سر میں سودا آشنائی کا
اوسیکو بس مزہ ملتا ہے کچھ وصل و جدائی کا

کسی کے سر میں سودا ہے کسیکی آشنائی کا
تصور دل میں ہے ہر دم جفا کا بیوفائی کا

ترے دامن کو اے [illegible] کوئی چہو نہیں سکتا
بجا ہے تجکو دعوی ہے جو اپنی پارسائی کا

ہمیشہ ہمکنار اغیار [illegible] میں رہتا ہی
[illegible] اسطرح موقع یار تک ہمکو رسائی کا

نہ چہپین گے کبھی [illegible] اشتیاق مضطر
طبیعت میں حسینوں کی اثر ہے بیوفائی کا

[illegible] پر [illegible] اتر آجاتی ہیں
خدا کی شان ہے بت کرتے ہیں دعوی خدائی کا

اوٹھا رکہا ہاتھ [illegible] ہرگز نہ تم شمشیر ابرو کو
نہیں ہے کیا تمہیں کچھ دہیان بہی نازک کلائی کا

[illegible] ہو تو پہلے دل [illegible] زلف پیچان میں
نہ لے وہ حشر تک پہر نام بہی اپنی رہائی کا

طریق یار میں کیوں [illegible] دل پریشان ہے
کریگی کام الفت ہی تمہاری رہنمائی کا

وہ دل ہی کیا نہو جس میں الفت نازنینونکی
وہ سر ہی کیا نہو جس سر میں سودا آشنائی کا

کدورت نام کو رکہتے نہیں دلمیں دشمن سے
وتیرہ صلح ہے اپنا طریقہ ہے صفائی کا

دہان زخم ملجائیں نکیونکر اوسکے کشتونکے
توجہ میں اثر جلاد کی ہے مومیائی کا

ید بیضا کی خوبی بہول جائے کیونکہ نہ وہ دل سے
اگر دیکہے کوئی جلوہ تیرے دست حنائی کا

عجب حالت ہے دنیا کی غنی ہی کوئی دل سے خوش
کسیکے ہاتھ میں ہے [illegible] گدائی کا

کسیکی رائیگان جاتی نہیں ہر محنت و کوشش
نتیجہ خیر ہوگا در پہ تیرے جبہہ سائی کا

رشید ایذا اوٹھاتے ہو یہ پہیر آشنائی ہے
کریگا ایکدن سامان بہی خالق بہلائی کا

تماشہ گہ میں روز قتل یہ سمان دیکھا کیا
ذبح کر کے عاشقونکو نیم جان دیکھا کیا

ایک لحظہ بہی نہیں دیکہا نگاہ لطف سے
قہر سے ہر دم وہ سوے عاشقان دیکھا کیا

او نے جو ظلم و ستم مجھ پر کئے [illegible] سہے
یاس کی حالت سے سوے آسمان دیکھا کیا

شمع رو نے سوز الفت سے جلا کر دل میرا
میری آہوں کا خوشی ہو کر دھوان دیکھا کیا

کون سی شئے ہے کہ جسمین یار کا جلوہ نہین
اوسکو ہر ایک شخص ظاہر او نہان دیکھا کیا

مہ جبینوں کی محبت مین بجائے فائدہ
عاشق جانباز ہر لحظہ زیان دیکھا کیا

دشمن نامرد کیا جھیلے گا سختی ہجر کی
عشق مین اوسکے بہت مین سختیان دیکھا کیا

اوسنے جب دم اپنی محفل مین مجھے بلوا لیا
محو حیرت ہو کے مجکو پاسبان دیکھا کیا

وحشت اور صحرا کے چکر ہی مین کاٹا عمر کو
ہجر مین کب اوسکے سیر گلستان دیکھا کیا

اسقدر الفت مین اوسکی بڑھ گیا جوش جنون
جیب و دامان کی فقط مین دھجیان دیکھا کیا

زندگی مین تو نہ ظالم نے کبھی پوچھی یہ بات
نزع مین آکر وہ میرے ہچکیان دیکھا کیا

منزل مقصود کو سب پہونچ جاتے ہین رشید
تو فقط کیون انتظار کاروان دیکھا کیا

چین دیتو مجھے خفا وہ دلبر سفاک تھا
دل مرا محصور جور گردش افلاک تھا

ابتدائے عمر سے وہ دلربا چالاک تھا
تند خو تھا شوخ تھا سفاک تھا بیباک تھا

جب خیال روئے جانا سیر گلشن مین ہوا
لالہ و گل میری آنکھون مین خس و خاشاک تھا

کیا بتاؤن حال فرقت کا تمہین اے ہمدمو
گھر ہی میرا ہجر مین صحرائے وحشتناک تھا

وہ بلا ہے کاکل دلبر کہ جسکی دید سے
بس خجل ہر ایک مار شانۂ ضحاک تھا

جو در آیا بحر الفت مین وہ آخر مر گیا
جو لب ساحل کو پہونچا گو تیراک تھا

خون کی پیاسی ہے بحر عشق مین ہر ایک موج
اسمین جو انسان آیا وہ بڑا تیراک تھا

جسنے دیکھا اک نظر وہ دام آفت مین پھنسا
یار کا ہر تار کاکل رشتۂ فتراک تھا

پھرتے پھرتے تھک گیا آخر تلاش یار مین
جستجو مین اوسکی حیران طائر ادراک تھا

شکر اوسکا کیجیے جسنے شرف بخشا تمہین
غور سے دیکھو تو انسان کیا تھا مشت خاک تھا

بیٹھے بٹھلائے پھنسے کیون عشق جانان مین رشید
خوب تھا جب دل بتون کی دوستی سے پاک تھا

وصال یار سے گر دل مرا مسرور ہو جاتا
ملال و رنج و اندوہ الم سب دور ہو جاتا

جمال عارض دلدار کا پرتو اگر پڑتا
ہمارا خانۂ دل پھر تو رشک طور ہو جاتا

اوسی دم ابر مین خورشید چھپ جاتا خجالت سے
تمہارے روے روشن کا اگر مذکور ہو جاتا

نہ دیتا مژدۂ وصل صنم لا کر مجھے قاصد
تو سنگ ہجر سے یہ شیشۂ دل چور ہو جاتا

پلا دیتا مجھے گر بادۂ وحدت مرا ساقی
انا الحق کہکے مین بھی ثانی منصور ہو جاتا

جو وعدہ بوسۂ عناب لب کا آپ کیے لیتے
ابھی اچھا تمھارا عاشق رنجور ہو جاتا

نیا عشوہ نیا غمزہ اگر ایجاد تم کرتے
حسینون مین جہان کے بس یہی دستور ہو جاتا

نہ دیتا حق تعالی گر سمجھ انسان کے دل مین
بہائم کی طرح بے عقل یہ مشہور ہو جاتا

بھلا کیا فائدہ ہے اے ستمگر جور کے دینے سے
کبھی مجھپر ترا اک وار تو بھرپور ہو جاتا

فراق یار جانی مین ہماری چشم گریان سے
اگر آنسو نہ بہتے زخم سے اک ناسور ہو جاتا

رشید بادہ کش کی التجا ہے تجھسے یہ یا رب
مئے وصل صنم سے ایک دن مخمور ہو جاتا

عشق تیرا او ستمگر دل سے کیا جاتا رہا
بس تڑپنے لوٹنے کا ہی مزا جاتا رہا

خوب مل ملکر گلے لپٹا شب وصلت مین وہ
شکر ہے اوس ترک سے پاس حیا جاتا رہا

ایسے برگشتہ مقدر ہو گئے ہین اندنون
میرا اوس رشک پری سے واسطا جاتا رہا

رحم کرتا ہی نہین وہ بت ہمارے حال پر
کیا جہان سے نام الفت اے خدا جاتا رہا

وائے ناکامی کہ چونکے خواب غفلت سے نہ ہم
منزل مقصد کی جانب قافلہ جاتا رہا

عرصۂ محشر مین صورت دیکھکر اوس شوخ کی
منہ تک آکر ظلم کا اوسکے گلا جاتا رہا

نام بوسہ کا مرے منہ سے جو نکلا اے رشید
ہو گیا برہم وہ ظالم مدعا جاتا رہا

وعدۂ وصلت پہ وہ پیمان شکن ثابت ہوا
آج مجھپر مہربان چرخ کہن ثابت ہوا

اسقدر بگڑے ہوئے ہین بات تک کرتے نہین
مجھسے کیا ایسا قصور اے سیمتن ثابت ہوا

ناتوان ایسا کیا اوس گلبدن کے ہجر نے
جسم پر اک بار اپنا پیرہن ثابت ہوا

عشق مژگان پریرو مین یہہ حالت ہو گئی
صحن گلشن بہی مجھے کانٹون کا بن ثابت ہوا

جسم پر تیرے شہیدون کے تہا قاتل جو لیا
بعد مرنیکے وہی جامہ کفن ثابت ہوا

عاشق خوشبوے گیسوے صنم سے جو بشر
اوسکی نظرون مین برا مشک ختن ثابت ہوا

اب نہ وہ چندن کا ٹیکا ہے نہ وہ زنار ہے
عشق مین مذہب سے بہولا برہمن ثابت ہوا

فرقت جانان مین کب مونس ہوئی راحت مری
اک رفیق حال بس رنج و محن ثابت ہوا

پارسا سبجہے ہوے تہے شیخ کو اہل جہان
موسم گل مین مگر توبہ شکن ثابت ہوا

حلم مین لطف و کرم مین جود مین انعام مین
داد مین انصاف مین شاہ دکن ثابت ہوا

شیفتہ صاحب کے الطاف و کرم سے اے رشید
شاعرون مین تو بہی اک شیرین سخن ثابت ہوا

اغیار کو پہلو مین بٹھانا نہین اچھا ظالم دل عاشق کا ستانا نہین اچھا
عاشق ہوئے ہین ناصح ترا مانو نگا نہ کہنا یہہ باتین نصیحت کے سنانا نہین اچھا
اک حشر بپا ہوگا ابھی خلق مین ایدل اوس فتنۂ عالم کو جگانا نہین اچھا
روتا ہون جو فرقت مین تو فرماتی ہین ہنسکر ہر وقت کا تیرا یہہ ترانا نہین اچھا
حال دل بیتاب خدا کیلئے میرا سن لیجئے باتون مین اوڑانا نہین اچھا
بدنام تمہاری ہے اگر بھید کھلیگا اغیار سے خط میرا پڑھانا نہین اچھا

سن لو جو رشید آپکو آرام ہے منظور
دل قید محبت مین پھنسانا نہین اچھا

اوس پری کے عشق کا اب یہ نتیجہ ہو گیا ہر کس و ناکس مجھے کہتا ہے سودا ہو گیا
دل مرا وابستہ زلف چلیپا ہو گیا سامنا اے دوستو کالی بلا کا ہو گیا
تو ملا مجھسے تو دشمن بھی موافق ہو گئے تو پھرا مجھسے تو برگشتہ زمانہ ہو گیا
مضطر و حیران و ششدر رات دن رہتا ہون مین اے ستمگر تیری فرقت مین یہ نقشا ہو گیا
ناز و انداز و ادا و غمزہ و ظلم و ستم جو کیا اے یار تونے تجکو زیبا ہو گیا
روز و شب فکر وصال یار مین رہتا ہو تو او دل بیمار تجکو آجکل کیا ہو گیا
ہجر کے صدمے دئے ہمکو ملایا خاک مین دل تیرا اتنو کدورت سے مصفا ہو گیا
طالع بیدار نے کچھہ تو دکہایا ہے اثر مہربان مجھپر جو میرا ماہ سیما ہو گیا
عاشقون پر رحم معشوقون کو آتا ہی نہین یا الٰہی جذب الفت کا اثر کیا ہو گیا
کوچۂ قاتل مین اک مجمع ہے اک ہنگامہ ہے قتل میرا اہل عالم کو تماشا ہو گیا

خوبرویونکی محبت تمنے چہوڑی اے رشید
مٹ گیا جہگڑا تمہاری حقمین اچہا ہو گیا

جب وہ رشکِ قمر نہین آتا
چشم کو کچھ نظر نہین آتا

در دلدار جسنے دیکھہ لیا
پھر پلٹ کر وہ گھر نہین آتا

جب سے جاتا ہے کوئی جانا کہین
نامہ بر پھر ادہر نہین آتا

باغ مین بلبلین خزا مین کہان
باغبان بہی نظر نہین آتا

دلمین ارمان لاکہون آتے ہین
پاس وہ سیمبر نہین آتا

ہوکے ملکِ عدم کو دیتا ہون
کچھ خیالِ سفر نہین آتا

دہیان کس رشک ماہ کا ہے رشید
خواب جو رات بھر نہین آتا

کہلتا نہین سبب مجہے ایسے حجاب کا
پردہ اوٹھاؤ چہرے سے اپنے نقاب کا

ہے صبح شام ہاتھہ مین ساغر شراب کا
مجکو مزے دکہاتا ہے عالم شباب کا

میرا سوال سنکے ہو خاموش کسلئے
مین منتظر کہڑا ہون تمہارے جواب کا

اے مست ناز وحشن اب اتنی ہے آرزو
تم میرے ہاتھہ سے پیو ساغر شراب کا

عارض سے بڑہکے نور نہین آفتاب مین
کیا روبرو ہو یار کے رخ ماہتاب کا

دیوانہ کو ترے نہین کونین سے غرض
جہگڑا ہی مٹ گیا ہے عذاب و ثواب کا

سب عاشقون مین مجکو جتا وہ ری نگاہ
قائل ہون مین تو آپکے اس انتخاب کا

آتا ہے یاد دل کا وہ جلنا فراق مین
جب دیکھتا ہون سیخ پہ جلنا کباب کا

اللہ سے مدام دعا ہے رشید کی
روضہ دکھائے مجکو رسالت مآب کا

کیا شگفتہ ... آج کام کیا
کام آخر مرا تمام کیا
اللہ اللہ او نکا یہہ غصہ
ترک نامہ کیا پیام کیا
ذکر بوسہ پہ ہوگئے ہو خفا
مین نے کیا کچھہ برا کلام کیا
آج عشاق کی بن آئی ہے
اپنا دیدار اوسنے عام کیا
یار جانا مین رات دن روئے
ہجر مین نالہ صبح وشام کیا
آئے سو بار میرے گہر کیطرف
نہ کبھی آپ نے مقام کیا
ہم بہار وخزان مین مست رہے
شغل بادہ کشی مدام کیا

جان دی اے رشید فرقت مین
عشق مین تمنے خوب کام کیا

لائے جو نامہ بر کبھی پیغام یار کا
تبدیل کچھہ ہو رنگ دل بیقرار کا
مرغان باغ چہچہے کرتے ہین رات دن
غل ہے چمن مین آمد فصل بہار کا
خورشید انفعال سے چھپتا ہے ابر مین
کیا وصف لکھے شعلہ رخسار یار کا
چادر اڑا ئی جسم کو صحرا کی خاک نے
کیا حال پوچھتے ہو دل بیقرار کا
بچا کدورتون سے ملا یا ہے خاک مین
کھلتا نہین ہے حال تمہارے غبار کا
ولین اثر ال سے چشم فسونگر کا ہے اثر
مارا ہوا ہون گردش لیل ونہار کا
امداد کو ہین حشر کے دن شافع امم
پھر کیا خیال ولکو ہو روز شمار کا

بخشین ہین تمکو تحسین کیا کیا جہان نے ۔ کیا شکر ہم ادا کرین پروردگار کا

پھولا سماؤنگا نہ کبھی اے رشید مین
بوسہ ملیگا مجھکو جو رخسار یار کا

عاشق ہون ابروِ صنمِ بے مثال کا ۔ آنکھون کو ناگوار ہے جلوہ ہلال کا

بلبل نہوگی صحنِ گلستان مین نغمہ سنج ۔ شہرہ ہے باغ باغ ترے بول چال کا

آتا نہین ہے جلوۂ خورشید بھی پسند ۔ آنکھون مین نقش پھرتا ہے اوسکے جمال کا

صیاد فصلِ گل مین رہا کردے قید سے ۔ بس ایک یہہ جواب ہے میرے سوال کا

تکرار ایک بوسہ پہ اللہ کی پناہ ۔ دل توڑتے ہو عاشق آشفتہ حال کا

کیونکر کٹیگی رات خدایا فراق کی ۔ دل کو مرے خیال ہے اونکے وصال کا

اب تک ہوا وصال نہ اوس رشک حور سے ۔ نزدیک ہے زمانہ ہمارے وصال کا

بوسہ رقیب کو دیا محفل مین ہے غضب ۔ تمکو خیال آیا نہ میرے ملال کا

وہ بھی سبب ہے دن آتے ہین ہر روز آپکے ۔ اب تو حساب ہونے لگا ماہ و سال کا

جیسی شراب شیشہ مین ہو ساقی لا کے دے ۔ یہان امتیاز کچھ نہین حرام و حلال کا

چھوڑو خیال سنگدلو کا تم اے رشید
ناحق ہے تمکو دھیان بتون کے وصال کا

مجھے نظر جو مرا سیمبر نہین آتا ۔ پسند جلوۂ شمس و قمر نہین آتا

شراب عشق نے ایسا کیا ہے مجھکو بیخود ۔ کہ اپنا آپ ہی اپنا نظر نہین آتا

شب فراق مین کیا دم مرا الجھتا ہے
خیال یار کا دل مین اگر نہین آتا

کبھی تو اس طرف آ [illegible] خورشید
ہمارے پاس جو شام و سحر نہین آتا

ترے فراق مین [illegible] ہون جب مین تنگ
تو چار چار پہر اپنے گھر نہین آتا

خدا کے واسطے اے نازنین نہ زلف کو کھول
غضب ہے تجھکو خیال کسی کا نہین آتا

جفا و ظلم و ستم مجھپہ روز کرتا ہے
خدا کا خوف بھی اے سیمبر نہین آتا

ملاپ غیر سے ہے مجھسے کیون عداوت ہے
ادہر تو جاتا ہے تو کیون ادہر نہین آتا

رشید کوچۂ جانان مین کوئی جاوے
کہ پھر پلٹ کے ادہر نامہ بر نہین آتا

نہ روٹھے بناوٹ سے دلبر کسی کا
شب وصل ہو دل نہ مضطر کسی کا

بس اپنی ہی اپنی پڑی ہوگی سب کو
نہوگا کوئی روز محشر کسی کا

مع الخیر پہنچے وہ دلربا تک
کہ نامہ لئے ہے کبوتر کسی کا

اثر ہی نہین آہ سوزان مین اپنی
بھلا موم دل ہوئے کیونکر کسی کا

جو شمشیر عریان کو تولے ہوئے ہو
ضرور اب اوتاروگے تم سر کسی کا

قمر شرم سے ابر مین چھپ گیا ہے
جو دیکھا ہے روئے منور کسی کا

گیا ہجر کا دن شب وصل آئی
ہوا آج سیدھا مقدر کسی کا

ملے کوئی محبوب وہ ہی قدم پر
اگر بخت ہو جائے رہبر کسی کا

گلا اپنا کاٹینگے ہاتون سے اپنے
اوٹھا لائے ہم آج خنجر کسی کا

رشید آج بے مانگے بوسے ملے ہین

دل بیتاب کو ہوگی تسکین
خط کبھی تو مجھے بھجوائے گا

منتظر کب سے ہون دیدار کا مین
آج صورت مجھے دکھلائیگا

ناصحو عشق چھوٹے گا کبھی
مجھکو للہ نہ سمجھائے گا

آج آئے ہو جو مجھسے ملنے
مہربانی ہو جو رہجائے گا

یار آزردہ ہے مجھسے جو رشید
کہئے کیونکر اوسے سمجھائے گا

نگاہِ لطف اوجلاد کرنا
میرے ناشاد دلکو شاد کرنا

قفس مین ہون بہت مدت سے قید
مجھے آزاد او صیاد کرنا

نہ ہوسکے آپ مجھسے زندگی بھر
کبھی تو بعدِ مردن یاد کرنا

خدا کے سامنے شکوہ کرونگا
نہ فرقت مین مجھے برباد کرنا

قسم اللہ کی دیتا ہون تمکو
نہ اب مجھپر کوئی بیداد کرنا

کھڑا ہون منتظر در پر تمہارے
لبِ شیرین سے کچھ ارشاد کرنا

تڑپتا ہون تری فرقت مین ہر دم
کبھی بھولے سے مجکو یاد کرنا

جفاؤن کا ترے دلمین ہے طومار
کہانتک صبر او جلاد کرنا

پھنسا ہے دام گیسو مین مرا دل
خدا کیواسطے آزاد کرنا

خدایا ہر گھڑی تجھسے دعا ہے
وصال یار سے دل شاد کرنا

نہین کچھ بھی مزہ بے عشق او دل
کوئی پیدا اب ستم ایجاد کرنا

سبب کچھ جو ہے وفا بھولا ہوا ہے

رشید اوسکو عبث ہے یاد کرنا

دور پہونچا ہے بہت حسن مین شہرا تیرا
نور مین غیرتِ خورشید ہے چہرا تیرا

دیکھکر مجکو جو منہ اپنا بنا لیتا ہے
سر اوٹھائین نہ حسین شرم سی پھر محفل مین

ظلم بھی جو رہبی جو تو نے کئے ہین تنہے
تو ہے شیرین تو مین فرہاد تو لیلی ہے مین قیس

رند میخوار نصیحت نہ سنینگے واعظ
آنکھ اوٹھا کر تو کبہی دیکھ ادہر او ظالم

دیکھتا ہون جسے وہ دل سے ہے شیدا تیرا
دم بھرین کیون نہ میری جان ہے پیچا تیرا

کچھ تو کہہ مین نے بگاڑا ہے بہلا کیا تیرا
دیکھ لین ایک نظر گر رُخ زیبا تیرا

کونسی بات مین مانا نہین کہنا تیرا
عشق اور حسن مین ثانی نہین میرا تیرا

دیکھ بیکار رہی ہو جائیگا کہنا تیرا
منتظر دیر سے ہے عاشق شیدا تیرا

کیا پڑی ہے وحشت دل فصل بھاری مین رشید
آج کیون قصد ہوا جانب صحرا تیرا

نہین معلوم دل کو ہو گیا کیا
طبیبو کیون تمہین فکر دوا ہے

دل ناشاد کیون تو مضطرب ہے
خیال وصل دلبر ہے ہمیشہ

اجی للہ اک بوسہ تو دیدو
نہین اقرار کا جسکے ٹھکانا

ادہر آؤ میرے پہلو مین بیٹھو
ہوا ہے یار مجہسے کچھ خفا کیا

مریض عشق کی ہو گی دوا کیا
بیان کر حال کچھ اپنا ہوا کیا

خداوندا مجھے یہہ ہو گیا کیا
بھلا تر سانے سے ہے فائدا کیا

کریگا تیسے وہ وعدہ وفا کیا
جو الفت ہے تو پھر ہے حیا کیا

تم اتنی بات بھی کر لیتے ہیں ہو
کہو مجھ سے قصور ایسا ہوا کیا

ہزاروں ظلم ہم پر کر رہے ہو
نہیں آتا تمہیں خوفِ خدا کیا

رہا کرتے ہیں ہم ہر حال میں خوش
فقیروں کے لئے اچھا برا کیا

گئے ہیں پھر گئیں تیوریں بدلے
خفا ہے آج ہم سے دلبرا کیا

رشیدِ خوش بیان کچھ تو بیان کر
بتوں کے عشق میں ہے فائدہ کیا

نہ چھوڑو گے ابھی ظلم و جفا کیا
سنو تو ذکر ہے یہ جا بجا کیا

کسیکا یاد ہے کہنا شبِ وصل
ترے دل میں ابھی ارمان ہیں کیا

کریں کیوں اجتناب بادہ اے شیخ
ابھی سے آگیا روزِ جزا کیا

سوال وصل کو وہ سنکے بولے
سنبھالو ہوش تمکو ہو گیا کیا

بتان شوخ کے فرقت کی صدمے
اٹھاوں عمر بھر ہیں ابتدا کیا

گیا جو کوے جانان کو نہ پلٹا
مقید کرتی ہے زلفِ رسا کیا

کسیکا بھی کہا سنتے نہیں وہ
کریں ہم عرض [illegible] مدعا کیا

جو محفل میں لہو روتی ہیں عشاق
کسیکے پا میں [illegible] حنا کیا

کسیدن مجھسے ملنا یا نہ ملتا
تجھے منظور ہے [illegible] دلبرا کیا

رشید آغاز کیا انجام سوچو
کہ آخر عشق کی ہے انتہا کیا

اک نظر بہر خدا مجھکو بھی دلبر دیکھنا
بعد مدت کے تو حالِ قلبِ مضطر دیکھنا

سب ہی مشتاقِ شہادت ہین میانِ قتل گاہ
ہم غریبونکی طرف بھی او ستمگر دیکھنا

رنج سہتے سہتے لب پہ جان میری آگئی
ایکدن مرجاؤنگا فرقت مین دلبر دیکھنا

گر یونہی دوری رہیگی آستانِ یار سے
پھوڑ لونگا سر جو ملجائیگا پتھر دیکھنا

ساقیٔ کوثر کی امت مین ہون مین بھی اے رشید
میرے ہاتھون مین بھی اک دن جامِ کوثر دیکھنا

چہرہ اس رشکِ قمر کا دیکھا
اخترِ بخت کو اچھا دیکھا

کبھی زندان کبھی صحرا دیکھا
دیکھکر یار کو کیا کیا دیکھا

دل بیتاب کو اپنے شب و روز
شعلۂ ہجر سے جلتا دیکھا

دوست صادق کوئی دنیا مین نہین
جسکو دیکھا اسے جھوٹا دیکھا

زالِ دنیا کے نہ ہم پاس گئے
دور رہنا بہت اچھا دیکھا

ہمنے دیکھے ہین طرحدار بہت
حسن مین آپکو یکتا دیکھا

بوسے لے وہ دیکھکے رقصِ بسمل
ہمنے خوب آج تماشا دیکھا

مصحفِ رخ کی زیارت نہوئی
اپنے تقدیر کا لکھا دیکھا

باغ جنت کا ملا ہمکو رشید
عشقِ عارض کا نتیجا دیکھا

ستم کیجئے گا جفا کیجئے گا
جو کچھ کیجئے گا بھلا کیجئے گا

شب وصل مین شرم کبتک رہیگی
بہلا کچہ تو منہ سے کہا کیجیے گا

مریض محبت کی اے رشک عیسی
دوا کیجیے گا دعا کیجیے گا

کیا ذکر بوسہ تو وہ ہنسکے بولے
نہ ایسا کبہی تذکرا کیجیے گا

کمر باندہی ہے پئے ناز تمنے
کبہی تو مری جان وفا کیجیے گا

محبت اگر تمکو ہے ظالمونسے
ستم حضرت دل سہا کیجیے گا

رقیبون کی سنتے ہو دشمن جان تم
کبہی بات میری سنا کیجیے گا

رشید آپ کا حال کیون ہے پریشان
بیان کچہ تو بہر خدا کیجیے گا

او دل ناشاد تجکو کیا ہوا
یاد ہے کسکی جو تو شیدا ہوا

قاتل سفاک اک پیدا ہوا
دل ہمارا حسن پر شیدا ہوا

مین روانہ جانب صحرا ہوا
ہجر مین تیرے مجہے سودا ہوا

بات بہی کرتا نہین مجہسے تو اب
او ستم ایجاد تجکو کیا ہوا

آج کا عاشق نہین کل کا نہین
شیفتہ مدت سے مین تیرا ہوا

جلد کہ بہر خدا اے نامہ بر
بزم مین کیا کیا مرا چرچا ہوا

ہون قفس مین چہوڑدے صیاد اب
فصل گل ہے باغ ہے پہولا ہوا

غیر سے ملکر ہنسونگا مین اگر
پاس پہر آئیگا تو روتا ہوا

ایکدن کا ذکر ہے اے ہمدمو
کوئے جانان مین گذر میرا ہوا

قاتل سفاک تہا در پر کہڑا
دشمنون سے وہ سخن کرتا ہوا

دیکھتے ہی تجھے غش آیا مجھے
نہ دیا سینہ ذقن تجکو ملے
دم لبون پہ دل ہے سینہ مین طپان
پوچھنے پر ہم یون جواب اوسنے دیا

او محبت کے غش سے اسطرح گویا ہوا
دیکھ تیرے عشق مین سودا ہوا
چشم کو آزار رونے کا ہوا
چل یہان سے کیا تجھے سودا ہوا

ذرہ دلبر کی شکایت کیا رشید
عشق مین جو کچھ ہوا اچھا ہوا

ستمگر کو جاکے کہا آپنے ستم ایسا
مسافر مین کالم [illegible] ہے دل جو سینے مین
[illegible] مین ہنستا ہو [illegible] مین گاہ روتا ہو
جدائی مین تری آہون سے کام رہتا ہے
ہمارے آئینۂ دلمین دو جہان کی ہے سیر
ہمیشہ آنکھ سے آنسو روان ہین اے قاتل

نہ ہوگا تیز کوئی خنجر دو دم ایسا
کہان سے سخت ہوا جادۂ عدم ایسا
اثر فراق مین نقشہ ہے اے صنم ایسا
کھائے دلمین اثر کر گیا الم ایسا
نہ زلیخا رکھتا واللہ جام جم ایسا
جدائی کا ترے مجکو ہوا ہے غم ایسا

رشید جسکے مقابل مین چاند چھپتا ہے
کہ جسنے ڈھونڈ نکالا ہے اک صنم ایسا

مین نے اوسکے روبرو جیب کاٹ کر پھیر رکھدیا
رحم آتا ہی نہین عاشق کی حالت پر تجھے
تھا یقین لائیگا وہ در سنگ چین و چار پھول

پاؤن کو نازو ادا سے میرے سر پر رکھدیا
کسنے او ظالم ترے سینہ مین پتھر رکھدیا
آکے مرقد پر ہمارے ایک پتھر رکھدیا

لطف مے نوشی نہین جب ساقی مہوش نہین
اسلئے یاقوت نے اپنے ہیئے ساغر رکھدیا

وصل پر راضی ہوا مجھسے نہ ہرگز سنگدل
منتین کی انتہا کی پاؤن پر سر رکھدیا

اوسنے جب دیکھا کہ میرا شکل بھی موجود ہے
آئینہ ہاتون سے اپنے ہوکے ششدر رکھدیا

مین نے جب ظاہر کیا بے انتہا شوقِ وصال
میرے آگے لکھکے اوسنے روز محشر رکھدیا

دیکھکر جوشِ جنون شیدا کا تیرے اے پری
ہاتھ سے فصاد نے گھبرا کے نشتر رکھدیا

سخت جانی کا برا ہو جس سے یہ حالت ہوئی
ہوکے برہم ہاتھ سے قاتل نے خنجر رکھدیا

ہم تو ہین اک صاف گو وہ خوش ہو یا ناراض ہو
جو کہا غیرون نے وہ ہی اونکے منہ پر رکھدیا

ہر گھڑی رہ رہ کے سوزش دل مین ہوتی ہے رشید
ہجر دلبر نے مرے سینہ مین اخگر رکھدیا

گلرخون کی یاد مین رونیسے یہ عالم ہوا
اشک جو آنکھون سے ٹپکا قطرۂ شبنم ہوا

اک نہ اک آفت کا ہجرِ یار مین ہے سامنا
دل مین درد اوٹھا اگر آنکھون کا رونا کم ہوا

ہجر دلبر نے کیا اس درجہ مجکو ناتوان
شکل پہچانی نہین جاتی مجھے یہ عالم ہوا

بادہ نوشی کا مزا کیا پاس جب ساقی نہین
ایک قطرہ بھی جو پہونچا حلق تک وہ سم ہوا

پینے جب بوسہ لبِ شیرین کا مانگا یار سے
گالیان دینے لگا وہ اسقدر برہم ہوا

لاکھ سمجھاؤ کسیکی ایک وہ سنتا نہین
اندنون ایسا مزاجِ یار ہے برہم ہوا

قامتِ موزونِ جانانکی سنی شاید صفت
سروِ شمشاد بھی کا کیون اکڑنا کم ہوا

بیڑیان پہنین کڑی جھیلی رہے ہم قید مین
زلف کا سودا نہ اپنے سر سے ہرگز کم ہوا

ہوگیا مرغِ سحر کا یار پہلو سے اوٹھا
وصل کا سامان سارا درہم و برہم ہوا

کیون نہ کٹ جائے خجالت سے ہلال آسمان
دیکھکر جلوہ تمہارے ابروئے خمدار کا

عشق مین انسان کا مذہب نہین رہتا کوئی
توڑ ڈالے کیون نہ رشتہ برہمن زنار کا

کون وہ دن ہے کہ جس دن وعدۂ فردا نہین
کیا بھروسہ مجکو ہو ظالم ترے اقرار کا

ایک مدت سے مجھے صحرا نوردی کا ہے شوق
بوسے لینگے آبلے جوش جنون مین خار کا

راتدن ہے زینت دلدار مین سیلان اشک
سلسلہ ہر دم ہے جاری آنسوؤن کے تار کا

ہر طرف اک نور ہی ہے روشنی پھیلی ہوئی
یہ نشان اے نامہ بر ہے خانۂ دلدار کا

مشکل بیان ہو [illegible] ہمارے آگے رشک مسیح
حال ابتر ہے نہایت ہی ترے بیمار کا

[illegible] لحظ بادہ سے
بیخبر سیدن اور پڑھنا کا استغفار کا

ہین وہ پست قد ہو تلک جسکو دیکھکر
دور ہٹ جاتا ہے سایہ یار کی دیوار کا

روشنی پھیلی ہے کوسون تک بسان ماہتاب
نور کا مطلع ہے کیا روزن تری دیوار کا

دست نازک مین لگاتا ہے حنا قاتل مرا
خون ہوگا کوئی دم مین دیکھنا دوچار کا

آتش فرقت سے انگارہ بنا دل اے پری
کیا عجب ہو جائے لقمہ مرغ آتشخوار کا

خاک سمجھے کا وہ حالت عاشق بیمار کی
ذائقہ جسنے نہین چکھا کسی آزار کا

کیون نہ کانپین میرے دشمن نام سے میرے رشید
مین بھی خادم ہون جناب حیدر کرار کا

قہر کرتا ہے اکڑنا قاتل خونخوار کا
او ستمگر ڈھاتا ہے [illegible] ہاتھ اٹھا تلوار کا

عشق مدت سے ہے دل مین ابروئے خمدار کا
دیکھتا ہون صبح کو ہر روز منہ تلوار کا

جان شیرین اوسنے دی جسنے چکھا ہے کبھی
زہر آلودہ ہے کیا پھل یار کی تلوار کا

سخت جانی کا برا ہو جس سے یہہ حالت ہوئی
دستِ قاتل رک گیا منہ پھر گیا تلوار کا

دیکھہ کر رعشہ ہوا ہو رہین تینونکے جسم مین
ہے مگر خطِ اجل جوہر تری تلوار کا

نیم جان ہو کر سسکنے سے تو ملجاتی نجات
مجھپہ کرتا کاش پورا وار وہ تلوار کا

روز ہوتے ہین وہان عشاق کے دو چار خون
آج کل کوچہ پہ اوسکے قبضہ ہے تلوار کا

ہوتی ہے بسکہ رکھے سوزش ہر دہانِ زخم مین
شعلۂ آتش ہے یا پہل ہے تری تلوار کا

قتل کر قاتل مجھے نامرد ہین سارے رقیب
بھاگ جائینگے جو ہوگا سامنا تلوار کا

کیون نہو گلزار جنت مین شہیدونکے مزے
جان دینے کیلئے کہاتے ہین پہل تلوار کا

تشنہ کامانِ شہادت کی بندہی ہین اسمین دل
کسقدر مضبوط ہے ڈورا تری تلوار کا

دستِ نازک مین ہے وہ تولئے ہوئے شمشیر کو
شوق کہتا ہے کہ قبضہ چوم لو تلوار کا

لوٹتا ہے دل ہمارا مرغِ بسمل کیطرح
جب سے ڈورا دیکھہ پایا ہے تری تلوار کا

نازنین گویا پری ہے چال مین کبک دری
وصف ہو سکتا نہین ہے یار کی تلوار کا

آسمان پر جو شفق پہولی نظر آتی ہے آج
ایک وہ بہی شعبدہ ہے یار کی تلوار کا

حقتعالی نے حیاتِ خضر بخشی ہے اوسے
جسنے اک چلو پیا پانی تری تلوار کا

دستِ نازک کے تری قربان او قاتل حلق
اور اک چرکہ مری گردن پہ دے تلوار کا

دشمنون کے دل ہوئے مجروح سنکر میرے شعر
کام کرتی ہے رشید اپنی زبان تلوار کا

یون فراقِ یار مین دردِ جگر ہونے لگا
لمحہ بھر ٹھیرا تو پھر دو دو پہر ہونے لگا

بام پر جیسے وہ مصروفِ جلوہ گر ہونے لگا
ابر مین پنہا خجالت سے قمر ہونے لگا

رونق افزا آج کل ہوتا ہے وہ رشکِ چمن
رشکِ گلزارِ جنان اب میرا گھر ہونے لگا

سچ بتا مجکو قسم اللہ کی اوس بزم مین
تذکرہ میرا بھی کچہ اے نامہ بر ہونے لگا

وصل کی شب ایک بوسہ بھی نہ اوس لب کا ملا
اوٹھ گیا پہلو سے جب وقت سحر ہونے لگا

یار کیا مجسے چھپا ہر جسم زمانہ ہو گیا
اوسکے ملنے سے موافق ہر بشر ہونے لگا

ستانے فتنہ گر کی شکایت جب مجسے وہ کہنے لگے
اب تو بس کیجیے خدا را درد سر ہونے لگا

رنگ بگڑا ہے کچہ ایسا محفلِ دلدار کا
اب ہجوم اغیار کا آٹھون پہر ہونے لگا

یاد کرتا ہے وہ ترکِ بیوفا تمکو رشید
اندنون کچھ جذب الفت کا اثر ہونے لگا

دلِ افسردہ کو ہے عشق جیسے گلعذارونکا
سنا کرتا ہون نغمہ باغ مین جا کر ہزارونکا

خلش رہ رہکے ہوتی ہے دل پردرد مین اپنے
جو ہوتا ہے تصور مجکو مژگان کے اشارونکا

کسی پہلو سے کروٹ نہین آرام پاتے ہین
تمہارے ہجر مین یہحال ہے اب جان نثارونکا

دلون مین ہے تمنائے وصالِ یار مدت سے
نہ بر آیا کسیدن مدعا امیدوارونکا

تمہین زیبا ہے تہمت دیتے ہین وہ زلف معنبر پر
رہیگی قید اسمین ایک دن دل بیقرارونکا

سسکتے ہین تڑپتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
رہی ہے حال ایسا اوسکے گیسو کے شکارونکا

سحر سے شام تک ہر وقت مایوسی برستی ہے
یہہ عالم بیکسی مین ہے غریبونکے مزارونکا

کبھی ملتے مین مہندی گاہ زلفونکو بناتے ہین
نہین ہو خوف ہوتا سادہ وضع سنگارونکا

رشید نیمجان کو رخ کی افشان یاد آتی ہے
چمکتا دیکھتا ہے آسمان پر جب ستارونکا

ردیف بائے موحدہ

کوئی سنتا ہی نہین فریاد اب
کیون نہ ہو مضطر دل ناشاد اب

منتظر کب سے کھڑا ہون دیکھ لے
اک نظر بہر خدا جلاد اب

جور سہتے سہتے لب پر جان ہے
اے جفا پرور نکر بیداد اب

باغ مین ہے اک سہی قد کا گذر
سر اوٹھائیگا نہین شمشاد اب

ہجر کی طاقت نہین ہے اے خدا
وصل سے کر دے مرا دل شاد اب

فصل گل آئی چلی باد صبا
چھوڑ دے بہر خدا صیاد اب

موسم گل مین پنہائین بیڑیان
سخت دل کیا ہو گیا حداد اب

ضعف سے خون جسم مین باقی نہین
دیکھے نشتر کیا کرے فصاد اب

بھولتا شیرین کو تمکو دیکھکر
خلق مین ہوتا اگر فرہاد اب

کیا کرون جاؤن کدہر اے دوستو
یار آتا ہے مجھے تو یاد اب

دام کاکل سے چھٹے اچھا ہوا
ہو گئے ہم تو رشید آزاد اب

ابر و ساقی ہے اور شراب و کباب
نہین بر مین وہ غیرت مہتاب

دیکھکر چھوڑ لی ہے منہ پہ نقاب
مجھسے کیون اسقدر ہے تمکو حجاب

تری فرقت نے کر دیا بیمار
اے مسیحا خبر لے میری شتاب

چشم گریان کے دیکھکر آنسو
پانی پانی ہے آسمان پہ سحاب

عرقِ رخ ذقن پہ جب دیکھا
مینے سمجھا کہ ہے یہ چاہِ گلاب

منتظر دیر سے ہون محفل مین
ساقی دے اب تو ایک جامِ شراب

کیا کہون حال شامِ فرقت کا
پوچھتے ہر گھڑی ہو کیون احباب

بزمِ جانان مین چپ رہین عشاق
ورنہ ہو جائیگا کسی پہ عتاب

پی کے آے ہین حضرتِ واعظ
آج بہکے ہوے ہین ذی خطاب

مجھ گنہگار کی ہے تجھسے دعا
یا الٰہی نہ قبر مین ہو عذاب

عاشقی کا خیال ہی نہ کرو
ورنہ ہو جاؤ گے رشید خراب

ہوتے ہین بے چین میکش سنتے ہی نامِ شراب
پی ہون اور دنیا ہو اور ہو روبرو جامِ شراب

زاہدو پھر تمسے اسکا ذائقہ پوچھین گے ہم
ہاتھ سے ساقی کے پی لو ایکدن جامِ شراب

ساقیٔ گلپیرہن کے ہجر مین یہ حال ہے
ہے طبیعت کو تنفر سنتے ہی اب نامِ شراب

ہجرِ ساقی مین اندھیرا ہو رہا ہے میکدہ
بزم مین رندونکے جو رہتی ہے شامِ شراب

خو بدلے بنت العنب معلوم ہوگی جب تمہین
سامنے آئیگا جب شوخِ گل اندامِ شراب

کیا پیون جب ساقیٔ مہوش ہی پہلو مین نہین
آرہا ہے روز میرے پاس پیغامِ شراب

ہجرِ ساقی مین کرو ترکِ قدح نوشی رشید
اب تمہین زیبا نہین ہے گردشِ جامِ شراب

ردیف تاے فوقانی

جو بلبلین کبھی دیکھین نگار کی صورت
تو بھول جائین عروسِ بہار کی صورت

گلون نے چاک کیا ہے چمن مین پیراہن
نظر پڑی ہے جو اوس گلعذار کی صورت

خیالِ عشقِ مژہ دل مین اور بڑہتا ہے
جو دیکھتا ہون بیابان مین خار کی صورت

ہزار حیف وہ مغرور مہربان نہوا
نہ کام آئی مرے انکسار کی صورت

جو دیکھتا ہون جدائی مین خوف آتا ہے
بلا سے کم نہین شبہائے تار کی صورت

فروغِ صورتِ شمس و قمر پسند نہین
نظر مین پھرتی ہے رخسارِ یار کی صورت

جو دیکھا عارضِ تابان و گیسوئے مشکین
نظر مین پھر گئی لیل و نہار کی صورت

ہوا ہے آکے جو مہمان وہ غیرتِ گلشن
خزان نظر مین ہے اپنے بہار کی صورت

نہ اعتبار قسم کا نہ عہد و پیمان کا
یہ اب ہے یار کے قول و قرار کی صورت

سرور تجھکو رہیگا تمام دن [illegible]
سحر کو دیکھ کسی بادہ خوار کی صورت

رشید وصل ہوا ہے بڑی مصیبت سے
خدا دکھائے نہ پھر ہجر یار کی صورت

دلِ دیوانہ کو ہے اوس سے الفت
پری رو کو ہے میرے مجھسے نفرت

ستاتی ہے بہت دلبر کی فرقت
نکلتی ہی نہین ہے شکلِ وصلت

اگر ہے آپکو مجھسے محبت
تو پھر ہے اسقدر کیون مجھسے نفرت

جوان ہوتے ہی کرتے ہین شرارت
حسینونکا لڑکپن ہے غنیمت

سوائے وصلِ جانان یا الٰہی
نہین ہے اور میرے دلکو حسرت

چلین گے خاک کیا [illegible] چال
تمہاری چال ہے فتنہ قیامت

نجانکو کوئے جانان کو دل زار | وہان ہوتی ہے ہر عاشق کی ذلت
جگہ تھوڑی ملے کوئے صنم مین | نہین ہے خواہش گلزار جنت
شب فرقت مین ہم کاہیکو روتے | اگر ہوتی ادہر چشم عنایت
نہ وصل یار ممکن ہے نہ مرنا | پڑی ہے جان پر میرے مصیبت
ترے دیدار کا مشتاق ہون مین | کبہی تو آ ادہر اے ماہ طلعت
کدورت سے بھرا ہے یار کا دل | کرین کیا خاک امید محبت
گلا کٹنے دے جلاد اے سخت جانی | کہین ہووے نہ قاتل سے ندامت
جہکائے سر خجالت سے زمین پر | جو دیکھے سرو وہ موزون قامت

شکایت ظلم جانان کی ہے بیکار
رشید اچھی اگر ہے اپنی قسمت

اوس رشک گل کا سمجھے ہین عشاق گہر بہشت | دیکہین نہ آنکہ اوٹھا کے جو آئے نظر بہشت
جس راہ سے گذر ہو مرے رشک حور کا | ہو جائیگی یقین ہے وہی رہگذر بہشت
توصیف خانہ باغ کی اوسکی اگر سنے | رضوان بہی آئے دیکہنے کو چہوڑ کر بہشت
تیری گلی کا جو کوئی شیدا ہے اے صنم | رخ بہی کرے اودہر نہ کبہو ہو جو سیر بہشت

امت مین ہون رشید رسول کریم کی
دکہلائینگے یقین ہے خیر البشر بہشت

ردیف ثائے مثلث

عاشقی جانتا ہے وہ ستم ایجاد عبث
غم الفت ہے تجھے او دل ناشاد عبث

حسرت دید کی بیکسی ہے نہ نکلے گی روح
قتل پر میری پھر آمادہ ہے جلاد عبث

قامت اوس غیرت گلزار کا ہے پیش نظر
اب اکڑتا ہے میرے سامنے شمشاد عبث

جوش وحشت مین توڑونگا انہین ہم آہن
طوق و زنجیر پنہاتے ہین یہ حداد عبث

تیلیان توڑ کے جاؤنگا ابھی گلشن مین
بند کرتا ہے قفس مین مجھے صیاد عبث

وصل شیرین کی کو راہ نکالی ہوتی
مر گیا کوہ پہ سر پھوڑ کے فرہاد عبث

کوچۂ یار سے ہم تو نہ نکالینگے قدم
قیس مجنون تمھارا دشت مین برباد عبث

مانتا ہی نہین وہ شوخ منائے سے مری
راتدن ہے دل ناشاد کی فریاد عبث

پوچھتا ہی نہین بھولے سے کبھی وہ ظالم
اے رشید آپ تو کرتے ہین اوسے یاد عبث

مے ہے بیمار ہین اے میکشو پینا عبث
ہاتھ سے ساقی کے ساغر تمنے چھینا ہے عبث

ہو کے سرشار ایکدن وہ آپ ہی پچتائینگے
راتدن پیش نظر رکھتے ہین آئینا عبث

کیا کرین ہم موت بھی آتی نہین افسوس ہے
ہجر مین گو اوسکے سمجھے ہین کہ ہے جینا عبث

ہم تو ہین شیدا تمہارے تم ہو غیرون پر فدا
آپکے دلمین میرے جانب سے ہے کینا عبث

حسن رو دے یار سے بہتر نہین ہے کوئی شئے
دیکھتے ہین دوسرونکو دیدۂ بینا عبث

ایکدن پہونچائیگا عاشق کو بام عرش تک
مہ جبینون کی محبت کا نہین زینا عبث

چاک ہو غم سے جو دل اوسکا رفو ممکن نہین
عاشقو اپنا دل صد چاک ہے سینا عبث

راتدن ہے مصحف رخسار کا مجکو خیال
حفظ قرآن کو کیا کرتے ہین نابینا عبث

تندرستی ہے تو لذت زندگی ہے اے رشید
ورنہ آتا ہے نظر انسان کو جینا عبث

ردیف جیم تازی

یار نے پیدا کیا ہے دیکھو ایسا مزاج
عاشقون سے رات دن رکھتا ہے وہ تیرہ مزاج

کیسی بے انصافیان ہین تیری او [illegible]
ہم ہین محروم اور پوچھین عدو تیرا مزاج

تری فرقت مین میرا یہ حال ہے اب روز و شب
مضطرب ہے ششدر پریشان ہے خستہ مزاج

قیس یون کاہیکو مجنون ہو کے پھرتا عشق مین
آہ پہلے سے بدل دیتی اگر لیلی مزاج

ناصحون نے کین نصیحت ہے بہت کچھ گو شتاب
دوستی کی راہ پر قایم رہا اپنا مزاج

اب زمانہ مین ہے عزت صاحب زر کی رشید
پوچھتا ہے کون مفلس سے کہ ہے کیسا مزاج

بعد مدت آنیوالا ہے مرے گہر یار آج
روح بالیدہ ہے شاد اپنے دل غمخوار آج

دیکھ کر صورت کو شرمندہ ہوئے گلہائے چمن
سیر کرنیکو جو آئے وہ سوئے گلزار آج

عشق گیسو کیا ہوا اک مجھپہ آفت آگئی
خواب مین مجھکو نظر آتے ہین خمیدہ مار آج

سخت جان عاشق کا ہرگز دم نکلنے کا نہین
قتل کرنیکے لئے قاتل ہے کیون تیار آج

ہے مزاج یار برہم خط وہ پڑھنے کا نہین
نامہ بر محفل مین اوسکی جاتا ہے بیکار آج

شکر ہے اب ہمکو وہ بلوا رہے ہین بزم مین
طالع خفتہ ہمارا ہو گیا بیدار آج

کیا سمائیگا نظر مین اب ہلال آسمان
ہمنے دیکھے ہین کسیکے ابروے خمدار آج

دیکھ لے گر ایک لحظہ چشم جادو کو تری
خود بخود ہو جائے اچھا عاشق بیمار آج

مجھسے پھر اوٹھو نہین اوٹھونگا نہار رشید
یار کے گھر کا ملا ہے سایۂ دیوار آج

ردیفِ حائے حطی

دل عاشق مین کیونکر نہو پھر الفت صبح
ملتی ہے یار کی پیشانی سے کچھ صورت صبح

ڈر لگا ہے شب وصلت مین جو فرقت کا مجھے
ہر گھڑی آنکھون مین پھرتی ہے مرے صورت صبح

رات دن کسکو ہے دنیا کے بکھیڑون سے نجات
جانتے انسان غنیمت جو ملے فرصت صبح

میرے پہلو سے اذان سنکر وہ اوٹھا
کیا بتاؤن تمہین اے دوستو مین حالت صبح

اتنے پہلو سے ہٹو ہائے کسیکا کہنا
یاد رہ رہکے مجھے آتی ہے کیفیت صبح

چاک رہتا ہے گریبان ہمیشہ اوسکا
قابل دید ہے ہر روز کی یہ وحشت صبح

شاد ہوتی ہے طبیعت مری واللہ رشید
صدق دل سے جو مین پڑھ لیتا ہون دورکعت صبح

دیکھکر شرمندہ ہے حسن بت مغرور صبح
روے روشن کے مقابل کیون نہو بے نور صبح

ہو شب تاریک مین آئے میر ارشک قمر
ہو ضیاے روے روشن سے شب دیجور صبح

زلف شبگون کا شب فرقت مین آتا ہے خیال
اسلئے مجھسے رہا کرتی ہے کوسون دور صبح

مدتون سے مشتاق ہون صحبت کہان ہو نصیب
غمزہ و انداز مین گویا ہے رشک حور صبح

یار جسدن مجھسے دو باتین کریگا اے رشید
مین یہ سمجھون ہے دنیا مین آج رشک طور ہیچ

ردیف خاے معجمہ

جب سے آنکھون کو نظر آیا ہے دلدار کا رُخ
دل بیمار نہین کرتا ہے گلزار کا رُخ

دل مین مژگان صنم کا ہے شب و روز خیال
رہتا ہے میری طرف دشت کی ہر خار کا رُخ

حالت نزع ہے اور رشک مسیحا اتبو
دیکھ لے بہر خدا عاشق غمخوار کا رُخ

آگئی ہے فصل بہار اتبو مزے کے دن ہین
رند کیونکر نہ کرین خانۂ خمار کا رُخ

زندگی بھر تو رہین دید سے آنکھین محروم
مرتے دم کاش نظر آئے مجھے یار کا رُخ

بوسہ کے دینے پہ اور وصل پہ راضی ہے وہ شوخ
کچھ تو چمکا ہے مرے طالع بیدار کا رُخ

ابروے یار کا ہر لحظہ تصور ہے رشید
کیون نہو میری طرف یار کی تلوار کا رُخ

اندنون ہے اسقدر طبع بت خود کام تلخ
عاشقون کو روز و شب دیتا ہے وہ دشنام تلخ

ابتدائے عشق مین ہوتی ہین تکلیفین بہت
عشق جو یان کا مگر ہوتا نہین انجام تلخ

جب نہین ساقی تو پھر کچھ لطف میخواری نہین
کیون جدائی مین نہو پھر زیست مے آشام تلخ

خم کے خم پیتے تھے اک شیرین دہن کے وصل مین
ہجر مین معلوم ہوتا ہے ہمین اک جام تلخ

یاد کیون کرنے لگے وہ ردیر و اغیار کے
کانون کو اونکے ہوا ہے اتبو میرا نام تلخ

چشم جادو کی محبت نے کیا مجکو ہلاک
ہو گیا ہے سنکھیا مجکو تو یہ بادام تلخ

وہ بھی [illegible] حسن پہ جاتا رہیگا دیکھنا
اے بتو کیون ہے تمہین [illegible] جوانی پر گھمنڈ

چشم [illegible] پہ باران ہے کسکے مقابل ابر نیسان آئے تو
دیکھ لینگے ہم بھی اوس [illegible] فشانی پر گھمنڈ

[illegible] دنیا سے جاتا ہے سوئے ملک عدم
غافلو بیجا ہے تمکو زندگانی پر گھمنڈ

داغ کھانیکے لئے چھلا دیا ہے یار نے
ہے عبث اے دل تجھے ایسی [illegible] پر گھمنڈ

حال دل کہدیتے ہین عاشق سے اپنے صاف صاف
کرتے ہین میخوار اپنی خوش [illegible] پر گھمنڈ

دل چراتے ہین حسینان جہان تو ویسے
کیا کرون مین [illegible] پر گھمنڈ

تیغ بران پر ہے اپنی ناز اے قاتل تجھے
عاشق جانباز کو ہے سخت جانی پر گھمنڈ

عابد و زاہد کو ہے اپنی عبادت پر غرور
مجکو ہے یارب تری اک مہربانی پر گھمنڈ

دیکھتے ہی اک جھلک موسیٰ کو بس غش آگیا
آپکو زیبا ہے اپنی لن ترانی پر گھمنڈ

آب حیوان پر اگر اے خضر تمکو ناز ہے
میکشون کو ہے شراب ارغوانی پر گھمنڈ

سوز غم سے جل رہا ہون [illegible] عشق ہے پنہان
ہے محبت مین مجھے اس آگ پانی پر گھمنڈ

ناز سے کہنے لگے سنکر وہ میری سرگذشت
تمکو ہے بیکار اس قصہ کہانی پر گھمنڈ

مال و دولت جاہ پر نازان نہین ہین اے رشید
ہے [illegible] شیبت کی روانی پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

لاکھ لکھے اوسے گر عاشق مضطر کاغذ
دیکھتا ہی نہین وہ شوخ ستمگر کاغذ

ہاتھ مین اپنے جو لیگا وہ گل تر کاغذ
صاف ہو جائے گا خوشبو سے معطر کاغذ

کہو ملا ہے نامہ بر ان یار سے دیکر کاغذ
دیکھ لو ایک نظر پھیر کے پھر کاغذ

خط سے ہا تمہیں آگے ہے [illegible]
ڈالتا ہے وہ صنم دیکھکے [illegible] کا کاغذ

پھیر دیتے ہین لفافہ بھی نہین پڑھتے ہین
کیا اثر ہے عاشق گستہ مقدار کا کاغذ

سوز فرقت کا سب احوال لکھا ہے جسنے
کیا عجب ہے جو جلائے [illegible] کا کاغذ

پھیر دیتا ہے چھری حلق پہ اوسکے ظالم
کسی عاشق کا جو لاتا ہے کبوتر کا کاغذ

قتل نامہ جو میرا غیر سے لکھوایا ہے
پیش ہوگا یہی اے بت سر محشر کا کاغذ

لیے قاصد سے مرا نامہ شوقیہ رشید
رکھدیا طاق مین ظالم نے اوٹھا کر کاغذ

ردیف راے مہملہ

کوئی چتون پہ عاشق ہے کوئی شیدا ہے صورت پر
کوئی غمزہ پہ مرتا ہے کوئی اوسکی شرارت پر

مین عاشق ہون کسی رشک قمر کے حسن صورت پر
نظر پڑتی نہین میری کسی خورشید طلعت پر

میرا رونا بجا ہے شام ہجر اوسکی مصیبت پر
تمنائین بہی روتی ہین میری اس فراق حسرت پر

عبث اے جان جان مغرور ہو تم حسن صورت پر
زمانے کا نہین رہتا ہے نقشا ایک حالت پر

غضب کی بات ہے اولٹے بگڑتے ہو شکایت پر
پشیمان کیون نہین ہوتے ہو تم اپنی شرارت پر

کسا کرتا ہون آوازہ مین اوس اعضا قیامت پر
نظر جسپے پڑی ہے ایک شوخ فتنہ قامت پر

غم و درد و الم کا سامنا دن رات رہتا ہے
جدائی مین حسینون کے مصیبت ہے مصیبت پر

جو ہولی کہیلی شیران چمن سے شاہد گل نے
پڑا دہبہ جناب شیخ کے دامان عصمت پر

نشان قبر عاشق پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
ہجوم یاس رہتا ہے ہمیشہ اوسکی تربت پر

جزا پائے تو اس احسان کا آ سبزۂ خودرو
کہ تجھکو دیکھنے کو سبز رنگ آئے ہیں تربت پر

لحد میں عاشق شیدا کو تسکین ہو جاتی
اگر وہ ہاتھ سے اپنے چڑھاتے پھول تربت پر

بہلا وہ اوس [illegible] تو یہ
کوئی بیداد تازہ سوچکر آئے ہیں تربت پر

مجھے بے [illegible] ہمارا [illegible] معشوقوں کی جدائی نے
نشانی اوسکی ہے سبزے کا اگنا میری تربت پر

فنا کے بعد ہے جوش وحشت کا اثر باقی
گمان ہے غول کی آنکھوں کا ہے شمع تربت پر

لحد سے شعلے اٹھتے ہیں جو عشق شمع رو ہیں
رہا کرتا ہے پروانوں کا جمگھٹ میری تربت پر

فزون وحشت ہے دل بہلیگا دشت نجد دیکھینگے
بہار آئی رشید آؤ چلیں مجنوں کی تربت پر

وہ مسیحا مہربان ہے رات دن اغیار پر
رحم کرتا ہی نہیں ہے عاشق بیمار پر

صدقے ہوتی ہے قیامت شوق سے رفتار پر
جان دیتے ہیں مسیحا یار کی گفتار پر

رات دن جو کچھ گذرتی ہے دل بیمار پر
کچھ اثر اوسکا نہیں ہوتا مزاج یار پر

جلوۂ شمس و قمر مجھکو پسند آتا نہیں
میں تو شیدا ہوں تمہارے چاند سے رخسار پر

چاند تیے ہیں سپہر و دیکھکر حسن و جمال
خوبرویان جہان شیدا ہیں جس یار پر

ایک بھی وعدہ نہ لاکھوں میں کبھی پورا کیا
کیا بھروسہ ہے اوس شوخ کے اقرار پر

خوبی گل بھول جائے باغ سے بیزار ہو
گر نظر پڑ جائے بلبل کی ترے دلدار پر

ابر و چلا کے ہر روز لبسے لیتے ہیں
اپنا قبضہ ہو گیا مدت سے ہے تلوار پر

حد سوا ہے جلاد اب شوق شہادت بڑھ گیا
ایکدن رکھدینگے ہم گردن تیری تلوار پر

یہ ہے اوس رشک قمر کے گھر کا آقا صد نشان
ہر طرف اک نور پھیلا ہے در و دیوار پر

جب چمن کی سیر کو آتا ہے وہ سرو روان
مرتے ہین کبک دری سو جان سے رفتار پر

مین یہ سمجھون آج مجھکو ملگئی معراج عشق
سر جو میرا کاٹ کر قاتل چڑھائے دار پر

ہر کسیکو سد راہ عشق ہوتا ہے عبث
کون کرتا ہے عمل ناصح تری گفتار پر

میکشی کا لطف ہوگا آتی ہے فصل بہار
میکشو پھر ابر چھایا خانۂ خمار پر

بے بلائے وہ پری وش آج آیا ہے رشید
کیون نہ مین نازان ہون اپنے طالع بیدار پر

صبح سے آج مری جان ہے غصہ کسپر
میان سے آپنے خنجر کو ہے کھینچا کسپر

رات کو چین نہین صبح کو آرام نہین
یا الٰہی دل بیتاب ہے شیدا کسپر

دوست برسون کا جو یون آج دشمن ہو جائے
پھر کرے کوئی زمانہ مین بھروسہ کسپر

کیا لگا ہے جو نہ مانے وہ مرے کہنے کو
زور چلتا ہے تو کہدے کوئی کسکا کسپر

اوس پری سے نہین امید وفا کی تو رشید
آپ پھر کرتے ہین یہ خون تمنا کسپر

آنکھہ مین غیر پہ ڈالون ترا شیدا ہوکر
کیا رہون زمرۂ عشاق مین رسوا ہوکر

عاشق غمزدہ قامت رعنا ہوکر
کو بکو پھرتا ہون وحشت مین بگولا ہوکر

چمکی ہاتھون ترے درخشان کی تقدیر
روشنی دینے لگا وہ ید بیضا ہوکر

مین وہ عاشق ہون لحد مین ہے تصور اوسکا
کیا عجب یار اگر آئے فرشتہ ہوکر

آرزو دلکی ہے یہ خاک کف پائے صنم — میری آنکھوں میں ہمیشہ رہے سرمہ بنکر

دل مشبک ہے جگر میں بھی ہیں چھلنی روزن — عشق مژگان نے مجھے مارا ہے بھالا بنکر

نظر لطف سے وہ شوخ اگر دیکھیگا — چشم مردم میں رہونگا میں سویدا بنکر

دوستو ہمسے نہ چھوٹیگا خیال دلبر — دلمیں بیٹھا ہے ہمارے وہ تمنا بنکر

ہجر دلدار میں [illegible] جوش پہ [illegible] رونا میرا — اشک آنکھوں سے میرے بہتے ہیں دریا بنکر

تجھسے اے ترک [illegible] یہ نہیں ممکن ہے — دیکھنا ساتھ رہونگا ترے سایہ بنکر

اوسکے [illegible] سراپا کی صفت ہو کیونکر — خال رخ جسکا چمکتا ہے ستارا بنکر

وقت بد پر [illegible] آتا نہیں [illegible] مثل — باتوں باتوں میں شب وصل وہ بگڑا بنکر

کیا ترا حسن خداداد ہے اے رشک قمر — تارے بھی دیکھتے ہیں چشم تمنا بنکر

پڑے اندھے کی جو آنکھوں میں تری خاک قدم — پھر کرے عود بصارت رہے بینا بنکر

ساتھ ناقہ کا نہ چھوڑوں میں بشکل مجنون — یار محمل میں جو بیٹھے کبھی لیلیٰ بنکر

حالت نزع میں عاشق ہے بڑی مدت سے — تو نے افسوس خبر لی نہ مسیحا بنکر

رخ پر نور سے قطرے جو پسینے کے گرے — آسمان پہ وہ رہے عقد ثریا بنکر

آتش ہجر میں دن رات پڑا جلتا ہون — داغ دل پھوٹ بہیگا مرا چھالا بنکر

وائے ناکامی تقدیر کہ پھر آج رشید
مٹ گیا وصل کے سامان کا نقشا بنکر

اوٹھا نہ رند جو در میخانہ چھوڑکر — کیونکر جیئے گا وہ لب پیمانہ چھوڑکر

شکر خدا رقیب کے قصے کو اندنون — سنتے نہیں ہیں وہ مرا افسانہ چھوڑکر

فردوس سے غرض ہے نہ جنت سے کام ہے
کیا محتسب نے بزم مسرت خراب کی
مونس ترے سوا نہین اے دل فراق مین
جاونگا تیری بزم سے اے شمع رو کہان
خندان ہے پھول باغ مین فصل بہار آگے
پھر دلکو جستجو کسی پردہ نشین کی ہے

جائیگا کون کوچۂ جانانہ چھوڑ کر
رند اوٹھ گئے ہین ہاتھ سے پیمانہ چھوڑ کر
پہلو سے جا کہین مجھے تنہا نہ چھوڑ کر
جاتا نہین ہے شمع کو پروانہ چھوڑ کر
میکش کہین نہ جائینگے میخانہ چھوڑ کر
آوارہ پھر رہا ہون مین کاشانہ چھوڑ کر

اوسکی تلاش مین رہو مصروف اے رشید
جبتک کر نہ بیٹھو ہمت مردانہ چھوڑ کر

آنکھین جو شیدا ہین کسیکے روے عالمتاب پر
کچھ نہ پوچھو دوستو احوال اوسکی چشم کا
راتدن فرقت مین اوسکے اشک بہتے ہین آن
اوسکی پیشانی پر یہ قطرے پسینہ کے نہین
یاد جسکی مین دل بکمر مین قایم ہی گیمیا
اسقدر آنسو بہائے ہین فراق یار مین
بحر عالم کے تلاطم سے رہے چکر مین ہم
حور و غلمان و ملک جن و پری اور آدمی
عالم اسباب مین رکھو سبب پر نظر
غرض دولت سے جو تلکو فکر عقبی کی کرو

اب نظر پڑتی نہین خورشید پر مہتاب پر
کیا بتاؤن جو گذرتی ہے دل بیتاب پر
جا کے روتا ہون کبھی دریا کبھی تالاب پر
دیکھلو موتی بچھے ہین چادر مہتاب پر
کیون مہوس مرتے ہین گنج گہر سیماب پر
ہے یہ عنبر کا گمان اب اشک کے سیلاب پر
جسطرح کشتی ٹھہر سکتی نہین گرداب پر
کون ہے شیدا نہین جو روے عالمتاب پر
نامناسب ہے بھروسہ خلق مین اسباب پر
منعمو سوتے ہو کیون تم تو شک کمخواب پر

جاگنے سے کام ہے دن رات اور رشک قمر | فوق بیداری کو میری ہجر مین ہے خواب پر

طاق ابرو کی پرستش روز کرتا ہون رشید
آنکھین صدقہ ہوتی ہین میری اسی محراب پر

ہر دم جو ایدل آجکل وہ یار آتا ہے نظر
کچھ طالع خفتہ میرا بیدار آتا ہے نظر

مژگان دلبر کا ہوا ہے عشق کیا دلکو مرے
صحرا مین پیاسا خون کا ہر خار آتا ہے نظر

کیا سیر گلشن کی کرون جب ساتھ وہ دلبر نہین
ویران صحرا کیطرح گلزار آتا ہے نظر

گل کو جو دیکھا باغمین مجکو ہوا ایسا گمان
شاید کسی محبوب کا رخسار آتا ہے نظر

بڑہکر سمجھتا ہون بہت مین نقش فردوس سے
محبوب کا نقشہ دیوار آتا ہے نظر

اوس بت کے حسن پاک پر کافر ہی اک شیدا نہین
دیوانہ اوسکے حسن کا دیندار آتا ہے نظر

دنیا مین دیکھا غور سے مطلب کے سب ہین آشنا
کوئی کسیکا یہی نہین غمخوار آتا ہے نظر

محفل مین مجکو دیکھکر کہتا ہے وہ غصے سے یون
توکیون ہماری بزم مین ہر بار آتا ہے نظر

طے کسطرح ہون منزل محبوب کی دشوار یان
اب دو قدم چلنا مجھے اک بار آتا ہے نظر

اوس بت کی الفت نے دلا اسطرح دیوانہ کیا
پہنے ہوے عاشق ہر اک زنار آتا ہے نظر

کشتہ رشید ناتوان دل ہے نگاہ یار کا
سینہ کو دیکھو چیر کر سو فار آتا ہے نظر

ردیف زائے معجمہ

آتا نہین ہے رحم تجھے دلربا ہنوز
ہوتے ہین مجھپہ سیکڑون جور و جفا ہنوز

پہلے ہی سے بگڑ گئے ایسے ہین بدگمان
نکلا بھی تھا نہ منہ سے میرے مدعا ہنوز

دیکھی ہے جب سے شکل تری مینے اے پری
دیکھا نہ آنکھ اوٹھا کے کسیکو بھی تا ہنوز

زاہد بہار آئی ہے اب نوش کر شراب
کچھ سر پہ آگیا نہین روز جزا ہنوز

اے دل ستمگرون کی محبت سے باز آ
انکے نہین ہے پیچ سے تو آشنا ہنوز

کیون ہم بھی کیسے عشق مین ثابت قدم رہے
بیداد و ظلم آپکے سہتے ہین تا ہنوز

فرقت مین فتنون سے بھی آتی نہین مجھے موت یا
ہمسے تو یہ بھی کرتی ناز و ادا ہنوز

باقی ہے کم سنی ابھی اوسکی مزاج مین
آتا نہین ہے کھولنا بند قبا ہنوز

عشق مژہ نے سینہ کو غربال کر دیا
کانٹے نکالتا ہون مین ہاتھون سے تا ہنوز

پھولون مین بیٹھنے سے ہے انکار کس لئے
عاشق سے تمکو آتی ہے شرم و حیا ہنوز

دل عاشقون کے پھنس گئے جنجال مین رشید
چہرہ پہ اوسنے چھوڑی ہے زلف دوتا ہنوز

مہربان ہوتا نہین ہے مجھپہ وہ دلبر ہنوز
مبتلا آفت مین ہے یہ عاشق مضطر ہنوز

سنگدل کے عشق سے بس ایدل باز آ
موم تو ہوتے ہوئے دیکھا نہین پتھر ہنوز

شکل اپنی دیکھنے دے مجکو او قاتل فدا
پھیرتا ہے حلق پر تو کس لئے خنجر ہنوز

منتظر ہین دیر سے مینوش بیٹھے بزم مین
ساقی گلپیرہن دیتا نہین ساغر ہنوز

عشق مژگان کا اثر کب ہے لیکن خلش اب تک
میرے دل مین چبھتے ہین وہ صورت نشتر ہنوز

اوسنے دیکھا تھا کبھی دن آئینہ کو شوق سے
حسن کے نظارہ سے ہے آئینہ ششدر ہنوز

دگہڑی کیو اسطے وہ گہر سے نکلا تہا کبہی
راہ مین برپا ہے اک ہنگامۂ محشر ہنوز

منع کیون کرتے ہین واعظ بادہ نوشی سے ابہی
روز محشر تو نہین آیا ہے کچھ سر پہ ہنوز

منہ بکہین کہاتا ہے راہ عشق مین دل صبح و شام
راہ مقصد پہ نہین پہونچا میرا رہبر ہنوز

اک نظر وہ دیکہ لے خال رخ محبوب کو
آسمان پر جسنے دیکہا ہی نہو اختر ہنوز

رنج و اندوہ الم سب دور ہونگے اے رشید
گردش قسمت ہے گو مدت سے ہے چکر ہنوز

تازہ ہر وقت دکہاتا ہے وہ دلبر انداز
عقل مین آئے کوئے یار کا کیونکر انداز

چال سے ہوتے ہین عشاق ہزارون پامال
نئے دکہلاتا ہے وہ فتنۂ محشر انداز

ناز و انداز ترے مجھکو ہین دلسے مرغوب
مجہسے موقوف نکر یہہ ستمگر انداز

یاد انداز مین دل میرا دبا جاتا ہے
کوئی لوہا ہے ترا یا کوئی پتہر انداز

یار کے جور و جفا کی ہے شکایت بیجا
مہ جبینان جہان کرتے ہین اکثر انداز

راتدن جور و ستم سہنے کو امادہ ہین
دیکہکر روز ترے عاشق مضطر انداز

کسطرح پہونچے کوئی منزل مقصد پہ رشید
راہ الفت کے نہین جانتے رہبر انداز

ردیف سین مہملہ

مدتین گذرین ہین بیٹھے در دلدار کے پاس
کبہی آتا نہین وہ [illegible] کے پاس

بعد مردن یہ وصیت ہے مری اے آرزو
دفن کرنا مجھے تم خانۂ خمار کے پاس

موت کے نام کو سنتے ہی لرزتا ہے رقیب
کیون وہ آئیگا ستمگر تری تلوار کے پاس

دم نکلتا ہے خدا کیلئے او رشک مسیح
کبھی آؤ تو بھلا عاشق بیمار کے پاس

وہ بھی اک دن تھا کہ آتے تھے ہمارے نزدیک
روز اب جانے لگے آپ تو اغیار کے پاس

کیا ہوا آپکی محفل مین اگر مین آیا
آدمی آتے ہین انسان طرحدار کے پاس

کیسے ہم لیتے رشید اوسکے ذقن کا بوسہ
ہاتھ لانے نہ دیا یار نے رخسار کے پاس

وہ تو آتا ہی نہین عاشق دلگیر کے پاس
کسطرح میرا گذر ہو بت بے پیر کے پاس

رنج و غم درد و الم کو مرے نازل کرنا
کچھ بڑی بات نہین کاتب تقدیر کے پاس

دل کو کھینچے ہوئے صنم کا جو ہوا ہے سودا
کھینچکر مجھکو لئے جاتا ہے زنجیر کے پاس

پھر تو پھولے نہ سماونگا کبھی جامے مین
میری تصویر ہو گر یار کی تصویر کے پاس

عقل کامل ہو اگر عقدۂ مشکل کھل جائے
یہ کوئی بات نہین ناخن تدبیر کے پاس

دلکو ہر وقت تو رکھ یاد خدا مین قایم
اے ہوس تو نجانا کبھی اکسیر کے پاس

دیکھکر کاکل مشکین کو ڈسینگے افعی
کیا مجال آئین ترے زلف گرہگیر کے پاس

ترے ابرو کی محبت ہے مجھے اے قاتل
جاؤن کیون شوق شہادت مین نہ شمشیر کے پاس

کربلا مین رہون ہر دم یہ تمنا ہے رشید
جلد پہونچا دے خدا حضرت شبیر کے پاس

ردیف شین معجمه

پری و حور غلمان کی مرے دل مین نہین خواہش
مگر ہے مجکو تیرے وصل کی اے مہ جبین خواہش

تمہارا حسن کیا معجزہ ہے یا کوئی جادو
کہ جسکے دید کی کرتے ہین دنیا کے حسین خواہش

سوائے کوچۂ جانان کبھی گلزارِ جنت کی
نہین کرتا ہے یہ میرا دل اندوہگین خواہش

ابھی سے فکر کر لے کچھ نہ کچھ عقبیٰ کی اے غافل
نہ کام آئیگی تیری ایک وقت واپسین خواہش

مجھے وہ وصل کی شب مین گلے لپٹا کے کہتے ہین
ابھی تیرے دلِ مضطر کی کیا نکلی نہین خواہش

تکلف کا تنا ہے شامیانہ قبرِ منعم پر
زر و دولت کی باقی ہے ابھی زیرِ زمین خواہش

شرابِ لالہ گون ساقی پلا دے ہاتھ سے اپنے
یہی کرتا ہے مستون کا دل اندوہگین خواہش

بگڑنے سے ترے ظالم زمانہ ہو گیا برہم
جدا ہونیکی مجھسے کرتے ہین اب ہمنشین خواہش

رشید خوش بیان فرقت مین گھبراتا ہے کیون اتنا
کہ بر لائیگا تیرے دلکی رب العالمین خواہش

عشق گیسو مین ہے بڑی سیرِ ختن کی خواہش
دلکو ہوتی نہین گلگشتِ چمن کی خواہش

عیش و آرام و طرب لاکھ ہو غربت مین نصیب
دل سے مٹتی نہین پر اپنے وطن کی خواہش

ہاتھ سے اپنے کیا ہے جسے قاتل نے شہید
غسل سے اوسکو غرض ہے نہ کفن کی خواہش

رنج اوٹھانے کیلئے عشق نے مجبور کیا
ورنہ ہوتی نہین یون رنج و محن کی خواہش

حیدرآباد کو قایم رکھے اللہ مدام
کون ہے جسکو نہین سیرِ دکن کی خواہش

چشمۂ آب حیات اوسکو ہین کہتے شاعر
کیون نہو دلکو مرے اوسکے دہن کی خواہش

بحر اندوہ و غم و رنج میں غرق ہوا
[illegible] چاہ ذقن کی خواہش

کچھ کچھ روز ہو دنیا میں تغیر پیدا
[illegible] کی خواہش

جیسے سو گئی ہے ذرا نکہت ایسے تنعم
[illegible] کی خواہش

راندن یار کے دندان کا تصور ہے مجھے
[illegible] دندان کی خواہش

سحر آمیز ہر اک شعر جو ہے تیرا رشید
شوق سے کرتے ہیں سب تیرے سخن کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

وصل دلبر کی ہے میرے دل کو صبح و شام حرص
دیکھئے اس ابتدا کا کیا کرے انجام حرص

منعموں کو لینے دیتی ہی نہیں آرام حرص
دیکھئے لائیگی اک دن موت کا پیغام حرص

نقد دل کو خاک میں تو نے ملایا ظلم سے
تیرے دل کی مٹ گئی اب تو بت خود کام حرص

ہاتھ آئے مال گر لاکھوں کا بھی تسکیں نہ ہو
آج کل بے طور پھیلائی ہے اپنا دام حرص

جو کوئی انسان ہوتا ہے زمانہ میں حریص
خوب کہلواتی ہے لوگوں کو وسے دشنام حرص

میکدہ کا نام سنکر دور سے آئے ہیں رند
ان کے دل کی ہے یہی ساقی پلا دو جام حرص

وصل کی شب میں وہ فرماتے ہیں مجھ سے بار بار
کیا ابھی کچھ اور ہے اے عاشق ناکام حرص

اے حریصو کچھ تو بتلاؤ خدا کے واسطے
بعد مردن قبر میں آئیگی کیا کچھ کام حرص

ترک دنیا خوب ہے انسان کے حق میں رشید
آدمی کو رفتہ رفتہ کرتی ہے بدنام حرص

کوہ صحرا و بیابان مین ہے رہتا ما تدن
تیرے وحشی کو نہین اے شوخ کچھ گہر سے غرض

عاشقون کے دل سے بوسہ کی ہوس جاتی نہین
چیونٹیون کو رہتی ہے ہر وقت شکر سے غرض

ینا کہ کے آنکہہ رکہا پاؤن راہ عشق مین
اب کسی ہادی سے مطلب ہے نہ رہبر سے غرض

جسکا دل شیدا ہوا ہے خال روشن پر ترے
خاک تیہر اوسکے دلکو ہوگی اختر سے غرض

عشق سے اوس سنگدل کے باز آؤ اے رشید
کب نکلتی ہے کسی انسان کی پتہر سے غرض

یار کے دیکھے اگر ماہ درخشان عارض
خلق کو اپنا دیکہائے گا نہ تابان عارض

لوگ سمجھے ہین غلط ہین گل خندان عارض
ہے بجا کہئے جو لاریب ہے قرآن عارض

چین آتا ہی نہین مجھکو حسینو کے بغیر
کیا ہوا دلکو میرے عشق حسینان عارض

ان کے چھپنے سے ہے آنکھو مین اندہیر ہوتا
مجھسے ایجان نہ کبھی کیجئے پنہان عارض

جلوۂ ماہ منور نہین بہاتا ہے مجھے
یاد آتا ہے ترا جب شب ہجران عارض

حور و غلمان و پری حسن پہ شیدا ہین
کیون نہ دیوانے ہون دیکہین اگر انسان عارض

بہول ہی جائیگا رنگینی گلہائے چمن
جسنے دیکھے ہین ترے رشک گلستان عارض

شمع کی مجھکو شب وصل مین حاجت ہی نہین
آج روشن ہین ترے مثل چراغان عارض

بے سبب کافر و مومن نہین شیدا اسکے
وید سمجھا ہے کوئی اور کوئی قرآن عارض

چھوڑ کر اپنے مذاہب کو جھکین انکی طرف
دیکہین اوس بت کے اگر گبر و مسلمان عارض

خوبی صورت بلقیس ملاتا ہین دل سے
اک نظر دیکھہ لین اوسکا جو سلیمان عارض

یہ وہ ہین پہول نہین جنکو خزان کا کھٹکا
اوس صنم کے ہین گل روضۂ رضوان عارض

زلف کو لکھتے ہین کیون سورۂ واللیل رشید
اوس پہ پڑہا ہے کہ لاریب ہین قرآن عارض

ردیف طائے مہملہ

بہیجے ہین مینے سیکڑون قاصد لکہکر خط
وہ دست نازنین مین جو مہندی لگا رہین
بیتابیان رقم ہین تڑپ کر نگر پڑے
مضمون شوق وصل نہ پہنچ شاد ہو
انجان ہوکے پوچھتے ہین نامہ بر سے وہ
پڑہنے نہ پائے کا تمہین پہر اختیار ہے
غصہ مین ہین بہرے ہوے ماتہے پہ ہے شکن
ظالم نے دیکہتے ہی اوسے ذبح کر دیا

آیا نہ ایک بہی طرف سیمبر سے خط
لکہو نگا مین بہی یار کو خون جگر سے خط
مضمون خوب باندہے قاصد کے ہے خط
لکہتے ہین اوٹہیون مین جو کسی سحر سے خط
آیا ہے تو کیا نشے میں لایا کدہر سے خط
پاس اپنے تیرے رکہہ لو مرا نامہ بر سے خط
گذرا ہے کس غریب کا اونکی نظر سے خط
بندہا تہا باندہے جو کبوتر کے پر سے خط

غربت مین اے رشید ہوا نامہ بر کہان
کسطرح لکہکے یار کو بہیجون سفر سے خط

کسطرح میرا پڑہے گا یار خط
دیکہتا ہی وہ نہین اکبار خط
نامہ بر لیجا خدا کیواسطے
وصف ابرو جو رقم تیغ کیا

دیکہنا ہے اوسکو اسقدر بار خط
کیا لکہے اب عاشق غمخوار خط
لکہکے مین نے کر دیا تیار خط
اب ہے آب و تاب سے تلوار خط

اک سخن بھی وہ نہین لکھتا جواب
بھیجتا ہون لیک زیادہ دو چار خط

نامہ بر سے چھین کے اوسنے پڑھ لیا
کیا غضب کیا ہے ترا بیدار خط

کہہ دیا قاصد نے پہ تقریر کی ہے تاب ان
ہو گیا اوڑنے کو جیسے طیار خط

ایک تو نامہ نہیں ہے دیکھتا
اوسکے لب تر پہ بھین تھے تار خط

نامہ بر سے لیکے خط برہم ہوا
چاک کر ڈالا سر بازار خط

باعث الفت کیون ہے نامہ ترا
گاہ گاہ لکھ مشتاق کو اے یار خط

ہجر مین روتا ہون آنکھون سے لہو
اشک سے ہو جائیگا خونبار خط

وہ بیان کرتے ہی نہین مضمونکا
دیکھنے کو پڑھتے ہین سو بار خط

ساقی گلچہر حسن کو اے رشید
فصل گل مین لکھتے ہین میخوار خط

ردیف ظائے معجمہ

تجھسے کیونکر نہو پھر رندونکو نفرت واعظ
رات دن مے کی تو کرتا ہے مذمت واعظ

تیری صورت سے ہے میخوارونکو نفرت واعظ
یہ نہ مانگے تری پند و نصیحت واعظ

کیون ہے تو سب کیلئے پہ تری اتنی تاکید
کچھ ابھی تو نہین آئی ہے قیامت واعظ

بادہ نوشون کی جو محفل مین ہو تو آکے شریک
صاف کھل جائیگی بس تیری حقیقت واعظ

کس لئے عشق حسینان سے تجھے مانع ہے
آجکل آئی ہے شاید تری شامت واعظ

اس طرف قصد نہ کرنا یہ کہے دیتے ہین
رندونکی بزم مین ہو گی تری ذلت واعظ

آنے دیتے نہین تجھکو جو حسین اپنے قریب
کیا کرین ہم یہ تری شکل ہی ایسی ہے واعظ

کیون جہنم کے عذابون سے ڈراتا ہے مجھے
تیرے قبضہ مین ہے کیا دوزخ و جنت واعظ

کوچۂ عشق مین رکھ پاؤن تو پھر معلوم
فرقت و وصل کی سب تجھکو حقیقت واعظ

عاشقون کی ہے تمنا کہ ملے کوئے صنم
تجھکو خواہش ہے ملے گلشن جنت واعظ

زہد و تقویٰ پہ بیجا ہے تجھے یہ ناز و غرور
نہین دیکھی ہے کسی شوخ کی صورت واعظ

دختر رز کا دل و جان سے مین شیدا ہون رشید
نہین سننے کا کرے لاکھ نصیحت واعظ

ردیف عین مہملہ

اک نظر دیکھے جو محفل مین رخ جانانہ شمع
جل بجھے بیتاب ہوکر صورت پروانہ شمع

روئے روشن کا کسیکے ہے جسے دلمین خیال
کرتی ہے روشن شب فرقت مین کاشانہ شمع

شمع کی صورت پہ پروانے فدا ہوتے ہین کیون
رکھتی ہے شاید کوئی انداز معشوقانہ شمع

رات کو دیکھے جو رخ آتشین اوس شوخ کا
کیا عجب جھک جائے پھر سجدۂ شکرانہ شمع

دیکھنے والا ہے عارض کا نہ دیکھے کا کبھی
بھاگتا ہے دیکھکر کو سون ترا دیوانہ شمع

ہے شب فرقت کی تاریکی بغایت خوفناک
صاف ڈر جائے اگر دیکھے مرا کاشانہ شمع

پر فرشتونکے ہین جلتے بزم مین آتے ہوے
محفل جانانہ مین کیا آئیگی بیباکانہ شمع

صورت پرنور پر اپنی ابھی تو ناز ہے
روئے تابان دیکھکر بنجائیگی پروانہ شمع

آتش غم سے کسیکے جل گیا ہون اے رشید

شمع رویونکی محبت مین مرا ہین دوست
گر ہوا ہے شعار تو پا بن عجیب انجام

بعد مردن چاہئے رکھنا سر مدفن چراغ
انجمن مین جل نہین سکتا ہے بے روغن چراغ

شمع رویونکا بہت شیدا ہو دیکھئے اے رشید
پھونک دے گئے جسم و جان کو پتنگے پہ شمع چراغ

شمع رویونکو جو کرتا ہے کبھی یاد چراغ
شب تاریک مین کیون کوہ پہ گھبراتا
طائر دل شب تاریک مین گھبراتا ہے
نہ ملے گی کہین شمع رخ جانان کی مثال

جل کے ہو جاتا ہے خاکستر و برباد چراغ
تھی جو یاد رخ شیرین پئے فرہاد چراغ
کر قفس مین مرے روشن کبھی صیاد چراغ
ہاتھ مین لیکے پھرین مانی و بہزاد چراغ

یاد رخسار مین دل میرا جلاتا ہے رشید
شب فرقت مین ہوا بانی بیداد چراغ

فرقت مین شمع رویونکی جو ہمنے کہا داغ
افسوس مہربان نہوا ہمپہ شعلہ رو
کھائین کلیون پہ ماہ رخون کے فراق مین
الفت نے شمع رویونکی بدنام کر دیا
اک رشک ماہتاب کی یہ یادگار ہے
خون شہید جور کا دھبہ نہ جائیگا
داغ فراق داغ وطن داغ بیکسی

دشمن بھی اسطرح نہ الٰہی اوٹھائے داغ
صدہا شب فراق مین گو ہمنے کھائے داغ
سینہ ہی عاشقونکا نیا ہے برائے داغ
ہرچند ہمنے لاکہ طرح سے چھپائے داغ
ہمنے کبھی نہ اسلئے دل سے مٹائے داغ
دامن سے گو وہ قاتل عالم مٹائے داغ
اب دل مین کچھ نظر نہین آتا ہے سوائے داغ

فرقت میں شعر وونکی سینہ ہے جل رہا
الکدن بھڑک نجائیں کہیں شعلہ ہائے داغ

الفت میں ایک عارض روشن کی اے رشید
حاصل ہوا نہ کچہ بہی جہاں میں سوائے داغ

ردیف فائے معجمہ

کبہی جا نکلیگا جو کوچۂ جانان کیطرف
پہر نہ جائے گا وہ بہولے سے گلستان کیطرف

لعل وگوہر کیطرف رخ میں نہیں کرتا ہوں
دل جو مائل ہے کسیکے لب و دندان کیطرف

مجکو گیسوئے صنم کا جو ہوا ہے سودا
دل کہنچا جاتا ہے اب سنبل و ریحان کیطرف

خار کیطرح خلش دلمیں رہیگی تا مرگ
دیکہلیگا جو کوئی یار کے مژگان کیطرف

اسقدر جوش جنو فصل بہاری میں ہوا
ہاتھہ خود دوڑتے ہیں جیب و گریبان کیطرف

مصحف روئے صنم کا ہے تصور دل میں
اب نظر میری رہا کرتی ہے قران کیطرف

یار کا حال مجہے کچہ نہیں کہلتا ہے رشید
برہمن کی ہے طرف یا ہے مسلمان کیطرف

حور و غلمانکی نہ طلعت کیطرف
دل ہے مائل تری صورت کیطرف

باز آ عشق حسینان سے دلا
دہیان ہے ترا جو عزت کیطرف

سرو شمشاد کو نہ دیکہے نہ کبہی
جسنے دیکہا ترے قامت کیطرف

وہ ستاتے ہیں شب و روز مجہے
دل جو مائل ہے شرارت کیطرف

یار کی چال کا جو عاشق ہو — جائے صحرائے قیامت کیطرف

قبر سے ہاتھ نکالو با صعر — گر وہ آئے مرے تربت کیطرف

مہربان حق ہو تو کیا خوف عدو — لاکہ دشمن ہو عداوت کیطرف

رنج و غم دور الٰہی کردے — دل میرا پھیر دے راحت کیطرف

جسنے کوچہ کو ترے دیکھہ لیا — پھر نہ دیکھیگا وہ جنت کیطرف

سیمتن تیری محبت بس ہے — مین تو مائل نہین دولت کیطرف

پھیر دے حلق پہ خنجر جلاد — کھینچ رہا دل ہے شہادت کیطرف

زلف شبگون کا ہوا ہے سودا — مین چلا وادئ وحشت کیطرف

مین تو ہر حال مین شاکر ہون رشید
دلکو رجحان ہے قسمت کیطرف

ردیف قاف

ترے اے شوخ دلربا عاشق — حور و غلمان پہ ہونگے کیا عاشق

زلف جانان کا دل ہوا عاشق — دل پہ یا ہو گئی بلا عاشق

خون آنکھون سے روتے ہین ہردم — پاؤن مین دیکھکر حنا عاشق

راتدن جور و ظلم کرتا ہے — او ستمگر ہین بے خطا عاشق

وصل دلبر نصیب ہو یا رب — کرتے ہین روز و شب دعا عاشق

کوئی ابرو پہ اوسکے مرتا ہے — کوئی صورت کا ہوگیا عاشق

قاصد اوسکی خبر جو لائے گا
[illegible] لاسکے گا [illegible] عاشق

قتل بسمل [illegible] آ ہون
[illegible] عاشق

یار کے زلف اور عارض [illegible]
[illegible] عاشق

لطف دلدار [illegible] سوا کو [illegible]
[illegible] عاشق

جان آشفتہ [illegible]
دل [illegible] عاشق

ہون کسیکے زلف کا جیسے گرفتار فراق
کیا کہون کیسا ستاتی ہے شب تار فراق

اپنے بیگانے ہوا کرتے ہین راحت مین شریک
حیف ہے کوئی کسیکا بھی نہین یار فراق

وصل سے دل شاد کر اب رنج سے آزاد کر
یا الٰہی تجھسے اب اوٹھتا نہین بار فراق

یاد مژگان پر [illegible] مین یہ حالت ہوگئی
دلمین چبھتا ہے میرے رہ رہکے یہ خار فراق

آفتون کا سامنا رہتا ہے فرقت مین مدام
دل ہوا انسان کا یا رب گرفتار فراق

شمع رو کی محبت کا اگر ہے دل خیال
خاک کر دیگی جلا کر ایکدن نار فراق

آپکا عاشق رشید ناتوان مدت سے ہے
وصل سے ہو شاد اکدن یہ بھی غمخوار فراق

ردیف کاف

کسطرح مجھے پہونچائے یار کی نزدیک
ہے سہل جذب دل بیقرار کے نزدیک

ترانہ سنجی بلبل ہے باغ مین ہر سمت
چراغ [illegible] رشید و ماہ تابان کی
تمہارے حسن خداداد کی نہین ہے مثال
نہ نکلے آنکھ سے آتش و غم جدائی مین
غم جدائی کے صدمے بہت اوٹھائے ہین
سونگھیائی تک نہ گیسوے مشکبار کبھی
ہے اعتبار سے توقیر و عزت انسان
نزار جیسے وہی بت ادہر نہین آتا
جفائے گردش گردون نے دور ہی کہا

دن آئے آمد فصل بہار کے نزدیک
نہین ہے اصل کوئی میرے یار کے نزدیک
کہونگا ایک مین سو مین ہزار کے نزدیک
محال ہے دل بے اختیار کے نزدیک
کبھی تو ہوگی مری قدر یار کے نزدیک
نہین بعید نسیم بہار کے نزدیک
نہ آئیگا کوئی بے اعتبار کے نزدیک
ہوے ہین جمع پریوش مزار کے نزدیک
پہنچ سکے نہ کبھی ہم نگار کے نزدیک

رشید یہ تری تکلیف دور کر دینا
نہین محال ہے پروردگار کی نزدیک

ردیف لام

پھنسا ہے دام گیسو مین مرا دل
نہین ہوتا کسی صورت رہا دل

نہین شمس و قمر جسکے مقابل
اوسی رخ پر ہمارا ہے فدا دل

فدا کے واسطے ظالم خبر لے
میرے پہلو مین ہے مضطر مرا دل

وصالِ یار ہو مجھکو میسر
یہی ہر وقت کرتا ہے دعا دل

رہا کرتی ہے فکر وصل ہر دم
سمجھے تدبیر تو ہی کچھ بتا دل

کوئی تو ڈھونڈ معشوق پری وش
نہین ہے عشق نے کچھ بھی مزا دل

کہو پائینگے تجھے ہم کوئے جانان
شب دلچسپ ہے ہاتھ لگی ہزا دل

ملا تجھسے رقیبون کے دلون کو
تمہارے پاس کیا میرا نہ تھا دل

کبھی اوسنے نہ پوچھا حال دلکا
کرین کیا خاک امید وفا دل

جمال و حسن مین جسکا نہین مثل
اوسیکے عشق مین ہے مبتلا دل

بتون پر جان دیتا ہے شب و روز
بتا کیا عشق مین ہے مدعا دل

نہین ہے کچھ ہماری جان کی خیر
یون ہی بیتاب گر چندے رہا دل

خدایا اب نکل مٹھی سے اونکی
ملین گے تجکو بھی مثل حنا دل

رشید خوش بیان کی یہہ دعا ہے
ملا دے مجھسے میرا اے خدا دل

تو جو آئے مجھے نظر شب وصل
ہون نہ مغموم عمر بھر شب وصل

صبح ہوتے ہی یار جائے گا
مجکو اسبات کا ہے ڈر شب وصل

شام فرقت مدام رہتی ہے
آئے یارب کبھی ادہر شب وصل

اب نہ آئینگے ترے پاس کبھی
کہہ رہا ہے وہ سیمبر شب وصل

ہوگئی صبح چند ساعت مین
تھی نہایت ہی مختصر شب وصل

شام فرقت نہ اے خدا دکھلا
رہے موجود عمر بھر شب وصل

ہجر مین اور کچھ خیال نہین
یاد آجاتی ہے مگر شب وصل

مثل طائر کے تو جو اڑتی ہے
ہین مگر تجکو بال و پر شب وصل

جام وصلت پلا کے محکو رشید
کر دیا اوسنے بے خبر شب وصل

ردیف میم

تجھے ظالم سمجھ لیتے اگر ہم
نکرتے دوستی اب بے سمبر ہم

ہوے دونون جہان سے بیخبر ہم
جدائی مین ترے اے سیمبر ہم

شب فرقت مین جو گذری وہ گذری
کہین کیا حال اور شاک قمر ہم

خدا کے واسطے صورت دکہاؤ
جہان سے کرتے ہین اب تو سفر ہم

جدائی مین کرین کیا سیر دریا
روان رکہتے ہین ہر دم چشم تر ہم

جواب نامہ جلدی لیکے آنا
یہان ہین منتظر اے نامہ بر ہم

وصال دلربا ہو یا الٰہی
دعا کرتے ہین یہ شام و سحر ہم

اودہر خنجر بکف قاتل کھڑا ہے
لئے ہین سر ہتیلی پر ادہر ہم

جدائی مین شکیبائی کہانتک
نہین رکہتے ہین پتھر کا جگر ہم

چلے ہین قید دنیا سے نکلکر
نہ آئینگے یہان پھر بھولکر ہم

رشید اوسکا مکان ہمکو جو ملجائے
نہ جائینگے کبہی در چھوڑکر ہم

دلبربا کو جو دیکھ پائین ہم
دونون ہاتو سے لین بلائین ہم

پھر کرین ہم نہ خواہش دنیا
لطف وصل صنم جو پائین ہم

یار ہوے ہوا ور گلشن ہو
پھر مزے وصل کے اڑائیں ہم

آپ غیرون پہ جان دین کیا خوب
مرتے ہون اور لیں بلائیں ہم

نام الفت کسی حسین مین نہین
دل حسینون سے کیا لگائیں ہم

کوے جانا مین ہو جو ذلت ہو
جائیں ہم لاکھ بار جائیں ہم

یا خدا اٹھو وصال صنم
بار غم تا کجا اٹھائیں ہم

خاک پاے نگار گر ملجاے
سرمہ آنکھوں کا پھر بنائیں ہم

یار سوتا ہے اور تنہا ہے
سوچ ہے کسطرح جگائیں ہم

ہے برا عشق زلف جانا نکا
طائر دلکو کیون پھنسائیں ہم

اٹھو للہ ایک بوسہ دو
کبتلک ایجان تمھین ستائیں ہم

پاس عیسی کے جائیں تم ہوتے
مفت احسان کیون اٹھائیں ہم

یہ ارادہ رشید ہے اپنا
عشق دلبر مین مر ہی جائیں ہم

ماہرو سے ہے مجھے اور نہ گلفام سے کام
ہے فقط دلکو میرے ایک دل آرام سے کام

یار کے کاکل و رخسار کا دیوانہ ہون
صبح سے کام مجھے اور نہ ہے شام سے کام

مہربانی ہو جو ساقی تری بیچ مجھکو
مے سے مطلب ہے مجھے اور نہ ہے جام سے کام

زیست مین راحت و تکلیف ہوا کرتی ہے
کون ہے جسکو نہین گردش ایام سے کام

چشم جادو کا تری عشق مرے دلمین ہے
قلب مضطر کو نہین ہے کسی بادام سے کام

کیسی تو روسکے ایجان جہان اپنی زبان
کسلئے آپکو دشنام ہے دشنام سے کام

رنج و غم درد و الم روز سہا کرتے ہین
قتل کیو اسطے ابرو کے اشارے بس ہین

عاشقونکو نہین ہے ہجر مین آرام سے کام
اب نہین ہے میرے جلاد کو صمصام سے کام

رات دن جور دستم یار کے سہتا ہون رشید
حق نہ ہو اے ابھی عشق بتے خود کام سے کام

ردیف نون

بے مثل ہے وہ شوخ جو انداز و ناز مین
وصل صنم نصیب ہو فرقت سے ہو نجات
رندون کو کام کیا ہے حلال و حرام سے
شعلہ رخون کا عشق کیا سہل جانکر
اے باد صبح دیکھہ ذرا تیہی چال چل
جو غرق عشق بحر حسینان مین ہو گیا
اللہ کو پسند بہت ہے فروتنی
امید مخلصی کی نہین ہے کسیطرح
دیکھا ذرا بھی جسنے وہ دیوانہ بنگیا

یکتا ہون مین عشق مین عجز و نیاز مین
حقسے دعائین کرتا ہون ہم دم نماز مین
زاہد کا حکم گر نہین اوسکے جواز مین
اب زندگی محال ہے سوز و گداز مین
وہ غیرت چمن ہے ابھی خواب ناز مین
پہونچا نہ بیٹھکر لب ساحل جہاز مین
انسانکا کام بنتا ہے عجز و نیاز مین
دل پہنس گیا ہے یار کی زلف دراز مین
جادو کا ہے اثر ترے انداز و ناز مین

دل ہی مین اپنے راز محبت چھپا رکھو
کیا فائدہ رشید ہے افشائے راز مین

کوئی وصلِ جانان کی حاجت نہین — بلا آئی ہے شامِ فرقت نہین

ہر اک بات پر ذکر اونکا ہے کیون — جو اغیار سے تمکو الفت نہین

ستاتے ہو کیون پھر شبِ وصل مین — جو دلمین تمہارے شرارت نہین

نکلتی نہین سخت جان وقت ذبح — میرے تشنہ ہین کیا شہادت نہین

وہ ہے کون دنیا مین اے رشکِ حور — کہ جس دلمین تیری محبت نہین

زمانہ مین سمجھا کوئی اسے پری — حسین ہو پر دو ہی ملاحت نہین

جفائے صنم کا ہے بیجا گلہ — ہماری ہی بیدار قسمت نہین

غضب کے ہین دو پہر کے شب ہجر مین — مقابل مین روز قیامت نہین

خزان مین کچھ ایسے ہین کملا گئے — گلون مین وہ خوشبو و نکہت نہین

ہوا غیار پر مہربان رات دن — مگر مجھپہ چشم عنایت نہین

نہ گھبراؤ تم ہجر مین اے رشید — ہمیشہ بقائے مصیبت نہین

جہان مین تجھے مین عیان دیکھتا ہون — سب تجھے دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون

کبھی ہے نظر مین کبھی میرے دلمین — عیان دیکھتا ہون نہان دیکھتا ہون

یہ معلوم ہے وہ نہ دیکھین گے مجکو — مگر مین پئے امتحان دیکھتا ہون

دل گم شدہ کا پتہ ہی نہین ہے — یہان دیکھتا ہون وہان دیکھتا ہون

جدائی نے تیرے یہانتک رولایا — کہ آنکھون سے دریا روان دیکھتا ہون

جھکاتا ہون تعظیم سے اپنے سر کو — قدم کا ترے جب نشان دیکھتا ہون

تقاضا ہے جنون کا آج ہم گہر سے نکلتے ہین
لگایا دل جنون کا جوش ہے صحرا کو چلتے ہین
ادا و ناز سے جس وقت وہ رستے مین چلتے ہین
دل عشاق ایسی آتش فرقت سے جلتے ہین
نہین معلوم کسکو قتل کرنیکا ارادہ ہے
کرینگے میکشی سے رند کیا پرہیز اے واعظ
شب وصلت آہی کیا یونہی ہو جائیگی آخر
ستمگارونکی الفت کا ملال انگیز ہے قصہ
کنول کمہلا گیا دل کا اوٹھائے اسقدر صدمے
تمہارے ناز انداز و ادا و غمزہ و شوخی
جو ہم توصیف کرتے ہین حسینونکے سراپا کی
دل بیتاب و مضطر کے اشارے سے لیا بوسہ
خداوندا تمنا میری کسطرح بر آئیگی
تمہاری سرخی لب یاد کرکے ہین جو روتا ہون
کبوتر سے مرے نامہ کو لیکر اسطرح بگڑے
بہلا یہ اور قدم رکہین گے پڑ پکر کوئے قاتل مین
تکلیجہ احوال پوچہو شمع رونکی محبت کا
بلا ہے قہر ہے آفت ہے لگانا ان حسینونکا

نہ لا حافظ ہے وحشت پر خطر کی راہ چلتے ہین
مدد اے بیکسی پہلے پہل گہر سے نکلتے ہین
غضب ہے ہر قدم پر عاشقونکے دلکو ملتے ہین
بجائے آہ شعلے آگ کے منہ سے نکلتے ہین
حنا وہ اپنے دست نازنین مین آج ملتے ہین
نصیحت ہے عبث تیری کہین بگڑی سنبہلتے ہین
کہ وہ حیلے بہانیکے نئے پہلو بدلتے ہین
جفا و ظلم کے خنجر میری گردن پہ چلتے ہین
مریضان محبت یہ ہولتے ہی ہین نہ بہلتے ہین
کلیجے کو مرے ایجان رہ رہ کر مسلتے ہین
ہمارے شعر بہی سب حسن کے سانچے مین ڈہلتے ہین
خطا ہے دلکی مجہپر آپ کیون تیور بدلتے ہین
کہ بے تاثیر دل سے راتدن نالے نکلتے ہین
تو آنکہون سے [illegible] آنسو نکلتے ہین
چہری کو پہیر کر گردن پہ خون تلونسی [illegible] ہین
ابہی کا نام سنکر دل رقیبونکے دہلتے ہین
برنگ شمع دل عشاق کے دن رات جلتے ہین
کہ ہر اک تان سلپٹے [illegible]

بتان سنگدل کے عشق کو چہوڑ و رشید اب تو

کہ تصور سے ہین دل انکے کہین تصویر کہیاتے ہین

رنج و غم سہتے سہے ہین اپنے دلپر سیکڑون
اب تلک ظلم و ستم مجھپر ستمگر سیکڑون

فرقت جانانہ مین رونیسے ہوا پیدا یہ جوش
آنسوون سے ہوگئے پیدا سمندر سیکڑون

راتدن رہتا ہے بس دلمین خیال روے دوست
داغ دل روشن ہوے ہین مثل اختر سیکڑون

آج تک آیا نہ میرے ایک نامہ کا جواب
ذبح کر ڈالے ہین ظالم کبوتر سیکڑون

ضعف سے اک قطرہ خون جسم مین باقی نہین
تو چبھوتا ہے عبث فصاد نشتر سیکڑون

ایک مین حیران نہین ہون حسن اوسکا دیکھکر
دیکہکر حسن کو حیران و ششدر سیکڑون

عاشقان بے گناہ کو قتل او قاتل نکر
ہونگے دامنگیر ورنہ روز محشر سیکڑون

صاف آئینہ ہوا ہرگز نہ مثل روے یار
کوششین کرتا رہا بیجا سکندر سیکڑون

ایک مین محروم ہون اے ساقی پیمان شکن
میکشون کو ملتے ہین محفل مین ساغر سیکڑون

فاتحہ کو جب کبھی آیا ہماری قبر پہ
رکھدیا پہولون کے بدلے اوسنے پتھر سیکڑون

شمع رویونکی جدائی نے جلایا دل میرا
اشک بھی گرنے لگے ہین بنکے اخگر سیکڑون

قد موزون کو تیرے دیکہین جو گلشن مین کبھی
شرم سے کٹ جائین شمشاد و صنوبر سیکڑون

شکوہٴ ناکامی کا میرے سنکے وہ کہنے لگے
اور بھی تجھسے ہین برگشتہ مقدر سیکڑون

اس جگہ سے اب یہ اوٹھنے کے نہین تا روز حشر
تیرے کوچہ مین لگا بیٹھے ہین بستر سیکڑون

واے ناکامی قسمت ایک مین محروم ہون
سونگتے ہین ورنہ گیسوے معنبر سیکڑون

ایک نے پایا نہ محبوب خدا کا مرتبہ
یون تو دنیا مین ہوے پیدا پیمبر سیکڑون

فیض ہے یہ سب جناب شیفتہ کا اے رشید
مدح کرتے ہین جو شعرونکی سخنور سیکڑون

خیالِ زلف مین کب دلکو پیچ وتاب نہین
وہ کون دن ہے جو دلپر میرے عذاب نہین

بنی ہے جان پہ اندیشۂ عتاب نہین
ہمارا ہاتھ نہین آج یا نقاب نہین

جواب دینے پہ یہ مجھسے حکم خاموشی
تمہاری بات کا سچ ہے کوئی جواب نہین

بتاؤ کسلئے پھر بولتے نہین مجھسے
جو مجھپر آپکا ایجان جان عتاب نہین

عبث جوانی پہ کبر و غرور کرتے ہو
قیام جسکو ہو وہ عالم شباب نہین

تیرے فراق مین او ترک رنج و درد والم
وہ ہمنے دل پہ سہے ہین کہ کچہ حساب نہین

خیال عارض وگیسو مین ہے یہ میرا حال
جو دنکو چین نہین ہے تو شبکو خواب نہین

شراب خاک شب ماہ مین پیئین میکش
شریک بزم تو وہ رشک ماہتاب نہین

ہوے ہو صحبت اغیار ہی سے تم بدنام
ہزار حیف تمہین اب بہی اجتناب نہین

کہان یہ جسم مصفا کہان وہ داغی شکل
جو تم سے آنکہہ ملائے قمر کی تاب نہین

رشید رحمت ستار جوش پر ہے آج
شراب خانہ پہ چہایا ہوا سحاب نہین

ضیار خسار دلبر کی نہین ہے ماہ روشن مین
مسی مالیدہ ہونٹون کی نزاکت سوسن مین

خدا کے واسطے بیٹہو نہ تم پہلوے دشمن مین
کہین دہبہ نہ لگ جاے تمہارے رنگ روغن مین

خجل کیونکر نہو طاؤس بجلی کیون نہ شرماے
بلا کی شوخیان ہین اوس پری پیکر کی توسن مین

بتون کی زلف پیچان کا ہوا ہے سر مین کیا سودا
میرا دل مدتون سے پہنس گیا ہے سخت الجہن مین

جہان مین کون ایسا ہے جو دیوانہ نہین اوسکا
محبت اوسکی ساکن ہے دل شیخ و برہمن مین

ہمیشہ آپکی غیرون مین آمدرفت رہتی ہے
خدا کے واسطے چلئے غریبون کے بہی مسکن مین

جنوں کا جوش ہے دم بھر میں ٹکڑے کر کے رکھدونگا
پہنایا ہے عبث حداد تونے طوق گردن میں

اشارے میں مسخر کرلیا دلکو ہزاروں کے
خدا جانے کہاں کا سحر ہے اوس بت کی چتون میں

لحد میں بھی تصور روے جاناں کا نہیں جاتا
کبھی ملتا نہیں ہے عاشقوں کو چین مدفن میں

برش آفت کی ہے شمشیر ابرو میں خداوندا
نہیں دیکھا ہے ایسا کاٹ ہمنے تیغ رہزن میں

رشید اچھا ہے دل بہلانے دشت نجد کو چلیے
جنوں کا جوش ہے دل خاک بہلیگا نہ گلشن میں

رو رہی ہیں آنکھیں میری یار جب ہے تو نہیں
چین فرقت میں کسی صورت کسی پہلو نہیں

کوئی کہتا ہے نشان اور کوئی کہتا ہو ہلال
عارض دلدار پر دونوں طرف ابرو نہیں

دشت و صحرا میں پھراتی ہے محبت چشم کی
تیرے دیوانے سے واقف کونسا آہو نہیں

مشک و عنبر سنبل و ریحان کو سونگھا ہے بہت
نام کو خوشبو ہے لیکن نکہت گیسو نہیں

ہو گئیں ہیں خشک ایسی روتے روتے چشم میں
ایک بہی آنکھوں میں باقی نام کو آنسو نہیں

نکہت گیسوے جاناں بچ مرے دل میں بسی
کیا میں سونگھوں مشک و عنبر اسمیں وہ خوشبو نہیں

آگے ترے شکل خورشید تو ہے شرمسار
ماہ میں تیری مثال حسن اے مہرو نہیں

ہجر میں صدموں نے ایسا کر دیا ہے منتشر
رہتی ہے خاطر پریشاں دل میرا یکسو نہیں

اے خیال یار تجھ سے ہے سہارا زندگی
دم رہے ہو نیوالا ایک دم بھی تو نہیں

یار کی فرقت میں دل بہلے گا میرا کس طرح
میرے پہلو میں کوئی ہمدم نہیں دلجو نہیں

تیری الفت میں کبھی ہوتے نہ ہم بے اختیار
کیا کریں مجبور ہیں دل پر کوئی قابو نہیں

سیر گلشن کا مرے دلکو مزہ حاصل ہو گیا
خار غم سینے میں ہے ہمراہ وہ گلرو نہیں

حق تعالی سے مدد ہر کام میں مانگو رشید
اس سے بہتر کامیابی کا کوئی پہلو نہیں

اے گرہنستا ہوا وہ شوخ دوران باغین
شرم سے ہو شرمندہ ہو ں گلہائے خندان باغین

فصل گل میں انکو گر ہوتا میسر وصل گل
پھر نہ رہتیں بلبلیں زنہار نالان باغین

آ نیوالا ہے پئے گلگشت کیا وہ شمع رو
شام سے پر نور ہیں سرو چراغان باغین

پھول ہوں یا بلبلیں ہوں سرو ہوں یا قمریاں
سب ہیں پامال قد و رخسار جانان باغین

یاد گیسوے صنم رہتی ہے دلمیں روز و شب
دیکھکر سنبل کو ہوتا ہوں پریشان باغین

سیر کرنے رات کو آیا جو وہ رشک قمر
باغبان سمجھا کہ نکلا ماہ تابان باغین

چار دن کے واسطے ہے لالہ و گل کی بہار
شوق سے جائیں پئے تفریح نادان باغین

ایکدن آئے پئے تفریح گر وہ رشک گل
پھول سارے شرم سے ہوجائیں پنہان باغین

ایک نظر دیکھے اگر رفتار جانان کو کبھی
پھول جائے چال کو طاؤس قدسان باغین

بوستان کی سیر میں ہمکو جو سیب آئے نظر
یار کا یاد آگیا سیب زنخدان باغین

باغین آتا ہے وہ گلرو چلو تم بھی رشید
پورے ہوں شاید تمہارے دل کے ارمان باغین

ردیف واو مہملہ

بزم جاناں میں نہیں ہوش تکلم مجھکو
بے تربان کہنے لگے لیجئے مردم مجھکو

اپنے کو ڈھونڈتا ہوں اور نہیں پاتا ہوں
جلوہ یار نے اسطرح کیا گم مجھکو

غیر تلکن ہے چیٹے بادہ کشی اے واعظ
شوق کھینچے لئے جاتا ہے سوئے خم مجھکو

رنج سہتا ہوں میں فرقت میں بڑی مدت سے
وصل سے اب تو بہلا شاد کرو تم مجھکو

خیال رکھتا ہے شب و روز تصور دل میں
کیا بہلی آے نظر صورت انجم مجھکو

آہ و زاری سے ہے بس کام تری فرقت میں
نام کو بھی نہیں آتا ہے تبسم مجھکو

میٹھی باتوں سے میری جان پہ بن جائیگی
مار ڈالیگا تیرا لطف تکلم مجھکو

جان دم بھر میں پھر آجائے تن بیجا میں
آکے وہ رشک مسیحا جو کہے قم مجھکو

شب ہجران میں جو اشکوں کا چڑھا ہے دریا
مثل امواج کے رہتا ہے تلاطم مجھکو

عشق دلبر کو نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑیگا رشید
دل میں جو آئے وہ کہتے رہیں مردم مجھکو

ہجر میں مجھکو رولایا نکرو
میری باتوں کو اوڑایا نکرو

مانو کہنے کو میرے بہر خدا
سب کو گھر غیر کے جایا نکرو

جان دیگا یہ تمھارے در پہ
اپنے عاشق کو رولایا نکرو

قابل رحم ہے حالت میری
مجھکو ہر وقت رولایا نکرو

گھٹ کے دم تن سے نکل جائیگا
اپنے چہرہ کو چھپایا نکرو

بیٹھنے دیجیے اے حضرت دل
مثل مجنون کے پھرایا نکرو

ہجر جانان میں شب و روز رشید
اشک آنکھوں سے بہایا نکرو

خداوندا کسی دلبر کا دل ہرگز نہ پتھر ہو
رہے خوش وصل مین عاشق جدائی مین ہو مضطر

نہ قاتل ہو نہ تم جلاد ہو تم میرے دلبر ہو
ارادہ کیا ہے کیون تولے ہوے ہاتھ مین خنجر ہو

الٰہی خانۂ تاریک روشن ہو منور ہو
منور ہو تو رخسارِ جانان سے میرا گھر ہو

شرارت آئینہ کی یہ ہے کیونکر دیکھتا آئینہ
جمال حسن اپنا دیکھکر تم آپ ششدر ہو

مرے دلکو مزے پھر ہو گئے حاصل وہی دنیا کے
خدا ہی مہربان ہوا اور میسر وصل دلبر ہو

روان رہتے ہین آنسو رات دن اب جوش طوفان ہے
ہماری چشم گریان کے مقابل کیا سمندر ہو

تمہارا چاند سا چہرہ صنم کیا ہی چمکتا ہے
پری ہو حور ہو غلمان ہو یا ماہِ انور ہو

میرے محبوب کا بوٹا سا قامت کیا ہی زیبا ہے
مقابل اسکے پھر گلشن مین کیا سرو صنوبر ہو

کوئی تاثیر کی صورت نہین ہے آہ سوزان مین
بھلا اوس حور وش کا موم دل پھر خاک پتھر ہو

تیری محفل مین کب سے منتظر بیٹھا ہون اے ساقی
خدا کیواسطے اب تو عنایت ایک ساغر ہو

رشید خوش بیان کیا خوب لکھی ہے غزل تمنے
یقین ہے جسکو سنکر مدح خوان ہر اک سخنور ہو

رات دن فرقت مین رہتا ہون ششدر دوستو
حالِ دل اپنا کہون کیا خاک پتھر دوستو

کیا کسی کے قتل کا اوسکا ارادہ پھر ہوا
کیون کہڑا ہے وہ ستمگر لیکے خنجر دوستو

باغ مین جو قامت محبوب یاد آیا مجھے
دیر تک روتا رہا زیر صنوبر دوستو

دشت کو جاؤن کہ جاؤن باغ یا صحرا کو جاؤن
دلکو گھبرانے لگی ہے یاد دلبر دوستو

کوچۂ جانان ملے جنت سے ہمکو کیا غرض
گلشنِ جنت نہین ہے اس سے بڑھکر دوستو

شرم سے خورشید بھی بس ابر مین چھپ جائیگا
جب نظر آئیگا اوسکا روے انور دوستو

گھٹاتے ہین وہ الطاف و کرم آہستہ آہستہ
بڑھاتے ہین وہ بیداد و ستم آہستہ آہستہ

بڑھاتے ہین محبت کو جو ہم آہستہ آہستہ
کشیدہ ہوتے ہو تم اے صنم آہستہ آہستہ

فراق یار نے ایسا کیا ہے ناتوان مجکو
کہ چل سکتا نہین ہون دو قدم آہستہ آہستہ

دل مضطر میرا رہ رہکے سینہ مین اوچھلتا ہے
وہ بت زلفون مین جب دیتا ہے خم آہستہ آہستہ

جو وہ رشک مسیحا اب عیادت کو نہ آئیگا
نکل جائیگا بس فرقت مین دم آہستہ آہستہ

اشارے ابروونکے قتل کو جلاد کافی ہین
نہ پھیر اب حلق پر تیغ دو دم آہستہ آہستہ

خدا کی یاد اسمین ہے تو بتکی شکل اوسمین ہے
دل و دیدہ ہوے دیر و حرم آہستہ آہستہ

تمنائے وصال یار اک دن بہی نہ بر آئی
گئے عاشق سوے ملک عدم آہستہ آہستہ

اگر مین چہیڑتا ہون وصل کی شب مین تو گہبرا کر
وہ اپنے سرکی دیتے ہین قسم آہستہ آہستہ

رشید ایذائے فرقت سے نہ گہبراؤ نہ گہبراؤ
کہ ہونگے دور دل سے رنج و غم آہستہ آہستہ

اک بار نظر آئے گر صورت جانانہ
پہولے نہ سمائیگا یہ عاشق دیوانہ

احوال جدائی کا جب مینے کہا اوس سے
اوسنے یہ کہا سنکر بیکار ہے افسانہ

مخمور ہین سب میکش محفل مین تری ساقی
افسوس نہین تو نے مجکو دیا پیمانہ

پوچھیگا غریبونکو کسواسطے او ظالم
ہے وضع تری بانکی اور ٹھاٹھ ہے شاہانہ

ہون دین کے دنیا کے اسوقت مزے حاصل
پہلو مین ہو جو ساقی گر دست مین ہو پیمانہ

بدنامی تمہاری ہے پچتاؤگے تم آخر
دشمن سے عبث ایجان تم کرتے ہو یارانہ

احسان ہین تیرے بیحد ایجان جہان مجہپر
مجھسے نہ ادا ہوگا ہرگز ترا شکرانہ

کیون فکر وتردد ہو کیون رنج ہو کیون غم ہو — پہلو مین اگر میرے بیٹھا ہو وہ جانانہ

عابد ہو کہ زاہد ہو مطلب نہین دونون سے
مذہب ہے رشید اپنا شیخ پوچھئے زندانہ

ردیف یاے تحتانی

صورت یار اگر ایک نظر دیکھین گے — جلوۂ طور کو بے پردہ بشر دیکھین گے

قد موزون تیرا عشاق اگر دیکھین گے — پھر نہ شمشاد وصنوبر کے شجر دیکھین گے

بھول جائیگا غم ہجر دل مضطر سے — مہربانی سے اگر آپ ادہر دیکھین گے

دیکھہ لینا جو شب وصل مین نکلی آواز — اپنی گردن پہ چھری مرغ سحر دیکھین گے

خشمگین صورت جانان ہے خدا خیر کرے — نظر قہر سے وہ آج کدہر دیکھین گے

آپکے گیسو ورخسار کو اے جان جہان — وہ بھی دن آئیگا ہم شام وسحر دیکھین گے

شرم سے کبک دری پھر نہ اوٹھائینگے قدم — تیری رفتار جو اے رشک قمر دیکھین گے

وصل اوس غیرت گل سے ہو یہی ہے کوشش — کبھی اس محنت وکوشش کا ثمر دیکھین گے

پھر کرینگے نہ کبھی باغ جنا کی خواہش — کوچۂ یار کو جب ایک نظر دیکھین گے

یار کا دل نہ جلے یہہ تو نہین ممکن ہے — آہ سوزان کا کبھی اپنے اثر دیکھین گے

میرے شعرون مین کوئی عیب رہیگا نہ رشید
حضرت شیفتہ جب ایک نظر دیکھین گے

دل ناشاد کو ہے کام وہان جانیسے
اوس جفاجو کو ہے انکار یہان آنیسے

عشق دلبر نہ چھپا ہے نہ چھپیگا مجھسے
ناصحو فائدہ کیا ہے مرے سمجھانیسے

تو ڈراتا ہے عبث واعظ سنا کر مجھکو
مین نہین اوٹھنے کا ناصح کبھی میخانیسے

اتنو بیٹھو میرے پہلو مین شب وصلت ہی
کام اسوقت بگڑ جائیگا شرمانیسے

ایک بوسہ پہ یہ انکار ہے اللہ اللہ
فائدہ عاشق بیمار کے ترسانیسے

جو کہوگے وہ ہم آنکھون سے بجا لائینگے
کون باہر ہے بہلا آپکے فرمانیسے

وصل دلبر ہے مقدر مین تو ہوئیگا رشید
فائدہ کچہ نہین ہر وقت کے گہبرانیسے

پہلو مین نہین ہے دل مضطر کئی دنسے
دیکہا جو نہین چہرۂ دلبر کئی دنسے

رہتی ہے جدا یادِ رخ دلبر کئی دن سے
دل سینہ مین رہتا ہے منور کئی دنسے

ہمکو نہین معلوم کسے قتل کرینگے
باندہے ہوسے پہیر لیتے ہین خنجر کئی دنسے

روح اپنی کہین جسم سے پرواز نکر جائے
آتا نہین وہ شوخ ستمگر کئی دن سے

للہ کبہی وصل سے دل شاد کرو تم
بیتاب ہے یہ عاشق مضطر کئی دنسے

خونناب سے چشم کے پیالے بہرے ہین
دیکہی جو نہین صورت ساغر کئی دنسے

گلشن مین جواب اوس گل رعنا کی ہی آمد
سر اپنا جہکاتا ہے صنوبر کئی دن سے

مژگان صنم کا مجہے رہتا ہے تصور
سینہ مین چہبا کرتے ہین نشتر کئی دنسے

ان شعلہ رخون نے مجہے ایسا ہے جلایا
دل سینہ مین ہے صورت اخگر کئی دنسے

شوخی نے تیری نام خدا نام نکالا
شہرہ ہے تیرے حسن کا گہر گہر کئی دنسے

حیران ہوں پریشان ہوں تجسس میں شب و روز
ملتا ہی نہیں خانۂ دلبر کئی دن سے

معلوم نہیں وہ ادہر آئیں کہ نہ آئیں
وعدے تو رہا کرتے ہیں اکثر کئی دن سے

سوتا نہیں پہلو میں وہ ماہ فلک حسن
طالع نہیں ہوتا مرا اختر کئی دن سے

وہ شوخ ہے اور سامنے آئینہ ہے دن رات
حیران ہے اب رخ سکندر کئی دن سے

کیوں چار طرف پھرتے ہو گھبرائے ہوئے تم
پاتے ہیں رشید آپکو ششدر کئی دن سے

کشتۂ ناز ہوئے جور و جفا سے پہلے
مر گئے تیری محبت میں قضا سے پہلے

اے بتو ہجر میں جو تمنے مصیبت دی ہے
روز محشر یہ کہوں گا میں خدا سے پہلے

تجھکو منظور ہے قاتل تو مجھے قتل ہی کر
ہاتھ رنگین تیرے ہو جائیں حنا سے پہلے

وصل دلبر کا عجب شوق ہوا ہے دلکو
ہاتھ اوٹھتے ہیں میرے وقت دعا سے پہلے

بوسۂ سیب ذقن اوسنے دیا ہے دم نزع
جان بلب ہم ہوئے افسوس دوا سے پہلے

بس جوان ہوتے ہی کہنے لگے عشاق ظالم
کوئی آگاہ نہ تھا جور و جفا سے پہلے

حشر برپا کیا رفتار نے تیری اے شوخ
دل لپٹتے تھے نہ دامان قبا سے پہلے

ناتوان ہجر میں تھا وصل نے صحت نہ دی
گر گیا کام مرض آہ شفا سے پہلے

کثرت شوق سے اوڑ نکلیگا آمادہ رشید
نامہ پہونچیگا میرا جا کے صبا سے پہلے

بزم عشاق میں جو آ بیٹھے
فتنۂ تازہ وہ اوٹھا بیٹھے

دردِ دل ہم جو کچھ سنا بیٹھے — مسکرا کر وہ منہ پھرا بیٹھے

آپ کے منتظر ہین سب عاشق — دیکھئے کیسے جا بجا بیٹھے

کچھ تو فرمایئے برائے خدا — آج کیون ہمسے ہو خفا بیٹھے

سبز رنگون کے عشق مین آخر — ہم بھی گھبرا کے زہر کھا بیٹھے

سرد مہری سے ان حسینو نکی — آتش عشق ہم بجھا بیٹھے

وصل دلبر کا ہر گھڑی ہے خیال — ہائے کیون اپنا دل لگا بیٹھے

آج آنا ہے اس طرف دشوار — پاؤن مین وہ حنا لگا بیٹھے

عشق مین تیرے اے پری پیکر — دلکو دیوانہ سا جلا بیٹھے

دام گیسو مین آہ بے سمجھے — طائر دلکو ہم پھنسا بیٹھے

راز الفت رشید نے نہ کہا
پوچھنے کو جو آشنا بیٹھے

انسان کو غور عشق حقیقت مین چاہئے — لیکن سکوت جذب کی حالت مین چاہئے

ایجان یہ بے رخی تو نہ وصلت مین چاہئے — عاشق کا کچھ تو پاس طبیعت مین چاہئے

ہو جائیگا کبھی نہ کبھی کیون ہے اضطراب — اے دل وصال یار کا قسمت مین چاہئے

صورت دکھا تو بہر خدا وقت نزع ہے — ایجان رحم ایسی مصیبت مین چاہئے

شکوہ جو مینے ظلم کا اُس شوخ سے کیا — ہنسکر کہا کہ داد قیامت مین چاہئے

وہ پوچھتے ہین حالت دل مجھسے بار بار — کہتے ہین پھر کہ درد محبت مین چاہئے

اتنا زبان سے کہدے تو اے غیرت مسیح — کبتک یہ جانکنی مجھے فرقت مین چاہئے

کافی ہے کوئے یار مین مسکن ہو گر میرا
جائے قیام مجکو نہ جنت مین چاہیئے

مین اور تم ہو آؤ خدارا گلے ملو
اتنی حیا و شرم نہ وصلت مین چاہیئے

دل پہنس گیا ہے کاکل دلبر کی جال مین
امید مخلصی کی قیامت میں چاہیئے

مدت کے بعد آئے ہو دو دن رہو یہان
جلدی نہ اتنی آپکو رخصت مین چاہیئے

عیش و طرب مین غمکو نہ بہولے کبہی بشر
رنج و الم کا دہیان بہی راحت مین چاہیئے

ایذائے یار کا متحمل ہو عشق مین
انسان کو خلوص محبت مین چاہیئے

مشکل وہ کونسی ہے جو حل ہو نہ اے رشید
ہمت مگر ضرور طبیعت مین چاہیئے

خدا کرے تجھے ملجائے ماہرو کوئی
تو اپنے دلکی کہون اوس سے آرزو کوئی

نکالتے ہو بہت حسرتین رقیب کی تم
نکالو اب دل شیدا کی آرزو کوئی

قسم خدا کی ہو پہر لطف زندگی حاصل
کہ مے ہو پینے کو اور پاس ماہرو کوئی

تمہین بتاؤ کہ پہر اور کس سے دل لگائین
نہ خوش گلو کوئی تم سا نہ خوبرو کوئی

ارے میرا دل بیتاب کیون ستاتا ہے
جہان مین پائیگا عاشق نہ مجھسا تو کوئی

مجھے تھا خوف عدو اونکو تہا سحر کا ڈر
شب وصال مین نکلی نہ آرزو کوئی

تمہارے ہجر مین یہ حال عاشقونکا ہے
کوئی تو روتا ہے پہرتا ہے کو بکو کوئی

کہین نشان نہین ملتا ہے کوئے قاتل کا
جہان مین خاک کرے اسکی جستجو کوئی

غرض نہین مجھے واللہ اہل دنیا سے
نہ دوست ہے کوئی میرا نہ ہے عدو کوئی

تمہارے سر کی قسم جھوٹ مین نہین کہتا
سوائے وصل نہین دلمین آرزو کوئی

جو ذکر وصل کا چھیڑا تو ہنس کے وہ بولے
رشید کیجئے اب اور گفتگو کوئی

فرقت جانان مین ایسی میری حالت ہو گئی
دوستون کو بھی میری صورت سے نفرت ہو گئی

اسقدر الفت تری اے ماہ طلعت ہو گئی
حور و غلمان سے دل وحشی کو نفرت ہو گئی

دیکھتے ہی قامت محبوب کے سرو چمن
بس زمین مین گڑ گیا طاری خجالت ہو گئی

محفل عشاق مین آیا جو وہ رشک پری
راہ مین رفتار سے برپا قیامت ہو گئی

اور کیا کہنا سنو گے عاشق ناشاد کا
ایک بوسہ مانگنے پر مجھسے نفرت ہو گئی

جب شب وصلت لپٹتا ہون تو مجھسے کہتے ہین
بس انہین باتون سے تیری ہمکو نفرت ہو گئی

جستجوے وصل دلبر ہی مین رہتا ہے مدام
کچھ عجب میرے دل مضطر کو وحشت ہو گئی

طعنۂ اغیار فکر وصل جانان درد ہجر
عشق مین نازل مصیبت پر مصیبت ہو گئی

حال دل مجھسے خدارا کچھ تو کہئے اے رشید
مضطرب ششدر پریشان کیون طبیعت ہو گئی

ہاتھ مین جلاد کے خنجر بھی ہے شمشیر بھی
اور ادھر سپر ہے ستم پیشہ تیر تقدیر بھی

عاشق صادق ہین تیرے جان سے حاضر ہین ہم
سر جھکا لینگے نہ او قاتل تہ شمشیر بھی

کوئی دم مین ہے میرے جینے کا قصہ فیصلہ
کھینچ لی ہے میان سے جلاد نے شمشیر بھی

فکر وصل یار مین زائل ہوئے ہوش و حواس
بن نہین آتی ہے مجھسے اب کوئی تدبیر بھی

زندگی بھر مین نہین عاشق مین کچھ اوس شوخ سے
قبر مین لیجائینگے ہم یار کی تصویر بھی

بیخودی مین لے لیا بوسہ کیا اتنا قصور
قید کے لایق بھی ہون مین قابل تعزیر بھی

جان پروانہ کی آفت میں پھنسی آتش عشق
صبح کا کھٹکا یہی ہے اندیشۂ گلگیر بھی

تا کجا ایمائے ابرو اب ہو ایمائے مژہ
چل چکیں تلواریں مجھ پر اب چلیں کچھ تیر بھی

اسطرف دیکھئے اگر دلبر نگاہ لطف سے
پھر تو بن جائے ابھی بگڑی ہوئی تقدیر بھی

دین و دنیا کے مزے اوسوقت عاشق کو ملیں
مہربان ہو جب خدا اور وہ بت بے پیر بھی

اسقدر سودا بڑھا ہے عشق جاناں کا رشید
پاؤں تک آتے ہوئے غل کرتی ہے زنجیر بھی

پھرتے پھرتے اب جو پھر آئے ہیں بن میں آبلے
میرے پاؤں میں پڑے تھے کب وطن میں آبلے

کسقدر سوزش تھی آب خنجر جلاد میں
پڑ گئے عشاق کے زخم کہن میں آبلے

عشق گیسو میں کیا کرتا ہوں چکر رات دن
کھینچ کر لیجائینگے ملک ختن میں آبلے

آتش ہجر صنم سے جسم میرا جل گیا
ساتھ میرا دیں گے کیا مر کر کفن میں آبلے

آہ سوزاں کی حرارت سے خدا ہی کی پناہ
اب نظر آنے لگے کام و دہن میں آبلے

پڑ گئے ہیں پاؤں میں چھالے تلاش یار میں
دوست بنکر ساتھ ہیں رنج و محن میں آبلے

واہ کیا عشق بتان شمعرو کا ہے اثر
پڑ گئے ہیں صاف جسم برہن میں آبلے

شعلہ رویوں کی محبت میں یہ حالت ہو گئی
ہیں سراسر آہ سوزاں سے بدن میں آبلے

اوس پری نے کیا نگاہ گرم سے دیکھا رشید
دیکھتا ہوں جسم اہل انجمن میں آبلے

چمن میں بارش ابر بہار دیکھ چکے
بہار میں کرم کردگار دیکھ چکے

نہ دیکھا ایک طرحدار یار کے مانند
حسین جہان مین یون تو ہزار دیکھ چکے

دم آخیر کبھی آسکے نہ پس مرہائے نہین
وہ بعد مرگ ہمارا مزار دیکھ چکے

نگار حسرت سے تم ایک مرتبہ دیکھو
نگاہ حسرت سے ہم لاکھ بار دیکھ چکے

ہمارے پاس بھی آؤ صنم برائے خدا
لبوں پہ دم ہے بہت انتظار دیکھ چکے

کیا نہ ایک بھی وعدہ تمام عمر وفا
ہزارون آپکے قول و قرار دیکھ چکے

وہ آج بیٹھے ہین محفل مین تان کر ابرو
قسم علیؑ کی کہنچی ذوالفقار دیکھ چکے

کبھی نہ دیکھینگے طاوس کبک کی رفتار
جو اک نظر بھی رفتار یار دیکھ چکے

پہنسا لیا ہے میرے دلکو زلف مین تمنے
اسیر دام مین اپنا شکار دیکھ چکے

بہار مین نہ پلائی شراب اے ساقی
بس آج ظرف تیرا بادہ خوار دیکھ چکے

چمن کی سیر مین پہولون کا اور بلبل کا
غرور دیکھ چکے انکسار دیکھ چکے

خیال عارض پر نور یار مین برسون
جلا کے دلکو بسان چنار دیکھ چکے

خدا کیواسطے پہلو کو اب کرو آباد
کہ میرے دلکو بہت بیقرار دیکھ چکے

رہا نہ عیب کسی طرح کا غزل مین رشید
جناب شیفتہ جب ایک بار دیکھ چکے

چاند سی شکل کو مجھسے نہ چھپانا پیارے
دل عاشق کا نہین خوب ستانا پیارے

کبھی سن لیجئے عاشق کا فسانا پیارے
چہوڑئے چہوٹے سے باتون مین اڑانا پیارے

بعد مدت کے جو آئے ہو رہو بہر خدا
کیجئے اتنو نہ جانیکا بہانا پیارے

دربدر کوچہ و بازار مین پہرتا ہون ظلم
کیا بتاؤن تمہین رہنے کا ٹہکانا پیارے

اسمین ہے آئینہ سپھر عکس تری صورت کا
دل میرا بنگیا ہے آئینہ خانہ پیارے

دولت وصل تیری تجکو میسر ہو جائے
مین یہ سمجھون کہ ہے قارون کا خزانا پیارے

آتش رشک و حسد سے نہ جلے کیون سوزن
دیکھکر ہوٹون پہ مسی کا جمانا پیارے

زلف پرخم ہین جو مدت سے نہین تو نے کیا
رنج و اندوہ سے صد چاک ہے شانا پیارے

خاک ہو جائیگا جل جل کے مرا جسم نزار
آتش ہجر مین تجکو نہ جلانا پیارے

مین وہ ہون عاشق صادق نہ پھرون تجسے کبھی
تجسے برگشتہ ہو گر سارا زمانا پیارے

طاق ابرو کو ترے گر مجھے اللہ دکھائے
سجدۂ شکر کرون پڑھکے دوگانا پیارے

نازکیون کر نہ کرون اپنی طبیعت پہ رشید
میرے اشعار کو سنتا ہے زمانا پیارے

مرتے ہین یار پہ ہم دیکھئے کیا ہوتا ہے
نام الفت کا وہ سنتے ہی خفا ہوتا ہے

دل شب وصل مین پہلو سے جدا ہوتا ہے
جو مقدر کا لکہا ہے وہ وفا ہوتا ہے

ستم اگر بوسۂ عناب لب شکرین دو
ایک بیمار محبت کا بہلا ہوتا ہے

ہم کیا کرتے ہین تدبیر وصال جانان
دیکھئے کون سے دن بخت رسا ہوتا ہے

کہینچ کر حلق پہ جلاد نے رکہدی تلوار
اب کوئی آن مین سر تن سے جدا ہوتا ہے

بد مزاجی جو یہی ہے تو خدا خیر کرے
سیدہی باتون پہ بھی سرگرم جفا ہوتا ہے

دلکو کہینچے لئے جاتا ہے خیال گیسو
آج بیچارہ گرفتار بلا ہوتا ہے

بوسۂ سیب ذقن دینے مین کیون ہے انکار
تمسے بیمار جو خواہان شفا ہوتا ہے

سخت ازیست کی امید نہین تجکو رشید

عشق اصنام حقیقت مین برا ہوتا ہے

ہماری جان کو الجھن پڑی ہے — یہہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے

جو ہے سب بے مثل تا کا اوس حسین کو — ہماری بہی نظر کیسی لڑی ہے

دو بالا حسن ہو گر پان کہاؤ — جمی تو خوب مسی کی دھڑی ہے

بسان مار اس چوٹی مین ہے زہر — نہین نافع کوئی بوٹی جڑی ہے

عدم کو جائیگا عاشق تمہارا — اجل اب سامنے آکر کہڑی ہے

گئے ہین دار دنیا سے لحد تک — ابہی اک اور منزل بہی کڑی ہے

وصال یار سے دل شاد کر دے — دعا میری خدایا ہر گہڑی ہے

رہے شاہ دکن یارب سلامت — کہ اسمین عدل کی قوت بڑی ہے

رشید اچہی غزل لکہی ہے تمنے
طبیعت خوب ہی اسمین لڑی ہے

کون آتا ہے کون آتا ہے — دل یہ بہولے نہین سماتا ہے

بے بلائے وہ پاس آتا ہے — جذب دل کچہ اثر دکہاتا ہے

تیری الفت مین یون ہی روتے ہین — چہیڑ کر کیون ہمین رلاتا ہے

یار کا کچہ پتا نہین ملتا — دربدر دل مجہے پہراتا ہے

فکر کرتے ہین وصل جانان کی — دیکہئے کیا خدا دکہاتا ہے

گردش بخت مین پہنسے ہین ہم — خضر رستہ عبث دکہاتا ہے

ہجر مین خون اپنا پیتے ہین — ساقیا مئے کسے پلاتا ہے

اے خدا اب تو وصل جانان ہو
ہجر مجھکو بہت ستاتا ہے

ذکر بوسہ جو لب پہ لاتا ہون
تو ہنسی مین مجھے اوڑاتا ہے

ہجر مین زندگی سے دل ہوا دق
زہر کہا جا یہین دلمین آتا ہے

عیش کے دن رشید ہین نزدیک
آپ کو یار اب بلاتا ہے

چمن ہے یا رہے اندی گہٹا ہے
ہماری حال پر فضل خدا ہے

ہمارا یار کیون ہمسے خفا ہے
کہو کچہ دوستو تمنے سنا ہے

یہ رونا رات دن کا کیا کریگا
میرے اشکون سے اب طوفان اوٹہا ہے

ملے بوسہ مجھے عناب لب کا
یہی بیماری دل کی دوا ہے

پڑے رہتے ہین بیماران الفت
تمہارا گھر یہی کیا دار الشفا ہے

خطا کچہ بہی نہین ہے تم خفا ہو
ستم بیجا یہ تجپر دلربا ہے

ملادے اوس پری پیکر سے مجکو
خداوندا یہ میری التجا ہے

عداوت کرکے دشمن کیا کریگا
کہ مجپر مہربان میرا خدا ہے

محبت جس سے کی دشمن ہوا وہ
میری قسمت مین کیا یونہی لکہا ہے

یہ مجھسے دوستو کیا پوچہتے ہو
پریشان کیون تمہارا دل ہوا ہے

کہون کیا تمسے مین احوال اپنا
کہ دل کے راز کا افشا خدا ہے

محبت کی تہی جس سے اوگرسے
اوسیکے ہجر مین دل مبتلا ہے

ہوا کیا وصل اک آفت ہی آئی
بس الفت کا نتیجہ ہی برا ہے

خداوندا محبت سے ہے کہ ہے آگ | کہ اس سے عاشقوں کا دل جلا ہے

محبت سے رشید اب باز آؤ
تمہارے واسطے یہہ اک بلا ہے

سکھانے سے عدو کے وہاں عداوت اور ہوتی ہے | یہاں اونکے بگڑنے سے محبت اور ہوتی ہے
جواب نامہ بھی ہر چند ہے تسکین کا باعث | جو وصل یار ہوتا ہے مسرت اور ہوتی ہے
ہمیں دشمن جو اوس بت سے برائی میری کرتے ہیں | خدا کا شکر ہے مجھسے محبت اور ہوتی ہے
خدا جانے کہ کیا انکا سحر ہے انداز جانانمیں | کہ اوسکی چھیڑ کیاں دینے سے الفت اور ہوتی ہے
زمانہ کی دو رنگی کا اثر ہے ان حسینوں میں | جو سیرت اور ہوتی ہے تو صورت اور ہوتی ہے
خدا کے واسطے میری نظر کے سامنے رہئے | تمہارے منہ چھپانے سے تو وحشت اور ہوتی ہے
مریض عشق ہوں کیا فائدہ ہو ان دواؤں سے | دوا سے اور دلمیں اپنے شدت اور ہوتی ہے
خداوندا حسینوں کا لڑکپن پھر غنیمت ہے | جوان ہوتے ہیں تو انمیں شرارت اور ہوتی ہے
شب وصلت اگر اونسے لپٹتا ہوں تو کہتے ہیں | انہیں باتوں سے تیری ہمکو نفرت اور ہوتی ہے

جو جیتے ہیں تو دیکھیں گے رشید نیم جان ہم بھی
فراق یار میں کیا کیا مصیبت اور ہوتی ہے

بہی سے حور سے غلمان سے حسن یار عالی ہے | خدا نے شکل اوسکی نور کے سانچے میں ڈھالی ہے
نہ اگلی مہربانی ہے نہ وہ لطف و کرم مجھپر | مزاج یار ان روزوں کچھ ایسا لاابالی ہے
جفا و ظلم بھی کرتے ہو اور اولٹے بگڑتے ہو | زمانہ سے جدا تمنے روش اپنی نکالی ہے

یہی پہچان ہے قاصد ہمارے سرو پیکر کی
رسیلی آنکھ ہے بانکی ادا ہے خورد سالی ہے

جفا سے یار کا شکوہ نہ کیجیو عاشقو تمسکو
جہاں میں کون ایسا ہے جو اندوہ سے خالی ہے

غنیمت جان غافل زیست نیک اعمال صالح کر
یہاں جو چیز ہے وہ اک نہ اک دن جانیوالی ہے

نہ پوچھیگا کبھی وہ حال بیماران الفت کا
مزاج اوسکا ہے بے پروا طبیعت لاابالی ہے

جو چھیڑا ذکر بوسے کا بنا کر منہ بگڑ بیٹھے
رکھائی سے بناوٹ سے ہماری بات ٹالی ہے

خجل کبک دری ہے دیکھ کر طاؤس نادم ہے
زمانہ سے تیری رفتار او دلبر نرالی ہے

رشید ناتوان وہ سیمبر آیا ہے ملنے کو
طبیعت ہے میری بشاش صورت پر بحالی

بجور گردون سے فقط کیا باغبان گردش میں ہے
فصل گل گردش میں ہے فصل خزان گردش میں ہے

محفل جانان میں ہرگز پاؤن رہ سکتے نہیں
آج کل بیشک نصیب دشمنان گردش میں ہے

باغ میں باد خزان چلتی ہے آندھی کیطرح
بوستان میں بلبلونکا آشیان گردش میں ہے

چشم فتان کی محبت میں یہ نقشہ ہو گیا
آہ سوزان کا ہے ہر دم دھوان گردش میں ہے

کچھ نہ پوچھو حال بیماران چشم یار کا
راتدن تقدیر مثل آسمان گردش میں ہے

کیون برائی سرکشون کی کرتے ہو اے واعظو
عیب گوئی پر تمہارے کیا زبان گردش میں ہے

ہر کس و ناکس لگاتا ہے لحد کو ٹھوکرین
بعد مرنے کے بھی خاک بیکسان گردش میں ہے

حیف ہے یہہ بھی پڑے چکر میں مرتے ہی مرنے
حسرت و اندوہ غم کا کاروان گردش میں ہے

کیا کرین جوش جنون میں دل ٹھہرتا ہی نہیں
ورنہ یہ معلوم ہے ہمکو زمان گردش میں ہے

سینے دیکھا ہے صنم تجکو حنا ملتے ہوئے
راتدن ہر وقت چشم خون چکان گردش میں ہے

ہجر لیلی مین رہا کرتی ہے وحشت راتدن
اسلئے صحرا مین قیس سخت جان گردش مین ہے

زال دنیا کو خدا سمجھے کہ جسکے واسطے
دیکھیے جس سمت ہر پیر و جوان گردش مین ہے

مر کے بھی ملتا نہین ہے کوئے جانانہ کا پتہ
روح شیدا کی پئے باغ جنان گردش مین ہے

ہجر مین کوہ تحمل بھی رفو چکر ہوا
کیا تماشا ہے کہ یہ کوہ گران گردش مین ہے

انقلابات زمانہ سے نہ گھبرا اے رشید
جو کہ زندہ ہے وہ زیر آسمان گردش مین ہے

جب کبھی وہ رونق افزائے گلستان ہو گئے
لالہ و گل عارض رنگین پہ قربان ہو گئے

مصحف روے بتان حور پیکر دیکھکر
اپنا مذہب چھوڑ کر ہندو مسلمان ہو گئے

جبسے دل شیدا ہوا ہے سرخ ہوکر تیرے
سنگ میری آنکھ مین لعل بدخشان ہو گئے

کیا صلہ ہمکو ملا اپنی وفاداری کا واہ
غیر اور ہم اونکی نظرون مین یکسان ہو گئے

وصل کی شب مین وہ فرماتے ہین مجھسے باربار
آج تو پورے تمہارے دل کے ارمان ہو گئے

باغ ہستی مین کسیکا بھی پتہ ملتا نہین
ملکے مٹی مین نہان گور غریبان ہو گئے

عشق مژگان کھینچکر سوئے بیابان لے گیا
پار میرے پاؤن کے خار مغیلان ہو گئے

حقتعالی نے تجھے وہ حسن بخشا اے پری
حور و غلمان دیکھکر صورت کو حیران ہو گئے

دیکھئے گھر تک میرے آتے ہین اب بھی یا نہین
راستے مین آج اونسے عہد و پیمان ہو گئے

باغ مین تنہا ہوا آیا جو وہ گل پیرہن
سرنگون تعظیم کو سرو گلستان ہو گئے

ایکدم جس سمت اوسکا پڑ گیا تیر نگاہ
لاکھون ہی بسمل ہوے لاکھون ہی بیجان ہو گئے

کیا زمانہ ہے نہین بھروسہ دوستی کا کیجیے
رفتہ رفتہ دوست میرے دشمن جان ہو گئے

عارض شفاف جانانکا نہ مضمون بنا سکا
مثل آئینہ کے حیران سب سخندان ہوگئے

وصل ہوگا دیکھئے اک دن ملکے بیٹھینگے رشید
کیون فراق یار مین اتنے پریشان ہوگئے

آتش فرقت مین ہم اسدرجہ سوزان ہوگئے
داغ دلکے صورت شمع شبستان ہوگئے

وہ ادھر بے چین ہین اور ہم ادھر بیچین ہین
انتہائے عشق مین آخر یہ سامان ہوگئے

فائدہ کیا چرکے دینے سے ہے ظالم ذبح کر
خون رونینگے جو دلکے زخم خندان ہوگئے

قتل کو جلاد آتا ہے میان قتل گاہ
زخمہائے دل یہ مژدہ سنکے خندان ہوگئے

خون دلمین ہمارے آگ لگجائے نکیون
دیکھکر وہ ہمکو مثل برق خندان ہوگئے

اب چمن کی سیر کو آتا ہے وہ گل پیرہن
غنچہ ہائے باغ یہ سنتے ہی خندان ہوگئے

ہجر مین قاتل کے ایذا اک نہ اک ہوتی ہی
زخم سینے کے ملے تو دلکے خندان ہوگئے

کسقدر شوق شہادت ہے ہمیر دلمین بھرا
نام قاتل سنکے دلکے زخم خندان ہوگئے

اک وہ ہم ہین تیری دوری مین بیٹھے ہین ملول
اک وہ ہین جو تیرے ملنے سے شادان ہوگئے

انقلابات زمانہ کا نہ پوچھو ہم سے رنگ
باغ جو آباد تھے دم بھر مین ویران ہوگئے

صبر و ہمت ننگ وحشت دیکھکر رخصت ہوئے
اک رفیق حال بس خار مغیلان ہوگئے

سنکے قاصد کی زبانی وصل جانانکا پیام
مجتمع سارے خیالات پریشان ہوگئے

حضرت دل نے مدد اتنی نکی تنہائی مین
وقت آفت کے شریک درد ہجران ہوگئے

کیا بتاؤن فرقت دلدار مین کیا حال ہے
درد و غم سینے مین ساکن مثل ہجران ہوگئے

عشق نے بدنام اس درجہ کیا تجکو رشید

سب پہ ظاہر میرے دلکے راز پنہان ہو گئے

صبا آئی جو میرے کاکل دلدار آتی ہے
لبون پر پھر استقبال جان زار آتی ہے

شب غم تمین جب یاد بت عیار آتی ہے
لبون پر صاف جان عاشق غمخوار آتی ہے

بھلا پوچھینگے وہ کیون حال ہجر عاشق مضطر
ہمیشہ اونکو یاد الفت اغیار آتی ہے

سوال وصل پہ ایسا کیون دشنام دیتے ہیں
تمہین عاشق سے کرنی خوب ہی تکرار آتی ہے

ادا سے چل کے دل عشاق پامال کرتے ہیں
حسینون کو عجب انداز کی رفتار آتی ہے

اوسی دم دلمین ہوتا ہے میرے دہر کا فتنا
نظر اوس فتنۂ محشر کی جب رفتار آتی ہے

کوئی ہے شاد وصلت سے کوئی مغموم فرقت سے
دورنگی چال تجکو چرخ کج رفتار آتی ہے

تصور شمع مین رہتا ہے اوس رشک مسیحا کا
ہمارا دم نہ نکلیگا اجل بیکار آتی ہے

جما ہے دلمین مدت سے خیال میکشی ناصح
ہمیشہ دلکو یاد خانۂ خمار آتی ہے

کمروان کیا بجر مین اوس گلبدن کے سیر گلشن کی
نظر ویران مجکو صورت گلزار آتی ہے

فراق ابروے دلدار مین یہ میری حالت ہے
ہمیشہ ذبح کرنے خواب مین تلوار آتی ہے

دیا ان زخم خندان ہو کے دیتے ہین عاجز دم
تجھے قاتل لگانی خوب ہی تلوار آتی ہے

جو تلوارین تمہین مارین ہین ہنس ہنس کر ستمگر نے
ہنسی پھر کیون تجھے اے زخم دامعدار آتی ہے

کہون کیا حال فرقت دلکو مین جیسے ہٹاتا ہون
جو شب آتی ہے آفت پھر جان زار آتی ہے

رشید اوسکے دندانکی یاد آتی ہے پھر دلمین
ڈبونے آبروئے گوہر شہوار آتی ہے

مہ جبینونکی محبت نہین آفت ہے یہی
عشق کو سمجھے ہو آسان مصیبت ہے یہی

خاک ہو جائین علاج غم فرقت ہے یہی
عشق مین جان دین انجام محبت ہے یہی

ناز سے چلکے یہ کہتا ہے میرا فتنۂ دہر
جسکو کہتے ہین قیامت وہ قیامت ہے یہی

ہم قد اتمیہ ہین اور تم ہو فدا غیرون پہ
تمسے شکوہ ہے یہی تمسے شکایت ہے یہی

طاق ابرو کی پرستش مین کیا کرتا ہون
میرا ایمان ہے یہی میری عبادت ہے یہی

بادہ نوشی سے ہے مجھ رند بلا نوش کو کام
میرا مشرب ہے یہی اور میری عادت ہے یہی

گھٹ کے دم تن سے کسی روز نکل جائیگا
روح عاشق پہ اگر صدمۂ فرقت ہے یہی

وصل اوس شوخ کا یارب ہو میسر مجھکو
میرا مقصد ہے یہی اور میری حسرت ہے یہی

یاد آتا ہے شب وصل کسی کا کہنا
لے تیرے لب مین ہین ہم گر تیری حسرت ہے یہی

ناز سے کہتے ہین ٹہوکر اسکے لحد کو میری
کیا میرے عاشق ناشاد کی تربت ہے یہی

رنج و اندوہ الم ہجر مین اوسکے دیکھون
کیا میرے بخت مین اے کاتب قسمت ہے یہی

چھین لیتا ہے دلون کو وہ دکھا کر صورت
اوسکا غمزہ ہے یہی اوسکی شرارت ہے یہی

چھٹ کے اوس رشک مسیحا سے ہمین مرنا تھا
آج تک ہجر مین زندہ ہین ندامت ہے یہی

ایک مدت سے پڑے ہین تیرے کوچہ مین صنم
کبھی پوچھا نہین کیا چشم مروت ہے یہی

رنج و غم سیکڑون راحت کے طلب مین ہین رشید
آدمی طالب راحت نہو راحت ہے یہی

چھپایا آنکھون نے ایک دریا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
خیال دلکو نہین کسیکا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
نہ مال و دولت سے ہمکو مطلب نہ جاہ و حشمت سے کام ہمکو
بجز تمہارے نہین تمنا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
غم جدائی کے روز صدمہ ہزارون سہتے ہین اپنے دلبر

نہین سب کچھ اسکی تمکو پر تمہاری الفت مین حال یہ ہے
تمہارا عاشق ہوا ہوا جب سے عزیز و احباب سب ہین دشمن
عدو کی حالت بیان کرو کیا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی خدا کے لیے تم اے جان نگاہ الفت سے ہمکو دیکھو
تڑپ رہا ہے یہ دل ہمارا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
تمہاری وصلت کی دعائین خدا سے کرتا ہون راتدن مین
نہ دل کا یہ مدعا بر آیا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
غم جدائی مین دل ہمارا ہوا ہے ایسا ملول و بیخود
تمہین تصور رہا ہے کا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی ہماری مصیبتون کا خیال کرتے نہین ہو اے جان
جہان مین ہم ہو گئے ہین رسوا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کبھی گریبان پھاڑتا ہون کبھی مین کرتا ہون بہکی باتین
کیا مجھے عشق نے تماشا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
کنارہ کش ہو گئے اعزہ رقیب سب جان کے ہین خواہان
نہ دیکھنا تھا جو کچھ وہ دیکھا تمہاری الفت مین حال یہ ہے
رشید کے لب تلک نہ آیا کبھی جفا کا تمہارے شکوہ
اگرچہ صدمہ بڑا اوٹھایا تمہاری الفت مین حال یہ ہے

غزل

بے سبب کرتا نہین دل آہ و زاری ہا ہا | ہجر مین ہے اوسکے افزون بیقراری ہا ہا

ہجر میں ہر چند ہے اب دم شماری ہائے ہائے
یاد ہیں لیکن ادائیں تیری پیاری ہائے ہائے

اے خیال یار سینہ سے نہو میرے جدا
ورنہ بڑھ جائیگی دلکی بیقراری ہائے ہائے

خوف ہے دشمن نگاہ بد سے دیکھیگا اوسے
پہنی ہے دلدار نے پوشاک بہاری ہائے ہائے

کیا کروں تدبیر وصل یار کی بنتی نہیں
کر دیا موقوف اوسنے رسم یاری ہائے ہائے

مونس و غمخوار و ہمدم ہجر میں کوئی نہیں
ہے شریک حال بس ایک بیقراری ہائے ہائے

رنج و غم کا سامنا فرقت میں اوسکے ہے غضب
وصل جانان سے ہے نا امیدواری ہائے ہائے

کسطرح دلکو وصال یار کی امید ہو
کچھ نہیں اوسکو خیال غمگساری ہائے ہائے

دم لبوں پر ہجر میں ہے اب تو آ بہر خدا
کب تلک ظالم تیری غفلت شعاری ہائے ہائے

لوٹتے کیوں کشتگان عشق بسمل کیطرح
کاش وہ قاتل لگاتا زخم کاری ہائے ہائے

مضطر و حیران ششدر رات دن رہتے ہیں ہم
ذکر کے قابل نہیں حالت ہماری ہائے ہائے

ہجر میں کہاتے ہیں ہر دم لخت دل خون جگر
کر دیا فرقت نے یہ حالت ہماری ہائے ہائے

صبر و استقلال و ہمت سارے رخصت ہو چکے
دم نکلنے کی فقط باقی ہے باری ہائے ہائے

آجکل کے وعدہ پر وہ ٹالتا ہے وصل کو
عمر کو اپنے نہیں ہے پائیداری ہائے ہائے

خال رخسار صنم کا داغ ہے دلمیں رشید
کر رہا ہوں راتوں کو اختر شماری ہائے ہائے

جب صفت لکھتا ہوں اوسکے پہول رخسار کی
پڑھتی ہیں اشعار میرے بلبلیں گلزار کی

دلمیں الفت جاگزیں ہے ابروِ خمدار کی
کیا ہمیں معلوم ہو صورت بچے تلوار کی

فصل گل ہے جمع ہیں رندانِ مےکش ہر طرف
کیوں نہو رونق زیادہ خانۂ خمار کی

خانۂ دلدار میں جانا سنبھل کر نامہ بر
سکتہ ہو جائیگا صورت دیکھکر دلدار کی

فتنۂ محشر کہون کیونکر مین خرام یار کو / ہے قیامت بہی تو عاشق شوخی رفتار کی

ولیسے زائل ہوگئین ہین دوجہا نکی خواہشین / اک فقط حسرت ہے باقی دلمین وصل یار کی

ایک چرکہ مین ہوا ایسا کہ قصہ فیصل / تیغین ہین سر پہ میرے قاتل خونخوار کی

جوش ہے وحشت کا دیوانے سے الفت ہے مجھے / بہر خوش آتی ہے کسکو ہجر مین گلزار کی

کر دیا ہے ہجر نے ایسا ضعیف و ناتوان / شکل پہچانی نہین جاتی تیرے بیمار کی

سلک دندان پر پروسے مین کیا تشبیہ دون / آبرو ملتی یہان ہے گوہر شہوار کی

اور ایک چرکہ دے اے قاتل خدا کیواسطے / آرزو اتنی ہے میرے زخم دمندار کی

کیون نہ سرگشتہ رکہے صحرا مین عاشق کو جنون / جستجو چھالون کو رہتی ہے ہمیشہ خار کی

دین و ایمان و دل و جان مینے تمکو دیدیا / ایک بوسہ پر یہی تمنے اسقدر تکرار کی

عشق صادق ہے اگر دل مین چلو ہمت کرو / منزلین آسان ہو جائینگی کوے یار کی

شب کو آیا ہے جو میرے گھر مین وہ رشک قمر / روشنی پھیلی ہوئی ہے چاند سے رخسار کی

مار ڈالیگی تپ ہجران کی شدت ایکدن / نبض دو دو دی ہوگئی ہے اب تیرے بیمار کی

چاند سی صورت دکہا دے اک نظر بہر خدا / آرزو اتنی ہے تیرے طالب دیدار کی

ابروے قاتل کا رہتا ہے تصور رات دن / خواب مین صورت نظر آنے لگی تلوار کی

بے بلائے خود بخود وہ شوخ آیا ہے یہان / ہوگئی تاثیر ظاہر طالع بیدار کی

فیض یہ سب سید آغا حسن کا ہے اے رشید
ہے زمانہ مین جو شہرت آپکے اشعار کی

ہمنے یہ مانا کہ مشکل عشق کی منزل مین ہے / باندھے ہمت کہ آسانی ہر اک مشکل مین ہے

جستجوے کوے جانانہ مین ہین سرگردانیان / مین پہنچ ہی جاونگا محبوب جس منزل مین ہے

کسطرح ہوگا مقابل صورت محبوب سے
قدرتی دہبا ہمیشہ سے مہ کامل مین ہے

کون وہ شئے ہے نہین جسمین محبت یار کی
پہول مین کانٹا نہین ہمکسے ارے غنچہ آپکے گل مین ہے

پیچ مین ہو یہ مجنون سے حجاب ظاہری
کچھ نہ کچھ تو راز لیلیٰ پردہ محمل مین ہے

دیکھکر صورت میری فرماتے ہین وہ بار بار
جانتے ہین ہم تیرا اضطراب جو تیرے دلمین ہے

جسطرف دیکھو نظر آتا ہے جلوہ یار کا
سینے مین پہلو مین آنکھون مین جگر دلمین ہے

رنج و غم کا رات دن رہتا ہے دلکو سامنا
مہ جبینون کی محبت سے بڑی مشکل مین ہے

عاشق جانباز دم بھر بھی جدا ہوتا نہین
مثل سایہ ساتھ ہے محبوب جس محفل مین ہے

تشنہ کامان شہادت جان و دل سے ہین فدا
کون ایسی بات یارب خنجر قاتل مین ہے

کچھ نہین آتین سمجھ مین یار کی نیرنگیان
ایک دلمین بھی نہین ہے اور سبکے دلمین ہے

مدعائے دل بر آئیگا کسیدن ارشید
گو ہجوم افکار کا دنرات میرے دلمین ہے

روبرو اپنے اگر تصویر جانانہ رہے
پھر کبھی یہ عاشق مضطر نہ دیوانہ رہے

آئے گر وہ مہ جبین تو پرتوے رخسار سے
عاشق ناشاد کا پر نور کاشانہ رہے

کونسی مشکل ہے دنیا مین جو حل ہوتی نہین
دلمین ہر انسان کے استقلال مردانہ رہے

اوسکی نظرون مین سمائیگا بہلا کیا باغ خلد
جسکی نظرون مین بہار کوئے جانانہ رہے

خلق مین بدنامیان ہونگی یہ کہتے ہین ہم
دشمنون سے آپکا ہرگز نہ یارانہ رہے

حکم ہے مشاطہ کو اوس غیرت خورشید کا
راتدن پیش نظر آئینہ اور شانہ رہے

آمد آمد ہے ادہر اوس بادشاہ حسن کی
انجمن مین دیکھتو سب ہاتھ ہٹا شانا نہ رہے

عکس بھی بیکس نے دکھلائی ہے اپنی اک جھلک
عمر بھر بیخود رہے ہم سب سے بیگانہ رہے

بادۂ وصلت پلا دے مجھکو اے ساقی کبھی تو رہے قایم ترا آباد میخانہ رہے

خانۂ دل میں محبت ہے تری اے شمع رو کیوں نہ مضطر ترا عاشق مثل پروانہ رہے

بادۂ عشق پیا ان کا جس نے کیا ہے مزہ کیوں نہ وہ بیخود رہے کیونکر نہ مستانہ رہے

بادہ نوشی کا مزہ اوسوقت ہوگا اے رشید ماہوش پہلو میں ہو گردش میں پیمانہ رہے

منکسر ہوکر ہمیشہ چاہئے انسان چلے چال وہ کس کام کی ہے جسطرح حیوان چلے

ہوسکے یہ ہم آپ میرے گہر سے کیا انجان چلے آپ کے ہمراہ میرے حسرت و ارمان چلے

آپ آئے ہیں جنازے پہ ہوئے مشکور ہم آپکا دنیا سے اٹھان لیکے ہم احسان چلے

خوف تہا اور کہیں خون شہیداں لگ نہ جائے ہاتہہ سے اپنے اوٹھاکر اسلئے داماں چلے

ہوگئے رفتار سے پامال دل عشاق کے وہ تو اپنی چال سے ہوتے ہوے نازاں چلے

دوست دشمن اپنے بیگانے ہوئے کوچے کی اوسکے جس سے سب محظوظ ہوئیں چال وہ انسان چلے

زلف شبگون کا پڑا ہے اتنا سودا اسقدر پاؤن میں بیڑی پہنکر ہم سوئے زندان چلے

لالہ و گل دیکہکر ہوجائے پژمردہ نہ کیوں سیر کرنیکو چمن میں یار جب خندان چلے

میزبانی کسکو کہتے ہیں نہ پوچھی بات بھی لیجئے محفل سے اوٹھکر آپکے مہمان چلے

اے بت کافر تری تقریر نے جادو کیا کہوکے اپنا دین و ایمان صاحب ایمان چلے

صبح وصلت کی کوئی صورت نظر آتی نہیں دیکہئے کسدن ہمارے گہر سے شب ہجران چلے

روز محشر روک رکہا الفت دلدار نے ہم جو شکوہ کرنے پیش داور سبحان چلے

جو نگر دو نکی شکایت مجکو ایسا ہے عبث سیکڑوں دنیا سے خوش [illegible] چلے

سخت جانی پہ ہے اپنی مجھکو قاتل اعتماد خنجر خونخوار گردن پر میری ہاں ہاں چلے

عزم ملک عدم کا ہے مدام از دل رشید
آج ہم دنیا سے اوٹھ کے بے سر و ساماں چلے

ستا رہا ہے شب و روز ہجر یار مجھے
کہاں تلک زیست بھی ہو گیا ہے بار مجھے

رہے نہ درد و الم نام کو میرے دلمیں
نثار ہو بہت دیکھے اگر وہ یار مجھے

یہی دعا ہے تری بارگاہ میں ہر دم
کبھی تو وصل سے کرو شاد کردگار مجھے

کبھی نہ دل سے مٹے گا خیال وصل صنم
کہیں نہ منع بھی واعظ ہزار بار مجھے

خیال گیسوئے جانا لگا ہے سب بیارا
اسانپ جانتے ہیں اپنا یار غار مجھے

خدا کیواسطے صورت دکہا دو سا دظالم
بہت ستاتا ہے اب تیرا انتظار مجھے

وہ ہنسکے کہنے لگے ہے عبث ترا رونا
کبھی یہ بزم میں دیکھا ہے اشکبار مجھے

نہ کیف الفت دنیا رہے میرے دلمیں
شراب وصل پلا دو کہ ہو گر خمار مجھے

ہمارا جسم بنایا ہے حق نے مٹی کا
فرشتے اسلئے سمجھے ہیں خاکسار مجھے

ہوا ہے عشق جو مدت سے شمع رو کا
جلا رہا ہے شب و روز یہ شرار مجھے

کسیکے ابروؤں کا ہیں خیال کافی ہے
نہیں پسند ہے شمشیر آبدار مجھے

مصیبتو مجنون پہ پہنسانا ہی ہے اگر منظور
کمند زلف پہ لا کر کرو شکار مجھے

کسطرح نہیں آرام ہجر میں اوسکے
کیا ہے عشق نے اوسکے جو بیقرار مجھے

جناب سرور عالم کا ہوں غلام رشید
یقین ہے کہ نہ ہو قبر میں فشار مجھے

خمسہ بر غزل میاں جرأت مرحوم

دوستو جب سے ہوئی ہے الفت گیسو مجھے
اب نظر آتا ہے گلشن بھی مقام ہو مجھے
جوش سودا کھینچتا ہے رات دن ہر سو مجھے
بیکلی ایسی کیا ہے سونپ دو گلرو مجھے
کل نہیں پڑتی کسی صورت کسی پہلو مجھے

ہجر میں یہ آپ کے احوال ہے شام و پگاہ
اک نگاہ لطف کرا تو ادھر اے رشک ماہ
مضطر و حیران دل ہے میری حالت ہے تباہ
ناتوان ہوں بسکہ فرقت میں تیرے جوں گیاہ
اب صبا پھیری ہے اس پہلو سا وہ پہلو مجھے

تیرے ہی سر کی قسم کھاتا ہوں میں اے مہ جبین
دلکو بھاتا ہی نہیں کوئی صنم کوئی حسین
تیری فرقت میں میرا دل اب کہیں لگتا نہیں
جب تلک دیکھوں نہ تیری شکل کل پڑتی نہیں
سچ بتا اے یار تو نے کیا کیا جادو مجھے

کچھ نہ پوچھو میرے حالت حق تعالی ہے گواہ
یاد مژگان نے بنایا جسم کو مانند کاہ
کاکل و رخ کا تصور دل میں ہے شام و پگاہ
زخم اک شمشیر کا سا دل پہ لگجاتا ہے آہ
یاد آجاتی ہے جب وہ جنبش ابرو مجھے

سوچتا ہی کچھ نہیں ہے عشق میں اچھا برا
شکوے سے روکو زبان کو آکر شید یا وفا
درمیان ننگ و نام کا آتا نہیں [illegible]
کیا کروں جرات میں اوس صیاد قاتل کا گلا
دام سے چھوڑا نہ سو چھوڑا تو کر بازو مجھے

خمسہ بر غزل نسیم لکھنوی

شامل کر کے گلاب و بید سے
تھوڑی سی نہیں بے حساب دیدے

جو سب مین ہو انتخاب دیدے
ساقی قلح شراب دیدے
مہتاب مین آفتاب دیدے

مئے نوش ہین تجھسے عرض کرتے
سب بے وقت سے کے چھوڑ اپنے غمزے
ارمان نکال ان کے دل کے
ساقی باقی جو کچھ ہو لے لے
باقی ساقی شراب دیدے

خواہش نہین جز وصال کچھ اور
آتا ہی نہین خیال کچھ اور
سمجھے نہ وہ غور دسال کچھ اور
اوس بت سے نہین سوال کچھ اور
اپنے منہ سے جواب دیدے

مینے ہر چند رنج اوٹھایا
شکوہ نہین تو نے گر ستایا
ناز و غمزے تجھے سکہایا
لیلی مینے تجھے بنایا
مجنون مجکو خطاب دیدے

رباعیات

یارب تو شفا مجکو عطا فرمادے
بیماری کے اس غم سے رہا فرمادے
صدقہ مین جناب سرور عالم کے
دارین مین تو میرا بھلا فرمادے

بیماری سے حق سب کو صحت بخشے
پھر دولت و مال و جاہ و حشمت تجھے
سب کو کامیاب مطلب مین کرے
صحت کی خدا مجکو بھی نعمت بخشے

مضطر ہون نہ مین جاہ کے حشمت کیلئے
دولت کیلئے اور نہ شہرت کے لئے

یارب یہ میرا مطلب دل بر آئے
مدت سے پریشان ہوں صحت کیلئے

مدت سے تکالیف کا دل مسکن ہے
صحت سے الٰہی تر و تازہ کر دے
کیا عرض کروں تجھ پہ تو سب روشن ہے
پژمردہ جو میرے جسم کا گلشن ہے

یارب پہلی سی میری حالت ہو جائے
صدقہ میں جناب سرورِ عالم کے
سب دور یہ بیماری کی کربت ہو جائے
جلدی سے الٰہی مجھے صحت ہو جائے

ناشاد ہوں دلکو میرے شادان کر دے
سردارِ دو عالم کا الٰہی صدقہ
پورے جو میرے دل کے ہیں ارمان کر دے
پژمردہ میرا دل ہے تو خندان کر دے

جز تیرے الٰہی کروں کس سے فریاد
مجبور ہوں سب مالک و قادر تو ہے
ہے کون کریگا جو میری اپنے امداد
مولا مجھے بیماری سے کر دے آزاد

مغموم ہوں مسرور الٰہی کر دے
ہے دل کی تمنا بطفیل احمد
صحت میں تو مشہور الٰہی کر دے
یہ رنج و الم دور الٰہی کر دے

بگڑی ہوئی تقدیر کو سیدھا کر دے
بیماری سے حیران و پریشان ہوں بہت
ناشاد ہوں خوش اے میرے مولا کر دے
جلدی سے الٰہی مجھے اچھا کر دے

مغموم ہوں اب شاد میرا دل ہو جائے
ہے عرض میری تجھ سے یہی اے مولا
بیماری میرے جسم سے زائل ہو جائے
مطلب جو میرے دل کا حاصل ہو جائے

کونین میں وہ شخص مکرم ہوگا
امداد کو ہیں شافع محشر واللہ
جو واصف پیغمبر اکرم ہوگا
کیوں دلکو میرے خوف جہنم ہوگا

یا احمد مختار میری عرض سنو
ناشاد ہے دل شاد کرو بہر خدا
یا سید ابرار میری عرض سنو
اے خلق کے غمخوار میری عرض سنو

اے ختم رسل سرور دین شاہ ہدا
حاصل ہو شفا جو آپ حامی ہون گے

اے داد رس امت و محبوب خدا
بیماری سے دل سخت پریشان ہے میرا

جس روز سے آقا میرے بیمار ہوں مین
ہو جائے شفا آپکے صدقہ مین مجھے

مغموم ہون مضطرب ہون ناچار ہون مین
آفت مین مصیبت مین گرفتار ہون مین

اے سرور عالم میری امداد کرو
یا شاہ مجھے جلد شفا ہو جاوے

بیماری سے ناشاد ہون دل شاد کرو
مقبول خدا اسکیلئے فریاد کرو

یکتائے جہان حضرت صدیق ہوئے
جو رہے حضرت کی عداوت مین شدید

افضل بعد نبی بہ تحقیق ہوئے
کافر ہوئے مرتد ہوئے زندیق ہوئے

آقا مدد دے دین کے رہبر مدد دے
نام آپکا مشہور جہان ہے صدیق

افکار جہان سے دل ہے مضطر مدد دے
للہ مدد دے بہر پیغمبر مدد دے

اظہار شجاعت پہ جو آئے فاروق
مداح ہوئے جسکے رسول اکرم

کفار کو راہ دین پہ لائے فاروق
کیا کوئی کرے منہ سے ثنائے فاروق

دل سرد ہوا ہے فکر دنیا سے میرا
یا حضرت فاروق مدد کیجئے میری

بیمار رہون رہتا ہون گرفتار بلا
بس آپسے التماس یہ ہے شاہا

رتبہ ایسا جناب عثمان کا ہوا
جس دل مین کہ حضرت کی محبت ہے رشید

مشہور لقب جامع قران کا ہوا
لینے والا وہ نقد ایمان کا ہوا

ہون فکر سے حیران میری عرض یہ ہے
[illegible] والم و[illegible]

ہر لحظہ و ہر آن میری عرض یہ ہے
یا حضرت عثمان میری عرض یہ ہے

شاہان جہان سب ہین غلام حیدر

مشکل ہوئی حل لیا جو نام حیدر

مقبولِ خدا ہین اور محبوب رسول — سمجھے کوئی کس طرح مقام حیدر

آقا مدد اے حضور والا مدد دے — اے رہنمائے دین و دنیا مدد دے
ہے آبلون سے دہن کے کھانا دشوار — اے شاہ نجف اے میرے مولا مدد دے

ثروت سے مجھے کام نہ حشمت سے غرض — مطلب ہے نہ جاہ سے نہ دولت سے غرض
بیماری سے یا علی پریشان ہون مین — مطلب ہے شفا سے اور صحت سے غرض

ہین حضرت صدیق جہان سے بہتر — اور حضرت فاروق ہین یکتا رہبر
بے مثل ہین واللہ یہہ چارون اصحاب — عثمان غنی اور جناب حیدر

جسنے مانگا جو کچھ اوسے مجتبیٰ دیا — معروضہ کو سائل کبھی رد کیا
بیمار ہون مین اسے حسن ابن علی — یہہ چاہے ہے آپکے صدقہ مین شفا

جور فلک پیر سے ہون مین ناشاد — سنتا ہی نہین جہان مین کوئی فریاد
مظلوم و شہید شاہ حسین بن علی — ہے وقت مدد کیجئے میری امداد

ہین حالتِ دل سے آپ آگاہ میری — اچھی جاتی نہین ہے پر آہ میری
یا غوث ہون مین دردِ شکم سے عاجز — بس آپ مدد کیجئے للہ میری

بیماری سے حضرت مجھے صحت ہو جائے — یا خواجہ میری پہلی سے حالت ہو جائے
کرتا ہون یہ عرض دست بستہ تمسے — سب دور یہ بیماری کی شدت ہو جائے

دنیا مین جناب خواجہ عزت رکھہ لو — عقبیٰ مین بھی مولا میری حرمت رکھہ لو
ناچار ہون دنیا مین اور عقبیٰ مین بھی — دارین مین بات میری حضرت رکھہ لو

کرتا ہون جو توصیف محی الدین شاہ — ہوتی ہے میری طبع کو فرحت [illegible]
واللہ وہ اخلاق ہین حضرت کے رشید — جسنے دیکھا کہا کہ ماشاء اللہ

خدایا ان نہین اشعار میں شہرت کے
محتاج نہین کسیکی بہی مدحت کے
صد شکر کہ محمود کا واصف ہون رشید
بس ہین مجھے الطاف و کرم حضرت کے

محمود سا دنیا مین نہ رہبر ہوگا
اور فخر سا بادی کوئی کمتر ہوگا
کرتا ہون ثنائے رخ محمود رشید
خوشبو سے دہن میرا معطر ہوگا

اس گلشن عالم مین شہ آصفجاہ
سر سبز رہین شاد رہین یا اللہ
تا حشر مبارک ہوا نہین سالگرہ
پہولین پہلین باغ عالم مین یہ شاہ

یارب ملک دکن کے اعلحضرت
قایم رہین با نشاط و عیش و عشرت
کرتا ہے ہمیشہ یہہ دعا تجہسے رشید
زندہ رہین تا حشر بجاہ و حشمت

احباب رہین شہ کے ہمیشہ مسرور
دشمن رہین سب انکے جہان مین رنجور
یارب یہ دعا ہے تجہسے ہر دم میری
زندہ رہین تا حشر حضور پر نور

جود و کرم و عطا ہے شہ کا دستور
حضرت مین نہین نام کوبہی کبر و غرور
ثانی نہین انکا عدل و انصاف مین ہے
یکتا ہین زمانہ مین حضور پر نور

اب آئے نظر عیش کے عشرت کے دن
اور شادی و آرام و مسرت کے دن
ہو عقد مبارک بطفیل احمد
دائم ہو تمہین نصیب راحت کے دن

اس عیش و خوشی کا ہو مبارک انجام
اور عشرت و آرام دلکو حاصل ہو مدام
سر سبز رہو گلشن ہستی مین مدام
کرتے ہین دعا سب یہ احباب تمام

فرقتین عجب رنج و الم دیکھتے ہین
دیکھے نہ عدو بہی جو کہ ہم دیکھتے ہین
اب آگئے ملک عدم خدا را ورنہ
کچھ دیر ہین ہم ملک عدم دیکھتے ہین

[illegible] سے نہین ہے آگاہ
بیشک وہ طریقت سے نہین ہے آگاہ

سبحانہ طریق معرفت جو سالک
واللہ حقیقت سے نہین ہے آگاہ

کم ظرف کو جب علم و ہنر آتا ہے
کچھ نیک نہ بد اوسکو نظر آتا ہے
اپنے کو سمجھتا ہے وہ یکتائے جہان
جو کچھ دلمین ہے وہ اوبھر آتا ہے

ایدل تو عبث مال کا دم بھرتا ہے
دولت کی زیادتی پہ کیون مرتا ہے
کر شکر جو خالق نے دیا ہے تجکو
شاکر پہ خدا فضل و کرم کرتا ہے

سلطان امیرونکو جو زر دیتے ہین
ان کو ہر طرح شاد کر دیتے ہین
اہل فوج کی ترقی ہے ضرور
اوقات ضرورت مین یہ سر دیتے ہین

جو شاہ رکھے شاد رعیت کو مدام
ملتا ہے اوسے دو نو جہان مین آرام
ہے باعث آرام رعایا کا وجود
مشہور بزرگونکا ہے یہ سب مین کلام

فرمان وہ کشور شریعت آئے
مجموعۂ الطاف و مروت آئے
کیون کر نہو اہلیان عالم مسرور
اجمیر شریف سے ہین حضرت آئے

اجمیر سے آگاہ حقیقت آئے
اور واقف احکام شریعت آئے
پھر آئینگے راہ پر ہزارون گمراہ
اجمیر سے ہادئ طریقت آئے

مخلوق کے مخدوم و مکرم آئے
مسکینون کے عاجزون کے ہمدم آئے
بیجا ہے خوشی کیون نہ میرے دلکو رشید
صد شکر ہے آقا میرے خرم آئے

اجمیر سے واپس میرے آقا آئے
جو ہین کرم وجود مین یکتا آئے
دل جسکے تھے رنجیدہ ہے شاد رشید
اجمیر شریف سے میان کیا آئے

اجمیر سے مخدوم جہان آئے ہین
ذی رتبہ ذیجاہ یہان آئے ہین
اللہ رکھے شاد ہمیشہ ان کو
اجمیر سے خوش ہو کے میان آئے ہین

مخلوق کے رہبر ہین یہ سید صاحب ‏ ‏ ‏ گمراہون کے رہبر ہین یہ سید صاحب
خود اسم مبارک سے نکلا ہی رشید ‏ ‏ ‏ اسلام کے یاور ہین یہ سید صاحب

اخلاق و مروت مین ہین یکتا حضرت ‏ ‏ ‏ اسواسطے ہر ایک کو ہے انسے الفت
مقبول ہین اللہ و پیمبر کے رشید ‏ ‏ ‏ کیونکر نہو دارین مین انکی عزت

قطعات

ناشاد ہون محزون ہون مغموم ہون مضطر ہون ‏ ‏ ‏ اے سرور پیغمبران محبوب رب العالمین
صدقہ ہے اہل بیت کے مشکل میری حل کیجیے ‏ ‏ ‏ خبر لیجے یا شاہ دین فریادرس کوئی نہین

گر نہین صحت تو دولت ہے فضول ‏ ‏ ‏ جاہ و حشمت اور ثروت ہیچ ہے
تندرستی لاکھ نعمت ہے رشید ‏ ‏ ‏ ورنہ سب دنیا کی لذت ہیچ ہے

لطف و کرم و جود و سخا شہ کی ہے خصلت ‏ ‏ ‏ جو کام یہ کرتے ہین وہ مرغوب علی ہے
دنیا مین ہمیشہ ہو نہ کیون انکی شجاعت ‏ ‏ ‏ نام شہ فیجاہ تو محبوب علی سے ہے

جود و بخشش مین و تقوی مین و کرم مین ایک ہین ‏ ‏ ‏ کون وہ مشہور ہین جو مولوی عبدالرحیم
اونکے بھائی خواجہ ابراہیم بھی فیاض ہین ‏ ‏ ‏ دونون کے احسان کی ممنون ہے خلق عظیم
دونون بھائی بانٹتے ہین زر خدا کی راہ مین ‏ ‏ ‏ صاحب حاجات انکے در پہ رہتے ہین مقیم
حق تعالی سے دعا اپنی یہی ہے اے رشید ‏ ‏ ‏ حال پر انکے رہے فضل خداوند کریم
با مراد و شاد و خوش ہون اونکے سب اہل و عیال ‏ ‏ ‏ مال و دولت سے رہین مسرور یا رب کریم

فدا ہون اوس پیمبر کے عشق مین مرتے ہے ‏ ‏ ‏ آنکھ اوٹھا کر بھی کبھی سفاک نے دیکھا نہین

سب حسینان جفاجو زر کے طالب ہین رشید | مفلسی کا عشق یہی نادان کچھ اچھا نہین

کیا کرون تدبیر وصل یار کی اے دوستو | آجکل مجھسے خفا وہ دلبر سفاک ہے

کاکل شبرنگ کی الفت نے دیوانہ کیا | صورت شانہ دل مضطر میرا صدچاک ہے

قطعہ تاریخ انتقال پرملال اہلیہ مرحومہ و مغفورہ

میری زوجہ نے کیا جب انتقال | حال پر اوسکے ہوے الطاف رب

گلشن فردوس مین پائی جگہ | ہوگئے ارام کے سامان سب

شاد و خورم روضۂ رضوان مین ہے | سبکو ایسی راحتین ملتی ہین کب

سال رحلت حورین کہتی ہین رشید | شاد آئین گلشن جنت مین اب

۱۳۳۲ ہجری

مسدس قومی

یہ قوم کا اپنے رنگ دیکھا | کرتے اپس مین جنگ دیکھا

محفل مین رباب و چنگ دیکھا | بگڑا ہوا رنگ ڈھنگ دیکھا

مدت سے ہے بس نفاق ہم مین

پھر کیسے ہو اتفاق ہم مین

حالت اب قوم کی ہے ابتر | حیران ہے کوئی تو کوئی مضطر

ہے سامنے دلخراش منظر | ہر ایک ریفارمر ہے ششدر

نخوت سے غرور سے ہے بس کام

دنیا بھر مین ہے نام بدنام

پوشاک پہن پہن کے بھاری — گوٹا پٹھا نیٹ کناری
دلمین ہے خیال زیب ساری — کیا ہوتگی ترقیان ہماری

دشمن ہین ہر اک کمال کے ہم
دیوانے ہین خط وخال کے ہم

الفت نہین دلمین کچھ کسیکے — جرأت نہین دلمین کچھ کسیکے
ہمت نہین دلمین کچھ کسیکے — غیرت نہین دلمین کچھ کسیکے

طوفان غرور جوش زن ہے
دشنام سے آشنا دہن ہے

گانا سننے سے ہون یہ مسرور — پہلو مین ہو ایک غیرت حور
پینے کو ملے شراب انگور — کچھ اسکے سوا نہین ہے منظور

ہر دم دلمین خیال ہے یہ
اچھا سب سے کمال ہے یہ

اچھی نہین کچھ ہماری خوئین — نرمی سے الگ ہین گفتگوئین
کامل نہین اپنی جستجوئین — پوری کیسی ہو آرزوئین

بگڑے ہے ہم کیسے ہاے افسوس
افسوس افسوس واے افسوس

ہوتی ہے اگر غنا کی محفل — جاتے ہین وہان بخواہش دل
جاتے ہین اگر ہو کوئی حائل — بیکل ہوتے ہین مثل بسمل

افسوس یہ لیکن ہاتھ ملنا

کیا رک گیا ہائے اپنا چلنا

دلمین سے ہے صحبت رہی ہوئی جو نکبت
کرتے نہین پیشۂ تجارت
خاطر مین تو اوسکی ہے حقارت
پھر خاک حصول ہوگی دولت

بس کام ہے نوکری پہ مرنا
منظور غلامی کا ہے کرنا

حالت پہ ہماری اب ہے افسوس
نادانی و جہل سے مانوس
دلمین ہین برے خیال محبوس
تحصیل ہنر سے ہم ہین مایوس

تحصیل کمال و علم کیا ہو
پھر دلمین وقار علم کیا ہو

مفلس تو ہین نہ رہین گھر مین
لیکن ہے یہی خیال سر مین
ہون خوب، تکلفات گھر مین
گھر جنسے ہو خوشنما نظر مین

بیجا ہے ہر بات مین تکلف
ہے حال پہ قوم کے تاسف

جب آتی نہین ہے ہمکو تقریر
مضمون کوئی کیا کرینگے تحریر
سیکھے ہین نہ تیور ان کی تدبیر
کہتے ہین گلا یہی ہے تقدیر

یہ حال ہماری قوم کا ہے
حافظ عزت کا اب خدا ہے

تحصیل کمال سے ہین غافل
ناٹک کی طرف ہے کھنچ رہا دل
واقف نہ علوم سے نہ عاقل
نادان ہین اور سخت جاہل

ہو گیا ہے ہماری جب یہ حالت
کیسے دنیا مین ہو گی وقعت

ہم کاٹتے ہین درخت اپنا
نقصان کرتے ہین سخت اپنا

سوتے ہین بچھا کے تخت اپنا
جاگے کس طرح بخت اپنا

آرام طلب ہوی طبیعت
لکھنے پڑھنے کی کب ہے فرصت

نواب کہو تو یہ ہون مسرور
ہر چند ہین مال و جاہ سے دور

افلاس سے ہوگئے ہین مجبور
لیکن یہ ہین فقر مین بھی مغرور

حالت کچھ قوم کی نہ پوچھو
نکبت کچھ قوم کی نہ پوچھو

دیکھو کچھ حال غیر اقوام
ذات ترقیون سے ہے کام

رہتا ہے اونہین خیال انجام
محنت سے ہے کام صبح اور شام

اچھی باتون کو ہم نے چھوڑا
منہ اپنا ترقیون سے موڑا

اخلاق جناب مصطفیٰ کے
پڑھ لیجئے ہو کتابون مین ہین لکھے

پابند جو پورے ہم ہون اونکے
عادات ہمارے سب ہون اچھے

سب قوم مین اتفاق ہو جائے
باہر دل سے نفاق ہو جائے

کرتا ہون بیان ایک حکایت
طبرانی نے لکھی ہے روایت

جسمین کہ ہے ذکر خلق حضرت | ثابت ہے روایت سے صداقت

تھی نثر کیا ہے نظم مین نے
جیسے ممکن ہوا ہے مجھسے

سردار جہان رسول ابرار | تھا قرض یہودی آپ پر بار
پورا نہ ہوا تھا وعدۂ اکبار | کرنے لگا آکے یون وہ گفتار

دینے کا نہ نام کچھ نشان ہے
ایسا ہی تمہارا خاندان ہے

کرتا تھا وہ جسقدر درشتی | فرماتے تھے آپ اوس سے نرمی
کچھ آپ نے کی نہ اوسپہ سختی | جو اوسنے کہی وہ بات سن لی

حاضر وہان حضرت عمر تھے
اوس شوخ کی گفتگو کو سنکے

کانپا حضرت عمر کا تن من | اوس سے کہا اے خدا کے دشمن
ہوتے جو نہ یہان رسول ذوالمنن | مین مارتا صاف تیری گردن

فرمایا رسول نے عمر سے
یہ سخت کلامی اس بشر سے

تمکو زارقی چاہیے تھا | قرض دینے کو مجھے کہنا
بے سود یہودی سے تھا جھگڑا | نرمی سے تمہین تھا پیش آنا

قرض اوسکا ہوئے ادا کرو تم
لڑنے کے عوض اسین بڑھاکے دو تم

دیکھا جو یہودی نے یہ حالت — کی عرض یہ آپ سے بہ منت
تم پر نازل ہو حق کی رحمت — گستاخی کرو معاف حضرت
منظور تھا تمکو آزمانا
ایسا نہین آپ کو تھا جانا

دیکھا تھا کتب مین انبیا کے — اوصاف نبی مصطفےٰ ص کے
سختی جو کریگا اونپہ جا کے — وہ لطف کرینگے انتہا کے
بیشک ویسا ہی مین نے پایا
ایمان نبیؐ پہ مین ہون لایا

لکھا ہے رشید کیا مسدس — مشہور ہے جا بجا مسدس
حد سے بھی نہین بڑھا مسدس — اب ختم ہو یہ دعا مسدس
ہو قوم کا اپنے بول بالا
جو کام کرے یہ ہو وہ اچھا

ممکن نہین توصیف بہار چمن دین — اس سیر سے بہتر تھا اغیار چمن دین
ہر شخص تھا بس دل سے نثار چمن دین — آنکھون سے اوٹھا لیتے تھے خار چمن دین
جو نخل تھا سرسبز تھا پھولا تھا پھلا تھا
جو بار تھا کچہ لطف و مزہ اوسکا سوا تھا

گلہاے شگفتہ کا چمن مین تھا عجب ڈھنگ — شبو کہین نرگس کہین نسرین کا نیا رنگ
اس باغ کی گلگشت کا سب کرتے تھے آہنگ — اکبار بھی جو دیکھتا تھا ہوتا تھا وہ دنگ
رونق تھی زیادہ کہین گلزار ارم سے

شاداب تھا سرکار دو عالم کے وہ دم سے

وہ گل تھے شگفتہ چمن دین میں ذیشان
جس نے انہیں سونگھا وہ ہوا صاحب ایمان

نکہت سے معطر ہوا باغ دل انسان
رضوان کو بھی اس باغ کی تھا دیکھا ارمان

کوئی جو بہت ہی کرے کم اسکی ثنا ہے
اس باغ کو فردوس جو کہیے تو بجا ہے

گلشن میں صبا کا کہیں انداز سے چلنا
ہر نخل کا اشجار کا وہ پھولنا پھلنا

شاخوں کا زمین پر کہیں جھک جھک کے سنبھلنا
وہ صبح کو سب طائروں کا گھر سے نکلنا

کیا بولیاں دلچسپ ہیں جو بول رہے ہیں
سب حمد میں خالق کی زبان کھول رہے ہیں

گلزار میں انہار سے پانی کا وہ بہنا
شفاف ہے پاکیزہ ہے کیا چیز ہے کہنا

ہر نخل نے پہنا ثمر و برگ کا گہنا
شاعر کو یہاں چاہئے خاموش ہی رہنا

اس سے ہے خجل چشمۂ حیواں کا پانی
دنیا میں ہے یہ کوثر و تسنیم کا ثانی

فوارے سے وہ حوض میں پانی کا اچھلنا
آئینہ کے مانند وسے ہو گیا سکتا

اکبار کسی نے جو ذرا غور سے دیکھا
گویا کہ پیا جام مئے بیخبری کا

فوارے کی دہار سے وہ قطرے تھے جاری
رشتہ میں پڑے گویا کہ پیروئے ہوئے موتی

[illegible] باغوں میں آتا ہی نہ تھا زاغ جہالت
شب بلبلیں سب تھے تابع احکام شریعت

آتی نہ تھی گلشن میں کبھی باد ضلالت
اللہ کی دن رات کیا کرتے تھے طاعت

نخوت کی کبھی بھولے سے نہ آتی تھی صرصر
گلشن کے احاطہ سے رہا کرتی تھی باہر

جس پھول کو سونگھو تو عجب اس میں تھی خوشبو
اور سبزہ خود رو میں عجب حسن تھا ہر سو

اور نخل کی شاخوں کا لچکنا کہیں لچو
کرتے تھے بہت مدح و ثنا آتے تھے گلرو

آتی تھیں صدائیں یہی ہر بار زمین سے
یہ باغ تو کچھ کم نہیں فردوس بریں سے

راتوں کو وہ گلزار میں جگنو کا چمکنا
غنچوں کا چٹکنا کہیں پھولوں کا مہکنا

ہر شاخ گل تر کا نزاکت سے لچکنا
گلزار میں بلبل کا وہ ہر بار چہکنا

وہ کون ہے اس باغ کا جس کو نہیں سودا
انسان تو انسان ملائک بھی ہیں شیدا

جو باغ کے مالک ہیں یہی انکا ہے فرمان
تم سب کی ہدایت کیلئے آیا ہے قرآن

بس چھوڑ کے تم شرک بنو صاحب ایمان
احکام پہ مصحف کے تمہیں چاہیئے ایقان

افعال برے چھوڑ دو تم کفر سے رک جاؤ
گمراہ نہ ہو جاؤ دہ اسلام پہ جھک جاؤ

اسلام کے احکام میں دقت ہی نہیں ہے
دشواری نہیں اور کوئی آفت ہی نہیں ہے

مشکل اور ہدایت کے مصیبت ہی نہیں ہے
بڑھکر کوئی اسلام سے دولت ہی نہیں ہے

اللہ کی توحید کے قائل ہو زبان سے
اور میری رسالت کی ہو تصدیق بھی جان سے

اللہ کے احکام کی دل سے کرو تصدیق
ہو جائیگی پھر خوب ہی ایمان کی توثیق

یہ جاب ہے میرے حکم کی تعمیل مین تحقیق
تم قصد کرو دیکھنا خدا بھی تمہین توفیق

بدعت مین ضلالت مین نہ زنہار پڑو تم
اللہ کی طاعت مین شب و روز رہو تم

سرکار دو عالم کا ہمیشہ تھا یہ ارشاد
اللہ سے ہر کام مین چاہا کرو امداد
جز ذات خدا اور سے کرنا نہین فریاد
طاعت سے جو خوش ہوگا تو کر دیگا تمہین شاد

لازم ہے تمہین چھوڑ دو گمراہی کی عادت
آیا ہون تمہارے لئے مین بہر ہدایت

صد شکر ہے اللہ نے ایسا دیا سر تاج
انصاف سے اور عدل سے جس شخص نے کیا راج
تا عرش برین پہونچے ملا رتبۂ معراج
مانند کوئی آپکے دنیا مین نہین آج

زمرے مین نبیونکے نہین آپکے مانند
بتلا دے کوئی مجھکو کہین آپکے مانند

حضرت کو عنایت کیا اللہ نے وہ دل
دشمن پہ بھی تھا لطف و عنایت جو دلائل
ہر ایک کی آسان کیا کرتے تھے مشکل
اللہ نے جب فضل سے قران کیا نازل

ممکن نہین توصیف نبی میرے دہان سے
اک لفظ ادا ہو نہین سکتا ہے زبان سے

اللہ کی محمد ہی پہ ہے چشم عنایت
[illegible] پیمبر کو جو [illegible]
تفویض کیا حشر کے دن امر شفاعت
ممکن ہی نہین جن و بشر سے کبھی طاعت

خود خالق اکبر بھی ثنا کرتا ہے جسکی
قرآن مین اقرار ہے خود اکبر نے ہے جسکی

زینت دہ اقلیم رسالت ہے وہ سردار — جلوہ سے درخشان نہین کچھ ایک ہی گلزار
پرنور ہے ہر ایک مکان و در و دیوار — اصحاب سے یہ آپکا ارشاد ہے ہر بار
تابع ہو میرے صاحب ایمان رہو تم
اللہ کے احکام پہ قربان رہو تم

موجود تھے محفل مین وہ اصحاب مکرم — مسرور ہر ایک بادہ الفت سے ہے باہم
صحبت سے پیمبر کی یہ سب ہین خوش و خرم — کرتے تھے ثنا آپ ہی سرکار دو عالم
اسلام کی شہرت ہوی اصحاب کے دم سے
اسلام کی شوکت ہوی اصحاب کے دم سے

ہان ساقیا دے بادۂ الفت کا مجھے جام — پینے سے ہو بہتر مرے آغاز کا انجام
اس نشہ مین بہتر ہو کرون مین جو کوئی کام — ہے قصد کرون تیغ کا کچھ وصف مین اس قام
وہ مے ہو کہ پینے سے بڑھے جسکی شجاعت
دلمین نہ رہے باقی میرے کچھ بھی کدورت

اسلام کی مشہور زمانہ مین ہے تلوار — معشوق جری کی ہے سپاہی کی ہے دلدار
دم اونکی محبت کا بھرا کرتی ہے ہر بار — اک ضرب مین دشمن کو یہ کر دیتی ہے دوچار
مسکن یہ بنا دیتی ہے بس اونکا جہنم
تا اوسمین مقید رہین وہ با دل پرغم

کیا آب ہے کیا تاب ہے کیا جوہر صمصام — کہتا کوئی خاندہ کوئی موت کا پیغام
دنرات ہے ہر مرد کے لب پر وہ زبان نام — کیونکر نکرین فخر جو ہین صاحب اسلام
ملکون پہ جو قبضہ ہے تو ہے اسکے ہی دم سے

لیتی ہے یہی باج سلاطین عجم سے

ہنگامہ جدل اس سے اوڑتے ہیں جو شرارے — کافر طرف نار جہنم ہیں سدھارے
رہتے ہیں ... لاشہ جو جیتے ہیں اسکے مبارے — بزدل نہیں ٹکتے ہیں پناہ کرتے ہیں کنارے

دشمن کو جلا دیتی ہے سوزندہ ہے وہ برق
پرخون کی دریا میں بھی کرتی ہے کبھی غرق

سب غازیوں کی جیب ... بھی ہے — فتاح تتار و حلب و شام بھی ہے
زینت دہ پہلوئے سلاطین یہی ہے — اور باعث فتح و ظفر و دین بھی ہے

جوہت نہ دلاور اسے کیوں دیکھے ہر دم
ہے آب میں ماہی صفت تاب کا عالم

ہاں وقت جدل دیکھے کوئی اسکا تماشہ — اس وقت یہ انداز و ادا کرتی ہے کیا کیا
انداز دلیری کا یہ کر لیتی ہے اوس جا — میزان اسے جرات کہیں تو نہیں بیجا

رستم کو بہادر کو بھی پہچانتی یہ ہے
بزدل کو بھی نامرد کو بھی جانتی یہ ہے

اس امر سے آگاہ ہے واقف ہے زمانہ — اسلام میں تھا علم کا بے مثل خزانہ
کیا مذہب اسلام ہے یکتا ہے یگانہ — ہے اسکی سچائی کا ہر اک جا پہ فسانہ

مذہب سے جہاں سے کرے اک علم نہ چھوٹا
اسلام سے ... لطف و کرم و حلم نہ چھوٹا

یورپ نے بھی ... اسلام کے ... — افریقہ نے بھی علم و ہنر سیکھا ہے ہم سے
امریکہ کو ہے فیض ... قلم سے — ممنون ہیں اسلام کے سب جود و کرم سے

وہ کون ہے سیکھا جو نہیں ہے کمالات
روشن ہوئے ہم سے ہی زمانہ کی خیالات

منحوس یکایک جو گھڑی آئی چمن پر
رخصت ہوئی رونے لگی دانائی چمن پر
ادبار کی اکبار گھٹا چھائی چمن پر
ہر سمت برسنے لگی خود رائی چمن پر

وہ گل رہے باقی نہ وہ خوشبو رہی باقی
نیکی گئی افسوس بری خو ہی باقی

عادی ہوئی بری خو کی ہوئی اپنی طبیعت
باقی نہ رہی نام کو بھی صولت و جرأت
کاہل ہوئے بیکار ہوئے بار دہی ہمت
کم ہو گئی اسلام میں آپس کی محبت

ٹوٹنے جو لگا نخل عداوت کا دلوں میں
بس خشک ہوا پھول محبت کا دلوں میں

ہر چند بدی سے ہیں رکا علما نے
لیکن نہ سنا کچھ بھی ہمارے امرا نے
ہر ایک بری بات کو ٹوکا فضلا نے
کیا ذکر امیر و گدا نہ مانا عمر یا نے

دلیں جو کسی کام کے کرنے کا نہ ڈر ہو
پھر خاک طبیعت میں نصیحت کا اثر ہو

بے خوف و خطر ہم لگے بدکام کو کرنے
احکام الٰہی میں لگے حد سے گذرنے
اور راہ ضلالت میں قدم کو لگے دھرنے
آمادہ ہیں بدکام کے خمیازہ کو بھرنے

بس خواب غفلت کے پڑے رہتے ہیں ہر دم
بس ضد پہ فقط اپنی اڑے رہتے ہیں ہر دم

بس ہم کو نشہ نکی بھی عادت ہوئی ہم کو
ہر ایک برے کام کی خصلت ہوئی ہم کو

افعال شنیعہ کی یہی جرأت ہوئی ہمکو
اچھے نہیں جو کام اونہیں کی عادت ہوئی ہمکو

اسلام کی خوبی سے نہ ہرگز رہے مانوس
افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس

پچھتاتے ہیں اور. یا تو نکو ہم ملتے ہیں ہیہات
اور کام سے کرنیکی نہیں آتی کوئی بات
لیکن ہیں طرب و عیش میں مصروف ہیں دن رات
کیا سیکھ گئے ہیں ہم ہنر و علم و کمالات

جو کام ہیں بہتر وہی سب دل سے ہیں چھوڑے
منہ راہ ترقی سے ہیں بیٹھے ہوئے موڑے

اس نیند سے غفلت. کی بہلا اب تو ہو بیدار
باتیں تمہیں اس دور میں سب اچھی ہیں درکار
کوشش سے نہ مجبور رہو نہ کام سے ناچار
ذی عقل ہو تم خلق میں مشہور ہو ہوشیار

احکام الٰہی پہ عمل چاہئے کرنا
ایام گذشتہ کا بدل چاہئے کرنا

کیا تم نہیں اللہ کی رحمت سے ہو آگاہ
ہرچند کہ شیطان نے کیا ہمکو ہے گمراہ
بخشیگا گناہونکو کہ غفار ہے اللہ
لیکن جو پیمبر نے بتائے وہ چلو راہ

پھر آئینگے سب راحت و آرام تمہارے
بن جائینگے دارین میں سب کام تمہارے

ہے تجھسے دعا میری یہی خالق اکبر
ہو تیری اطاعت کا اثر سب کے دلوں پر
اسلام کے ترمیم میں رہے کوئی نہ مضطر
اور بھائی مسلمانوں کے سب کام ہوں بہتر

احکام جو تیرے ہیں بجا لائیں خدایا
پاؤں ان کے وہ شرع میں جم جائیں خدایا

پیدا تو یا ایکا اپنے ہمین پرسش عطا کر	اسلام کی ہمدردی کا تو جوش عطا کر
بیکار کو ہمین بات تو و اگوش عطا کر	ہر فیان کا پیام سنے سر گوش عطا کر

پیغمبر زمان کی الفت رہے دل مین
ہو خاتمہ بالخیر محبت سے دل مین

عاصی ترا بندہ ہے رشید جگر افگار	تجھ سے نہین پوشیدہ [illegible]
عصیان کو میرے بخش پئے سرور ابرار	مجھ پہ نظر رحم کر [illegible]

صحت ہو مجھے خاتمہ بالخیر ہو یارب
جنت کی میرے پیش نظر سیر ہو یارب

در صفت اخلاق

بحر علم و فضل کا روشن گہر اخلاق ہے	نخل بستان شرافت کا ثمر اخلاق ہے
باعث التکریم ہوتا ہے زمانہ مین خلیق	باعث تعظیم و توقیر بشر اخلاق ہے
اتفاق و الفت و ہمدردی یہ سب ہین نجیم	چرخ افضال الٰہی کا قمر اخلاق ہے
اوسقدر ہی خلق مین ہوتا ہے وہ ہر دل عزیز	یعنی جس انسان کے دل مین حقیقی اخلاق ہے
منزلین غربت کی سب ہو جائینگی آسان و سہل	بس کرو قصد سفر تم مین اگر اخلاق ہے
اسپہ ہوتا ہے نہین باد خزان کا کچھ اثر	گلشن ایجاد مین ایسا شجر اخلاق ہے
کون شے دنیا مین ایسی ہے کہ دشمن کو دوست	کوئی شے ایسی نہین ہرگز مگر اخلاق ہے
اسکے ہر ایک فعل کو انسان کرتے ہین پسند	کام جسکا دوستو شام و سحر اخلاق ہے

اوسپہ عزت کی نگاہین سبکی پڑتی ہین رشید

خلق مین جس شخص کے پیش نظر اخلاق ہے

روز افزون ہو الٰہی احتشام انجمن
خوبیون کے ساتھ ہو مشہور نام انجمن

احتشام انجمن قایم رہے تا روز حشر
ملتجی ہون یا خدا بر دوام انجمن

چاہیئے ہم سبکو اسباب ترقی کا خیال
کوششین لازم ہین ہمکو بہر کام انجمن

میر مجلس عرصۂ اخلاق کے ہین شہسوار
انکے ہاتھون مین مناسب ہے زمام انجمن

جودت و فہم و فراست مین ہین یکتا معتمد
کیون نہو عمدہ روش پر انتظام انجمن

اسکا جو ممبر ہے وہ ذی علم ہے ذی ہوش ہے
خلق و تہذیب و مروت ہین غلام انجمن

میر مجلس کا نہین لکچر مسلسل دوستو
نوجوانون کیلئے پھیلا ہے دام انجمن

ممبرونکے ہاتھ سے ہے میری بقا میرا فروغ
ہے زبان حال سے ہر دم کلام انجمن

ممبرونکے گر یونہی قایم رہین اعلی خیال
ہوگا اونچا چرخ سے اکروز بام انجمن

علم کا ہو مشغلہ تفریح کا سامان ہو
نوجوانون سے ہے بس اتنا پیام انجمن

پھول جھڑتے ہین دہن سے افشا لکچرر کی زبان
میر مجلس سے معطر ہے مشام انجمن

کس مسرت سے بہم ہوتے ہین سب ارکان [illegible]
رشک صبح عید ہے ہر ایک شام انجمن

دوستی کے نشے مین چور رکن ہے سرشار ہے
بادۂ الفت سے ہے لبریز جام انجمن

انجمن اپنے مقاصد مین ہو یارب کامیاب
پھر تو ہے پیر و جوان مین احترام انجمن

التجا اپنی یہی ہے صدق دل سے اے رشید
تا قیام حشر ہو یارب قیام انجمن

قطعہ تاریخ طبع دیوان جناب حبیب صاحب مرحوم

قطعۂ تاریخ در تہنیت نور افزائی چشم مقتدائے عارفان رہنمائے سالکان شمس العلماء عالیجناب پیر و مرشد مولانا مولوی حسن الزمان محمد صاحب چشتی محدث قبلہ مدظلہ العالی

قبلۂ دین حضرت حسن الزمان
منتشر شد چون سحر انوار علم
از صلاح ڈاکٹر شد قدح چشم
چشم حق بینش دوبارہ نور یافت
گفت تاریخش بصد عجلت رشید

ہر طرف در اتقا مشہور شد
از جہان شام جہالت دور شد
کوشش کار اہم مشکور شد
غائب ہر خادم ازین مسرور شد
از پئے این کار چون مامور شد

سال آمد چون ساحل فرش
چشم پاک حق نما پر نور شد
۱۳۲۶ھ

تقریظ چکیدۂ خامۂ عنبرین شمامہ ماہر علوم و فنون صاحب طبع نقاد دوست صادق مولوی حکیم سید محمد علی صاحب ملیح آبادی تخلص عرش

چمن چمن تازہ ہے، پہول پہول میں خوشبو ہے، روش روش پر بہار ہے خواہ چمن باغ ہو یا چمن سخن ہو، وہی سرو ہے، باغبان قدرت کے صناعیوں مین کچھ ایسی دل آویزی ہے کہ جب اونکی سیر کرو، پہول چنو گلدستے بناؤ ہار پہنو، وہی خوشبو ہے، جس سے دماغ معطر دل کو تقویت، آنکھون کو طراوت

ہوتی ہے، حالانکہ وہی پھول پھول ہین، وہی گلدستے ہین، ہار وہی ہار ہین۔ وہی جذبات ہین، وہی خیالات، وہی مجسمی وہی شبیہین، وہی کرشمے وہی ناز، وہی انداز، مگر دل ہے کہ لوٹ ہوا جاتا ہے، مچلا جاتا ہے۔ آنکھین ہین کہ ڈھونڈ رہی ہین، کان ہین کہ آواز پر لگے ہین، وہی شکوہ، وہی شکایت، وہی کہانی ہے جو ہمیشہ کی سنی ہوئی ہے، مگر جب سنو، نیا، نیا لطف نیا، نیا انداز نئی نئی بات ہے، نئے نئے چوچلے، نئے نئے ڈھکوسلے، آخر یہہ کیون، بات بات ہوتی ہے، اسوقت تو اور کچھ ین نہین آتا، بجز اسکے کہ ان گلدستون ہارون، اور گجرون کے بنانے والے جدا جدا ہوتے ہین، ان کے قدرینے انکی سوجھہ بوجھہ، تراش خراش، دیکھہ بھال، سجاوٹ، سونے پن سہاگہ ہوجاتی ہے، اور یہی کیا !!!

ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است !!!

یہی بات بات ہے، جو ہر وقت نئی، اور ہر وقت بھلی معلوم ہوتی ہے، یہی سخن سخن ہے، کہ جسکو ہر سخنور، انہین تخیلات، جذبات کو، بار بار دہراتے، اور ظاہر کرتے ہین، مگر جب دیکھو، لطف سخن کچھ اور ہی ہے اور یہ وہی بات ہے، کہ شخص شخص، جدا جدا، اپنے اپنے طور پر خیال بندی، مضمون آفرینی کرتا ہی اوسی کا یہ نتیجہ ہے، میرے بیان کا شاہد، رفیقی شفیقی مولوی محمد عبدالرشید صاحب رشید، فاروقی حیدرآبادی، منتظم دفتر علوم اہل بیت علاقہ سرکارعالی شاگرد رشید حضرت استادی حاجی مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ، کنتوری مدظلہ کا دیوان ہے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے، اور

اس سے یہ عقدہ لاینحل، حال ہو رہا ہے، واہ کیا کیا، اچھوتے، خیالات
ہین، اور کیا کیا، نئے نئے جذبات ہین، اسکو دیکھو، پڑہو، تو واہ واہ جان
نکلتی ہے، وہین آہ آہ بہی، بغیر نکلے نہین رہتی، مضامین اور ایک ایک بندش
اور اوسکی چستی، روزمرہ، بول چال، میٹھی میٹھی باتین، عاشق و معشوق کی
گویا تصویرین ہین، دونون کو بہت بولتے، راز و نیاز کی باتین کرتے دیکھو،
اگر خدانخواستہ حاسد یا دشمن ہو تو رشک و حسد کی آگ مین جلو، بہنو ہان،
اگر سچے دوست ہو محبت سے، کوچہ کوچہ مین پہرے ہو، گلی گلی، خاک چہانی ہے،
دن دن، رات رات، آہ آہ، مین گزری ہے دل، دلکو دیا ہے، جان، جان،
جہان پرواری ہے، تو انصاف کروگے سمجھوگے، کہ یہ کیسی جگر کاوی ہے، اور
کس جیالے کا جگر ہے اور کسکی اسپر نظر فیض اثر ہے۔ ۹
سچ تو یون ہے، کہ بار بار اس دیوان کو دیکھتا ہون، پڑہتا ہون، جو لطف مل
رہا ہے، وہ معرض تحریر مین آنا آسان نہین ہے، یہی سہی زبان وہ بہی الکن،
اگر لگی لپٹی لکھون، تو صفحے صفحے بہر دون سچی سچی، لکھون تو دفتر کے دفتر لکھون، اسی پر
اکتفا کرتا ہون، کہ جو دیکھے وہ دیکھے، اور لطف پائے، جو سنے وہ سنے،
اور وجد مین آئے، ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے، لو، اوسے دیکھو فقط۔

قطعات تاریخ دیوان ہذا

از گوہر ریزی کلک جواہر سلک سخنور باکمال رشک ظہوری و جلال استاذی
مخدومی عالیجناب مولانا مولوی حاجی سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مدظلہ

جب چھپا دیوان دلچسپ رشید خوش بیان ‏— جسکے ہین الفاظ دلکش جسکے مضمون بے بدل
چار حرفون مین لکھا یہ شیفتہ نے سال طبع ‏— حاء حب + کاف کید + شین شغف + غین غزل
۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ طبع سخندان باکمال مولوی محمد برہان الدین صاحب نگین صیغہ دار
محکمہ تعمیرات صفائی سرکار عالی

چون رشید خوش طبیعت خوش بیان ‏— کرد این دیوان مرتب در دکن
غنچۂ دل اسے نگین خندید و گفت ‏— بہر سالش نسخہ رشک چمن
۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ طبع گوہر بار سخنور خوش گفتار مولوی محمد عبد المجید صاحب
رشدی صدر مدرس مدرسہ پٹنچرو علاقہ سرکار عالی

دیوان رشید چاپ چون گردیدہ ‏— بہجت کدہ از برائے دلہا آمد
سالش پس انطباع گفتم رشدی ‏— دیوان رشید راحت افزا آمد
۲۸ ۱۳ھ

از نتیجہ شاعر باہنر میر مجاور علی صاحب مجاور حیدرآبادی
خلف جناب میر جہانگیر علی صاحب مرحوم عرف جانی میان

کلام آپکا سب ہے پسند خلایق ‏— خریدے نہ کیونکر خوشی سے سخندان
کہی یہ مجاور نے تاریخ اوسکی ‏— رشید آپنے خوب لکھا یہ دیوان
۲۸ ۱۳ھ

ریختہ قلم گوہر بار سخنور سحر گفتار شفیق ابو الرضا مولوی سید رضی الدین حسن صاحب
کیفی تلمیذ داغ مرحوم مغفور

چون شفیق من رشید بذلہ سنج ... داد از طبع کلام خود نوید
گفت کیفی مصرع تاریخ طبع ... گوہر شہوار دیوان رشید
۲۸ ۱۳۱۳

ریختۂ قلم معجز رقم سخندان شیرین زبان مولوی میر عابد علی صاحب قدرت

چو دیوان او چاپ گردید در دہر ... بشد شاد عبد الرشید نکو طبع
رقم کرد سالش چنین کلک قدرت ... کلام رشید گہر سنج شد طبع
۲۸ ۱۳۱۳

قطعات تواریخ نتیجہ طبع شاعر شیرین کلام مشہور انام جناب مولوی عبد الغفور صاحب جعفری چشتی المتخلص ضرغام جاگیردار موضع سایگاؤں وجمعدار معتمد مال سرکار عالی

اول
بفضل خدائے زمین و زمان ... بماہ معظم و سال سعید
چو شد طبع دیوان ضرغام سن ... بگو ۔ خوب دیوان عبد الرشید
۲۸ ۱۳۱۳

دوم
لکھتے ہیں ہوا جو طبع دیوان ... افکار کے دو حرف کا ثمر ہے
سن فصلی تو جلد کہہ ضرغام ... دیوان رشید عمدہ تر ہے
۱۹ ۱۳۱۳ ف

سوم
گشت مطبوع نیکتر نسخہ ... شکر چو افضال خالق منان
گفت ضرغام خوب عیسوی سن ... بوئے باغ رشید شد دیوان
۱۹ ۱۸۹۶ع

از نتیجہ طبع شاعر شیرین سخن مولوی سید علی نواز صاحب رضوی امانت خانی المتخلص بہ تصور تلمیذ حبیب صاحب کنتوری مرحوم مغفور

مطبوع جہان خوشا کلامی ۔ از حیز وصف در گذشتہ
تاریخ رقم زدہ تصور ۔ دیوان رشید چھاپ گشتہ
۱۹۱۳ء

عجب کلام ہے عبد الرشید صاحب کا ۔ ہے جس کی وصف ستائش کا ہر زبان پہ ذکر
لکھا ہے کلک تصور نے اسکے طبع کا سال ۔ بیان آہ دیوان رشید عالی شکر
۱۹ ۱۳ء